

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224816

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِإِذْنِ الْمَوْلَانِ

روداد

اجلاس مع ندوة العلماء

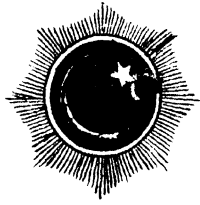
منعقد

۱۲-۱۵-۱۶ شوال ۱۳۸۵ مطابق ۳-۴-۵ جنوری ۱۹۶۶ء

بمقام مدراس

حسب ایما

مجلس تنظیم ندوة العلماء



انتظامی نیشنل سائنس اکیڈمی

فہرست مضامین روداد اجلاس ہندوۃ العلماء مقننہ و آل

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۳۴	۱ دیباچہ	۳۱	۱ بخیر شاہ کی برائیت نواب صاحب ہما چور
۱۳۵	۲ تفسیر عمر بن مولوی حکیم شیخ عبداللہ صاحب	۳۲	۲ علامہ نقیر خاں صاحب جمعی الدین خان یار دارما پور
۱۳۸	۳ بیٹیکر کیس	۳۳	۳ کیفیت جلسہ و انجمن
۱۱۰	۴ اجلاس اول	۳۴	۴ گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلماء از سوال مسئلہ لغایت
۱۱۱	۵ نقیر خاں صاحب اسحاق عبدالقدوس بادشاہ صاحب	۳۵	۵ رمضان مسئلہ
۱۱۲	۶ کاروائی ندوۃ العلماء از غرہ شوال مسئلہ تا آخر	۳۶	۶ لغایت رمضان مسئلہ
۱۱۳	۷ رمضان مسئلہ	۳۷	۷ بقیمہ نہرست چندہ ندوۃ العلماء
۱۱۴	۸ نقیر مولوی غلام محمد صاحب فاضل جیش پوری	۳۸	۸ چندہ نہرست
۱۱۵	۹ اجلاس دوم	۳۹	۹ فہرست عطیات ندوۃ العلماء
۱۱۶	۱۰ تفسیر عمر بن مولانا ابوبکر عبدالرحمن بن شہاب الدین	۴۰	۱۰ فہرست خزانہ محمدیہ
۱۱۷	۱۱ مولوی مسیحی	۴۱	۱۱ فہرست زکوۃ و تیامی
۱۱۸	۱۲ غلام محمد صاحب شیخ محمد عبدالحمید صاحب	۴۲	۱۲ بقیمہ نہرست چندہ دارالعلوم
۱۱۹	۱۳ غلام محمد صاحب شیخ محمد عبدالحمید صاحب	۴۳	۱۳ فہرست وظائف دارالعلوم
۱۲۰	۱۴ غلام محمد صاحب شیخ محمد عبدالحمید صاحب	۴۴	۱۴ فہرست آمد و صرف ندوۃ العلماء
۱۲۱	۱۵ نقیر مولوی غلام محمد صاحب فاضل جیش پوری	۴۵	۱۵ گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلماء
۱۲۲	۱۶ تفسیر عمر بن مولانا ابوبکر عبدالرحمن بن شہاب الدین	۴۶	۱۶ گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلماء
۱۲۳	۱۷ اجلاس سوم	۴۷	۱۷ چندہ نہرست
۱۲۴	۱۸ معقول مولوی محمد رفیع صاحب مددگار پور	۴۸	۱۸ فہرست چندہ ندوۃ العلماء
۱۲۵	۱۹ سکرٹری سرکار عالی	۴۹	۱۹ فہرست وظائف دارالعلوم
۱۲۶	۲۰ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب معتمد دائرہ	۵۰	۲۰ فہرست آمد و صرف ندوۃ العلماء
۱۲۷	۲۱ المعارف نظام میر جید آباد کن	۵۱	۲۱ فہرست چندہ دارالعلوم
۱۲۸	۲۲ نقیر مولوی قاضی علی محمد صاحب بدایونس	۵۲	۲۲ فہرست چندہ دہندگان
۱۲۹	۲۳ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۳	۲۳ فہرست چندہ دہندگان
۱۳۰	۲۴ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۴	۲۴ فہرست چندہ دہندگان
۱۳۱	۲۵ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۵	۲۵ فہرست کرایہ داران
۱۳۲	۲۶ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۶	۲۶ فہرست کرایہ داران
۱۳۳	۲۷ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۷	۲۷ فہرست کرایہ داران
۱۳۴	۲۸ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۸	۲۸ فہرست کرایہ داران
۱۳۵	۲۹ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۵۹	۲۹ فہرست کرایہ داران
۱۳۶	۳۰ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۶۰	۳۰ فہرست کرایہ داران
۱۳۷	۳۱ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۶۱	۳۱ فہرست کرایہ داران
۱۳۸	۳۲ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۶۲	۳۲ فہرست کرایہ داران
۱۳۹	۳۳ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۶۳	۳۳ فہرست کرایہ داران
۱۴۰	۳۴ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۶۴	۳۴ فہرست کرایہ داران
۱۴۱	۳۵ نقیر خاں صاحب علامہ عبدالقدیم صاحب	۶۵	۳۵ فہرست کرایہ داران

۱۳۷۸۶۵۴
نور
۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انحصار و تصرف نعمت حق قدرتِ تو نیست	فکر اندران خیال چہ باید ترا گشت
کار تو این بود کہ ندانی کہ این ہمہ	بہر تو آفرید ترا بہر خود نگاشت

صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد النبی الامین علی آلہ و صحبہ کرامین

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی نبی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے جنہیں کسی اور نبی کی نعمت کی شکر گزاری وہ اپنی تمام عمر میں ادا نہیں کر سکتا۔ مگر انسان کی غفلت بھی بلا کی غفلت کہ وہ اپنے کے بعد اپنے نعمتِ حقیقی سے ایسا بے پروا ہو جاتا ہے کہ گویا اسے کبھی کسی نعمت کا خط و لطف نہیں آتا۔ عادت الہی یہ ہے کہ جب انسان اسکی شکر گزاری سے باز رہتا ہے تو اسے سرسکین بنالی جاتی ہے۔ تاکہ وہ متنبہ ہو کہ کبھی بیماری میں اور کبھی افلاس میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کبھی اسکی عزت و آبرو میں خطر میں پڑ جاتی ہے کبھی اور طرح کے صدمے پہنچتے ہیں اگر اسکی آنکھ کھل گئی اور اسے ہوش و حواس سنبھال لیے تو سبحان اللہ در نہ سر الدنیا دال آخرہ واکل ہو انسان البین۔

یہی حالت افراد کی ہے اور یہی قوم میں حیث القوم کی۔ ہم ایک زمانہ میں قومی حیثیت کے خدا کی نعمتوں سے مالا مال تھے۔ علم، عمل، دولت، عزت اور اخلاق حمیدہ میں کوئی قوم ہماری ہمسر نہیں تھی مگر چند دنوں کے بعد نشہ دولت سے ہم ایسے مخمور ہو گئے کہ عالم بد ہوشی میں اپنی تمام نعمتوں کو ہم نے زائل کر دیا۔ لہذا دولت بھی جو دھوپ چاندن کی طرح بے ثبات ہے ہم سے بھین لی گئی اب وہ علم، عمل، نہ دولت نہ عزت نہ اخلاق حمیدہ ایک مذہب باقی ہے اور اسے بھی پے پے دپے

جلسے ہو رہے ہیں اگر ہماری یہی مخالفت رہی تو خدا کا دین تو دنیا میں باقی رہے گا مگر ہم سے
اُس سے بھی محروم ہو جائیں گے۔

ندۃ العلماء کی اور ضرورتوں کو نہیں سمجھتے تو نہ سمجھو! اگر کیا اس ضرورت سے بھی ایک ایسی مجلس کی
حاجت نہیں جو علما و رسوا کی ثقہ قوت حفظ و بقا مذہب اور ترویج علوم و اخلاق کی کوشش کرے۔
ندۃ العلماء کی تحریک کا مکین مدرّس غلام بلندی اور ہندوستان سے لکھنؤ اور ہندوستان سے
علما کرام اُس کے مقاصد اغراض کو مستحسن سمجھ کر اُسکی ضرورت کے اتفاق ظاہر فرمایا۔ پھر کچھ کم و کثا ہی رہا
مستحسن ہو اُسکے مخالف بھی پیدا ہوئے ہیں ندۃ العلماء کی مخالفت بھی شروع ہوئی اور بریلی کے جلسہ سے
اسین برگ و بار پیدا ہوئے تھے یہاں تک کہ شرک سے ندۃ العلماء کی تکفیر کی گئی اور وجوہ تکفیر ظاہر
کیے گئے جن سے ارکان ندۃ العلماء کے دل و زبان آستانہ نہیں۔

ارکان ندۃ العلماء سب شیعہ میں بڑے کراؤ میں مخالفت کو مشتعل کرنا پسند نہیں کیا مگر ہر شیعہ
علیٰ رؤس الامر و ان جوہ سے اپنی بیزاری ظاہر کی تاکہ میرا اسلام ان کو خرابی دے اختیار کرنے سے
اس بات کا موقع نہ ملے کہ سکوفانندی پر مجبور کر دین میں اس سال ندۃ العلماء کی رد و اولیٰ کا وہ نام تھا
مفتی کے رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا۔ ان ارید الا اصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ علیہ
السلام و صلوٰۃ علیہم و آلہم و سلم۔

شروع ۱۳۲۷ھ میں مولوی غلام محمد صاحب شملوی بمقام شاعت مقاصد اغراض ندۃ العلماء
حیدر آباد گئے تھے وہاں مدرّس بھی گئے۔ اُنکے جانے سے مدرّس میں ندۃ العلماء کی طرف
مسلمانوں نے خیال رجوع کیا اور حسین المذہب کے نام سے ایک مجلس قائم کی جسکے ناظم
مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب نقوی مخزومی منتخب ہوئے چند دنوں کے بعد حکیم عبدالعزیز صاحب الدہاجی
بادشاہ متانے بار نظامت کو اٹھانا منظور فرمایا پھر جناب خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب منچر جن
جنرل آفس مدرّس انجمن نے خواہش ظاہر کی کہ وہ نظامت قبول فرمائیں جناب نے اُنکی منظور سے
جلسے اُنکو ناظم منتخب کیا اور مولوی سید فخر الدین صاحب نقوی مخزومی اور حکیم عبدالعزیز صاحب مدوح

حمدین قرار پائے اور حاجی عبدالملک بادشاہ صاحب محمد توفیر مال اور جناب خانی عبدالعزیز بادشاہ
 صاحب شکرش فاضل جنرل دولت عثمانیہ صدر انجمن منتخب ہوئے اور شہر کے اکثر علمائے دارکان نے
 اس مجلس کی بھری قبول فرمائی جن میں سے بعض حکام کے اسماء گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔
 جناب حاجی عبدالقدوس شاہ صاحب جناب خان بہادر عبدالہادی بادشاہ صاحب شریف مدراس جناب
 خان بہادر الحاج ابو سعید صاحب محمد صفر حسین صاحب مکری ریونیو فیض مدرسہ سینیسیٹی جناب الحاج
 مرزا شمس محمد آصف مانی جناب شیخ محمد انور الدین خان بہادر بنسہ پرنس ظہیر الدولہ مرحوم جناب اباحمد
 محی الدین خان بہادر پرنس ظہیر الدولہ مرحوم جناب مولانا نجل حسین صاحب گوباموسی خسر پرنس آف اراکٹ حال۔
 جناب مولانا علی سبحان صاحب داماد خان بہادر عبدالعزیز بادشاہ صاحب جناب بے لوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب
 تاج جناب احمد موسیٰ جی صاحب سیٹھ صاحب حکیم رئیس الاسلام صاحب مرحوم جناب بے لوی صاحبہ اللہ صاحبہ خدیوہ
 گواساں کے خیال کرنے سے سخت افسوس ہوتا ہے کہ اس کے مسجد و چند علمائے مجلس سے اپنی کانہ
 کشتی ظاہر فرمائی اور باوجود امر تبلیغ کے وہ اپنے انکار پر قائم ہے البتہ اس بات پر خوشی ہے کہ
 عالی جناب شمس العلماء مولانا رکن الدین مستبد محمد القادری صاحب سجادہ قطب پور نے التفات نامہ
 کے ذریعہ سے ارکان مجلس کی بہت بڑھائی اور وعدہ فرمایا کہ وہ دعا اور توجہ سے ہمیشہ مدد دیں گے۔
 میرے خیال میں جناب ممدوح کی بہت فرائی سے ارکان کو بہت تقویت حاصل ہوئی اور انہوں
 نے، اربعہ ایچ الاخر ۱۳۱۷ھ کے جلسہ میں اس بات کو منظور کیا کہ مذکورہ علما کا ہر سال جلسہ لانہ مدراس میں
 منعقد ہو اور ناظم حسین الزندہ کو اجازت دی کہ وہ ناظم مذکورہ علما کو اس اطلاع دین جناب خان بہادر مولانا
 غلام محمد صاحب صاحبہ کے ذریعہ سے حکام کی اطلاع اور اثرات ظاہر کی کہ ارکان مذکورہ علما ہر جلسہ منظوری حاصل کیجائے۔
 میں نے منظور کی جلسہ انتظامیہ کے اس عہد کو قبول کیا اور انجمن حسین الزندہ کی تحریک پر مولوی غلام محمد
 صاحب شیابوری مولوی صدر الدین صاحب لکھنوی اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھوی کو مدراس روانہ کیا
 تاکہ وہ ہر سال مدراس کو دو کر کے مذکورہ علما کے مقاصد و اغراض لوگوں کے ذہن نشین کریں۔
 اگرچہ مخالفت آغاز تحریر سے شروع ہو گئی تھی وہ روز بروز بڑھتی گئی یہاں تک کہ اسے نہایت خطرناک

صورت اختیار کر لی اور ندوۃ العلما کی تاریخ میں نئے البواب ضافہ کر دیے اسی حالت میں نور
انجمن معین الدندہ دکن اور عظیمین کو اجازت نہیں دی کہ وہ ضلع کے دورہ پر روانہ ہوں البتہ
مدارس کے مختلف مقامات پر جلسے ہوتے رہے اور بعض قریب قریب مقاموں پر لوگ بھیجے گئے۔

۳ سوال اس لئے کہ کو ناظم ندوۃ العلما مع دیگر علما و اراکین کے مدارس روانہ ہوا کہ ان انجمن معین الدندہ
نے ریلوی اسٹیشن پر استقبال کیا۔ اس کے ساتھ خیر مقدم فرمایا اور جناب خاں بہادر مولوی غلام محمد صاحب
ناظم معین الدندہ نے خیر مقدم میں ایک مختصر گریڈ تقریر فرمائی اس کا جواب جناب مولوی قاضی علی احمد
مذاہبی بدایونی نے ناظم ندوۃ العلما کی جانب سے کیا دیا اور دو چار روز اظہارِ مسکون کے ساتھ مختلف مقاموں پر غلط
دبیان ہوتے رہے اور مخالفین کی جانب سے جلسوں کے برہم کرنے کی کوششیں نہیں کی گئی۔

اس کے بعد جو مخالفین تیزی شروع ہوئی اور اس سرعت سے شہر کے الفاظین پھیل گئی کہ اس کا
آسوقت ہوا جبکہ انکی جانب سے سنگاری اور نوحداری شروع ہو چکی تھی مگر اراکان ندوۃ العلما کو اسکی وجہ سے
کچھ ہراس نہیں تھا وہ اپنے کام میں مصروف تھے اور جہاں تک ان کے امکان میں تھا شہر کے ذمی علم لوگوں سے
علمی اور ندوۃ العلما کے مقاصد غرض کے سمجھائیں انھوں نے پہلوئی نہیں کی لیکن کسی کے دل میں دل الدین ان کے اختیار
سے باہر تھا عجب اہم جی سچا ہے تو باتیں ہزار ہیں۔

یارب وہ نہ سمجھیں گے نہ سمجھیں گے مری بات دے اور دل انکو جویر سے مجکو زبان اور
معین الدندہ صاحب محمول تقسیم خدمت کے اصول پر جلسے کے تمام انتظامات اراکان مجلس
تقسیم کر دیے تھے مگر ان میں ہر محکو کوئی یادداشت ایسی نہیں ملی جسکو میں پیش کر سکتا اور جہاں تک
محکو علم کے آفرین اصول قائم نہیں ہے جن حضرات کو کام میں مصروفیت کے ساتھ حصہ لینے کے میں نے
دیکھا ہر آنکسے سے گرامی ذیل میں رج کیے جاتے ہیں جن بزرگوں کا نام جھوٹ گیا ہو وہ ازراہ کرم
سماں فرمائیں۔ میں نے بہت کوشش کی اور جناب خاں بہادر مولوی غلام محمد صاحب اور جناب مولوی
سید فخر الدین صاحب دیگر حضرات بار بار اتفاق کیا کہ وہ انتظامی رپورٹ عنایت فرمائیں مگر کثرتِ مشاغل
کی وجہ سے انکو بھیجنے کی فرصت نہیں ملی۔

آمدنی جناب الحاج عبدالملک بادشاہ حبیب کے ہاتھ میں تھی اور خرچ خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب ہما جرا و مولوی حکیم سید فخر الدین حبیب فخری کے ہاتھ سے ہوتا تھا۔

مہمانوں کی فرد گاہ کے لیے مدرسہ عظیم کی وسیع عمارت اور جناب محمد حیدر بادشاہ صاحب کمال خان
خانی کیا گیا تھا علاوہ ان کے خود خان بہادر حاجی عبدالعزیز بادشاہ صاحب اور حاجی عبدالرشید بادشاہ صاحب کے مکانوں
میں بھی مہمان ٹھہرائے گئے تھے اس کے چند دنوں پہلے اسٹریٹسنگ گارڈن واقع قینام پینڈہ مدراس میں
نیشنل کانگریس کے لیے ایک لیشن مندرجہ بالا کیا گیا تھا اُسی کے قریب نمائش بھی کھولی گئی تھی جو ہنوز
کھلی ہوئی تھی وہ تمام شہر سے باہر تھارڈریو کے شاخین اُس کے قریب قریب بھیلی ہوئی تھیں اس وجہ سے
شہر کا کوہ طرح کی آسانی تھی۔ نیشنل کانگریس کے ہوجانے پر ارکان مہینہ اندر وہ کانگریس کل کمیٹی سے جس
مکان کو مستعار لیا تھا اور اسی میں مذکورہ اہلکار سالانہ جلسہ قرار پایا تھا۔ مذکورہ اہلکار کے اجلاس میں
مدراس کی تاریخین ۱۲ ایشوال ۱۳۱۳ء سے ۱۴ ایشوال ۱۳۱۳ء تک قرار پائی تھیں ان تاریخوں کے اعلان
صوبہ ہند کے مدرسوں میں مگر مختلف صوبہ جات ہند میں کچھ طور پر یاد کیا گیا تھا اور شاہر میں سے
مندرجہ ذیل حضرات تشریف لائے تھے۔
جناب مولانا ابوالکلام محمد عبدالحق صاحب دہلوی جناب

مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری جناب مولانا شاہ ابو الخیر صاحب نصیحی غازی پوری جناب مولانا حلیس انصاری
صاحب سما پوری جناب شمس العلم مولانا محمد شبلی نعمانی جناب الحاج لعل العالیہ صاحب ستمدارہ المانہ انظاریہ
حیدر آباد دکن جناب مولوی فاضل علی احمد صاحب ذائق بدایونی جناب ابو بکر بن شہاب علی صاحب خضری مدرس العلوم
حیدر آباد دکن جناب مولوی حکیم منصور علی خان صاحب مراد آبادی مدرسہ طیبہ حیدر آباد دکن صاحب ذابہ لوی علی حسن
صاحب انظاری ستم توشہ خانہ محمد الہی جناب شیخ عبدالقادر صاحب ابی السہ ایدیسر انزور -

جناب شمس العلماء مولانا کریم الدین سید محمد نقاد ری صاحب سجادہ قطب دیوبند یونیورسٹی نئی دہلی نے جو صاحب علم کے تشریف

نہایت لائق و جناب صاحب مدح نے اتفاقاً تھکے در تھکے اسکی محذرت فرمائی اور اپنے صاحبزادہ جناب مولوی سعید اللطیف صاحب قادیان
اور برادر شیخ جناب مولوی سعید علی صاحب قادیان کے درمیان عرف و ادب میں آوازیں دے کر کے میر ہمدان صاحب مولوی محمد امین
حسین صاحب چیرہ کو جلانے کی شرکت کے لیے روانہ فرمایا اور یہ حضرات آخر تک رفیق افروز رہے۔ جناب لانا انوار اللہ صاحب
بہادر اُستاد حضرت نظام خاں لکھنؤ جو بقیہ تعلیم میں جزاؤں و جہود و نظام و اہم قیام کے خود تشریف نہیں لائے تھے اور جناب مولوی
سعید علی صاحب جلالت کی شرکت کے لیے قشربک لائے تھے علاوہ انکے چند آبا رہے جناب مولوی مظفر الدین صاحب جناب مولوی
ابیر الدین صاحب جناب مولوی سیاح صاحب اُستاد و نواب شمس الملک صاحب قشربک بہادر جناب ابابکر صاحب لکھنؤ اور جناب
سلطان آباد صاحب اعلیٰ جناب مولوی سیاح صاحب مددگار محاسبی اور کار عالی جناب مولوی محمد غوث صاحب مددگار
پر یوت سکرٹری و اراکین کرام کراچی جناب مولوی عبدالرب صاحب تحصیلدار جناب مولوی احمد زمان خان صاحب مولوی سعید
امانت علی صاحب جج پانچگانا نواب خورشید جاہ مرحوم مولوی عبدالقدیر صاحب مولوی نور اللہ صاحب مولوی دیا گڑھ تشریف لائے تھے
کوچین ملک علی صاحب شرکت جابکے لیے جناب مولوی عبدالکریم صاحب کوچینی اور جناب سائین عبدالرحیم بن حاجی
اسمیل مرحوم تشریف لائے تھے۔ علاوہ انکے صد اہل امان و فضل و در اس و دق و دکن تشریف لائے تھے جنکے اسماء
گرامی فرست چند ہندوگان کے دریافت ہو سکتے ہیں۔ جناب مولوی حکیم عبداللہ صاحب جیکر دسٹین ایسی نے پڑھا کرتے
مگر بعض محبوں کو ان نہیں آسکے حسب دستور اپنا قصیدہ روانہ کیا جو انیسویں کر جابکے کو پہنچا ہوا ہے جس میں نہیں
پڑھا جا سکا ہم اسکو اس مقام پر درج کرتے ہیں اُسکے جو جلسوں کی کارروائی مفصلاً بیان کریں گے۔

قصیدہ جناب مولوی حکیم شیخ عبداللہ صاحب جیکر دسٹین بہائی

دع ذکر نبات الکمل	و در الصبابة والغزل
القلب مشغول فما	للعشق فيه من تحمل
يا للرجال الم تروا	ما اذ بقومكم نزل
هل عُدَّةٌ مع عِدَّةٍ	نرجوها دفع الجلل
قد عمَّ اللدائم العضا	ل من البطالة والكسل

ولجسم منه قد اضمحل

ج وفي الطباع ذبا الحلال

صنا وعوض بالسيئ

ساستنا والمذنب جل

حتى وصفتنا بالفشل

ولدا انرا المم اشتعل

غى منه واندك القل

قبل القيامة من دخل

اذ نجه هنرنا اقل

طبا من الذل التمسك

فتستدي فينا الوصل

ولجبل منا منفصل

في غفلة وبدا اللطم

هل بعد فينا من امل

كل التشاجر وحيد

فل والنساء هل والمطل

دم والتكاسن لمهل

ضاقت بنا جبل لحيل

اقران في شر الغيل

ن وليس يتبعه عقل

ل كالبكاء على الطل

داخر اخل بعقلنا

داخر به فسد المنرا

للم لقد سلب القوى

داخر تعطل منه اح

خطبك ابا دجوعنا

خطبك لهول وقوعه ال

خطبك تنزلت الارا

خطبك اقام قيامه

واحيته لا حالنا

واحيته لا قد احا

يا للحمية اسعدى

هل تستقيم شئوننا

قد نرا الشمس لهارنا

فالآن ان لم نشبه

لله يا قوم استركوا

ما ذا التماهل والتعا

ما ذا التراخي في التقا

تبغضب منكم لقد

اوبى تاخركم عن ال

ما عندكم غير اللسا

ان الكلام بغير شعنا

ليس لكلام بمفجيد	ان كان قائله وكل
فلكم ولكم بكم تعبد	دون المصائب بالحل
هل ما افادكم المقام	اللدن لانهم سئلوا
لن تفلحوا ما دمتم	لا سرى للافكار الاول
نخذ والحذار وانقذ ال	اخوان عن قهر الدغل
ويكون همته لا م	لاح الفساد وما اخل
ولندوة العلماء فضيل	ل اذا قامت محتفل
من كل عظيم سد	يد العزم مقدم بطل
من كل خير خبير	ير ما في سيج اجل
لله درهم فكم	ل منه السعي بذل
الله جهدهم فكم	قد اصلحو امننا الخلل
يامعشر الاسلام	فاتبعوهم ودعو المذل
فاحمروا قصر مدته	والوقت يمضي بعجل
لا يفعنكم التأسف	بعد ما يفيض الاجل
والله ليس نفوسكم	تركتم سدا لا تشتغل
فغدا سيسئل كلكم	عما جئناكم بفعل
ما ذا يكون جوابه	اهم لم يحب عما يسئل
ما الدين الا التصح	والله الموفق للعمل
ثم الصلوة مع السلا	اهم على الذي نسخ الملل
والال والاصحاب ثم	التابعين ومن كل
وسقى بحباب الفضل مد	راسا ومن فيها نزل

اجلاس اول

یکشنبہ ۱۲ شوال ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء
انجے سے ۲ بجے تک

مقام

اسپینکس گارڈن واقع تینام پیٹھ مدراس

کانگریس کمیٹی نے اتنا وسیع منڈوا بنایا تھا جس میں حوض کا ایک وسیع قطعہ چھوڑ کر
بھی سات ہزار آدمی کرسیوں پر نشست کر سکتے تھے ندوۃ العلماء کی مقامی مجلس نے اس خیال
سے کہ ایک سرے کی آواز دوسرے سرے پر نہیں پہنچ سکتی جس کا تجربہ کانگریس میں اہل مدرسہ
کو ہو چکا تھا ایک ہی جانب نشستوں کا انتظام کیا تھا اور دوسرا کرسیاں چھوڑے پر بچا دی تھیں
علما کی نشست جس چپورہ پر تھی وہ وسط میں کسید قدر متنازع اور بلند رکھا گیا تھا۔ انجے
بجے تمام جگہ بھر گئی اور دس بجکر ۱۵ منٹ پر کارروائی شروع کر دی گئی۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتیں تبرا کلام
کین قاری صاحب کی باقاعدہ تلاوت نے حاضرین کو مست و بیخود بنا دیا لوگ چاہتے تھے
کہ وہ اپنے وقت سے زیادہ حصہ لین کر وقت کی تنگی نے شائقین کی آرزو پوری ہونے
نہیں دی۔

اسکے بعد جناب الحاج عبدالقدوس بادشاہ صاحب خریک تجارت اسحاق
محمد بادشاہ اینڈ کمپنی و وائس کانسل دولت عثمانیہ مدراس نے ندوۃ العلماء اور محامدوں کے
خیر مقدم میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر جناب الحاج عبدالقدوس بادشاہ صاحب

عالی جناب ناظم صاحب و دیگر معزز اراکین انتظامی و مہمانان !
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے آمدت باعث آبادی ما ذکر تو بود ز مزمہ شادی ما
حضرات ! میں بحیثیت صدارت مجلس خیر مقدم آپ بزرگوں کے سامنے
اسیلے کھڑا ہوں کہ اپنے ذاتی اور اراکان معین الہندوہ و مسلمانان ہر اس کی طرف
سے انذار مسرت کردن۔ مگر مجھے اس بات کا دلی افسوس ہے کہ میں اپنے اور اپنے
مہوطنوں کے دلی جذبات کو ظاہر کرنے کے لیے ایسے الفاظ نہیں پاتا جس سے
اس کیفیت کو ظاہر کر سکوں۔ مگر اس بات کے خیال نے مجھے مطمئن کیا ہے کہ مسلمان
ایک دوسرے کے آئینہ ہیں۔ اسیلے ایک دوسرے کی کیفیت و حالت سے
واقف ہو جاتے ہیں۔ اور زبان حال انکی کیفیت کی ترجمانی کرتی ہے۔ عموماً مسلمانوں
کا اتفاق مسرت افزا ہے خصوصاً ایسے نامی گرامی علما و شائخین و بزرگان دین کا اتفاق
و اتحاد جو کسی ذاتی غرض پر مبنی نہیں ہے۔ نہ سیر تفریح کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ نہ
تجارت کے خیال سے۔ بلکہ محض عامۃ اہل اسلام کی بہبودی و صلاح معاش و معاد
کے لیے ہندوستان کے دُور دراز ملکوں سے زحمت سفر گوارا کر کے۔ ہماری دعوت
کو قبول فرمایا اور عزت افزائی کی ہے۔ اُسکی مسرت اور فرحت جو کچھ ہمارے دلوں
پر اسوقت ہو اُسکا اندازہ خود آپ کر سکتے ہیں۔ حاجت بیان نہیں۔

سب سے زیادہ جو بات ہم کو مسرت بخشنے والی اسوقت ہے وہ یہ ہے کہ صوبہ ہند
کے اہل سلام جو ہندوستان کے ایک گوشہ میں پڑے ہیں اور جنکو علماء ہند کی
صحبت سے مستفید ہونے کا کثر موقع ہوتا ہے وہ اس ذریعہ سے حاصل ہوا ہے۔

میت سے اہل مدراس کو مقاصد مندۃ العلماء سے اسلامی مہر دمی ہے اور ایک عرصہ سے یہ ارادہ تھا کہ یہ اسلامی مجمع یہاں بھی ہو اور اسکے ذریعہ اتفاق کے برکات اس ملک میں بھی پھیلانے جائیں۔ مگر بعض اصحاب کے اختلاف سے تردد رہا مگر بارہ میں جہاں تک ممکن تھا سچی بھی کی گئی کہ بعض مخالفانہ خیالات جو چند لوگوں میں محدود ہیں دور کیے جائیں۔ مگر اس انتظار میں زیادہ وقت ضائع کرنا مناسب خیال نہیں کیا اور بجز شورت اس بات کا فیصلہ کر لیا گیا کہ ضرور اس اسلامی جلسہ کی دعوت کی جائے اور عام مسلمانوں میں جو مرض نفاق پھیلا ہوا ہے اسکو رفع کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق جو کچھ باہمی کارروائی ہوئی اُسکے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

اسوقت ہم بہ مسرت اس بات کا اظہار کرتے ہیں اور ایک بار کبار دیتے ہیں کہ سو افسوس کہ چند حضرات کے عامہ اہل اسلام مدراس کو ندوہ کے اغراض سے پوری مہر دمی اور دلچسپی ہے۔ اور ہم اس بات سے نہایت خوش ہیں کہ اس مقدس جماعت کو منظر کا مکیاب دیکھ رہے ہیں اور سیکو اس بات کا فخر ہو کہ ہماری سچی راہگان نہیں گئی اور ہلو پوری اسیر ہو کہ آپ کے نتائج آئندہ قوم کے لیے نہایت سودمند ہوں گے۔ اور ہم دونوں فریق داعی اور مدعو اور ہمارے اخلاف آپ کے سودمند نتائج سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور ہماری قوم و ملک سے جہالت و نفاق کا مرض دور ہوتا جائیگا اور اس اتفاق اسلامی و علم کی برکتوں سے ہمارے دل و دماغ روشن اور نور ہوں گے ہم لوگوں کو اس بات کے عرض کرنے کی معافی و بجا نیگی کہ اس مرض اختلاف کو شمالی ہند کے چند بزرگواروں نے یہاں پھیلا یا ہو۔ اسکے بانی مہاں کے لوگ نہیں ہیں

انچہ بریاست ازماست

ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ حالت برخلاف دوسری اقوام کے نہایت

حسرت انگیز ہے کہ دوسری قومیں نہایت جرات و بہمت اور استقلال کے ساتھ اپنی ترقی کی فکر کر رہی ہیں اور سرگرمی سے اُسکے سامان مقیاس کرتی ہیں۔ اور اپنے اختلافات دور کر رہی ہیں مگر ہم کہ اُسی افلاس و جہل و نا اتفاقی میں مبتلا رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس سے نکلنے کی کوشش کو کام میں نہیں لاتے۔

اب ہم کو آپ کے مقدس مجمع سے اسکی امید بنتی ہے کہ آپ بزرگوں کی سعی و کوشش سے یہ خرابیاں ہمارے ملک و قوم سے دور ہوں گی اور ہم بھی دوسری قوموں کی نظروں میں مہذب و شائستہ ثابت ہوں گے۔

میں اخیر میں اپنے اس خیر مقدم کی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند عالم آپ بزرگوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے اور ثابت قدم رکھے۔ اور تمام مسلمانوں کو آپ کے مقاصد کی تائید کی توفیق دے۔ اور انکی ساری خرابیوں کو دور کرے۔ اور اُن کو وہ رتبہ اور ترقی دے جو اُنکے اسلاف کو حاصل تھی۔ اور بھی میری یہ دعا ہے کہ ہمارے خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و دولہ کو اُنکے مقاصد دینی و دنیوی میں تائید و مظہر و کامیاب رکھے۔ اور ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دام ملکہ کو اور اُنکے خاندان کو ترقی و عمر و دولت عطا فرماوے۔

این دعا از من و از جملہ جهان آمین باد

اس تقریر کے ختم ہونے پر جناب مولوی قاضی علی احمد صاحب رئیس بدایون نے تحریک کی اور جناب احمد علی الدین خان بھادر داما و پرنس ظہیر الدولہ مرحوم نے تائید فرمائی کہ جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مسند صدارت پر رونق افروز ہوں۔ ارکان نے اس تجویز کا دلی مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا اور مولانا محمد وح رونق بخش مسند صدارت ہو گئے۔

جناب صدر انجمن صاحب نے سب سے پہلے ارکان و اعیان مجلس کی منصب

صدارت کی بابت شکریہ ادا فرمایا۔ اُسکے بعد ایک گھنٹہ تک ندوۃ العلما کے مقامی اعضاء پر دھسپ تقریر فرمائی اور اُن شہادت کو دفع کرنے کی کوشش کی کہ جو ندوۃ العلما کی طرف سے بعض نا عاقبت بین حضرات نے دلوں میں مکر کر دیے ہیں یہ تقریر قلمبند کر کے نہیں پڑھی گئی بلکہ عین وقت پر مولانا مدوح نے ارشاد فرمائی تھی۔

اُسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے پچھلے سال کی رپورٹ ناظم صاحب کی طرف سے حسب مندرجہ ذیل پیش کی اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے یہ آواز بلند پڑھ کر سنائی۔

کارروائی ندوۃ العلما از غرہ شوال ۱۳۳۵ھ تا آخر رمضان ۱۳۳۵ھ

جناب صدر انجمن! ارکان ندوۃ العلما! اعیان مدراس!۔ محکومینہ عمدہ کی حیثیت سے ہر سال ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ اجلاس عام میں پیش کرنے کی عزت حاصل ہوتی ہے۔ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ ہر سال ایک نئے مقام پر اب تک ہوتا رہا ہے اسوقت اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے کہ سال زیر بیان کی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت اور اُسکے مقاصد و اغراض کو بیان کیا جائے۔ یہ ضرورت زیادہ تر اس سال محسوس ہو رہی ہے۔

جس سبب سے اس سال ندوۃ العلما نے قدم رکھا ہے وہ ندوۃ العلما کے مرکز سے دور ترین مقامات میں شمار کیا جاتا ہے اور سو اتفاق سے اب تک کوئی موقع اس بات کا حاصل نہیں ہوا کہ مدراس ندوۃ العلما سے روشناس ہوں یا ندوۃ العلما کے دعاۃ و واعظین نے احاطہ مدراس کا دورہ کیا ہو اور اُسکے مقاصد و اغراض کو لوگوں کے ذہن نشین کر دیے ہوں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ شمالی ہند کے علما و مشائخ کی ایک جماعت مدراس میں مجتمع ہوئی ہے اور مدراس کے علما و مشائخ کا ایک گروہ کثیر رونق افروز ہو رہا ہے۔

کہ آپ کو اس بات کے باور کرنے میں کچھ تامل نہ ہو گا کہ یہ ندوۃ العلماء کی برکت ہی اُسی نے
ہندوستان کے شمال و جنوب کے علما کو ایک جگہ فراہم کر دیا ہے جو اس سے پہلے فیض
نہیں ہوا تھا اور ایک مدت تک لوگ اسکو یاد رکھیں گے۔

”آسمان سجدہ کن رسوزمینہ کردو یکدکس یکد نفیس بہر خدا بہ نشینند“

حضرات! باوجود اسکے کہ چند دنوں سے جا بجا عربی مدارس کھلتے جاتے ہیں۔
علوم و فنون اس درجہ انحطاط پذیر ہوتے جاتے ہیں کہ آئندہ زمانہ کی خطرناک حالت
کا اندازہ کرتے ہوئے دل تھرا اٹھتا ہے۔ اول انقلاب زمانہ کی وجہ سے ابنا سے ملک کی
طبعیتیں ایسی بدل گئی ہیں کہ وہ عربی اور اسلامی علوم کی جانب متوجہ نہیں ہوتے خود
مدارس اسلامیہ کے بانیوں اور مہتمموں کی اولاد انگریزی مدارس میں تعلیم پاری ہے اور
انکے مدرسوں میں پروفیسر کے شائق طلبہ داخل ہیں جو عالم بھی ہو جائیں تو اس
ملک کے لیے چندان سود مند نہیں۔ کیونکہ ارشاد دہاریت کے جو اسباب ہیں انکو
حاصل کرنے سے انکی جنبیت اور رغبت مانع ہے۔ مین اس بات سے بہت کم واقف
ہوں کہ اس خاص معاملہ میں جنوبی ہند کی کیا حالت ہے لیکن وسط ہند کے حالات کو
پیش نظر رکھ کر جو ہر ہشتہ علوم و فنون کا مرکز رہا ہے محکوم بیان کا علمی مطلع بھی غبار آلود معلوم ہوتا
ہے۔ دوم زمانہ کی ضرورتوں نے ہر شخص کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو انگریزی
پڑھوائے اور جس وقت سے انکو رفتار و گفتار کی قوت حاصل ہوا انگریزی اسکولوں میں
داخل کر دے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ بچے اپنے دین و مذہب سے نا آشنا سے محض رہ جائیں
اور حکم سے یورپ کے عقلی قیاسوں کو مذہب کی تنقید کا اصلی معیار قرار دیں۔ یہی وجہ ہے
کہ تعلیم یافتہ گروہ کو علما پر اعتماد باقی نہ رہا۔ قدما کی تصانیف انکے نزدیک معتبر نہیں ہیں۔ فلاسفہ
یورپ ہمارے مذہبی مسائل پر اسے دین تو اُسپر انکو حبلہ اعتماد ہو جاتا ہے لیکن حکماء
اسلام کی تحریر پر انکو شبہ باقی رہتا ہے۔ علما کی تحقیر عربی علوم کا استعجان انکی بلند حوصلگی کا ادنیٰ

ساکرشمہ ہے۔ سوم علما سے کرام کی یہ حالت ہو کہ وہ علوم و فنون میں ترقی کرنے۔ اپنے مبلغ استعداد کو بڑھانے۔ ضروریات زمانہ سے واقفیت پیدا کرنے۔ اور تنفقہ قوت سے کام لینے کی طرف بالکل متوجہ نہین انکی تمام ذکاوت و ذہانت باہمی مباحثوں میں صرف ہو رہی ہے۔ وہ اب تک اس بات کو باور کرنا نہین چاہتے کہ یورپ نے بھی علوم فنون میں ترقی کی ہے۔ وہ اس بات سے مطلقاً نا آشنا ہین کہ مغربی علوم و فنون اور یورپین مذاق و خیال نے مسلمانوں کو کس قدر مہوت کر دیا ہے اور اسلام کے اصول و فروع کے اندر کتنے شکوک اٹکے۔ یون میں شجادیے ہین۔ اور علما کا مرتبہ قوم میں کیا باقی رہ گیا ہے۔ چہاں علما کی جماعت میں ربط و اتحاد کا کوئی خاص سلسلہ نہین۔ ہندوستان میں اسوقت خدا کے فضل سے ہزاروں علما ہین لیکن نہ انہین باہم خط و کتابت ہے نہ کوئی تعارف کا سلسلہ ہے۔ اب ایک کو دوسرے کے حال سے آگاہی ہے۔ جو عالم جہان کوئی کام کر رہا ہے تنہا اپنے خاص خیال کے موافق کر رہا ہے اور علما سے مشورہ اور استصواب نہین ہو سکتا۔ اسوجہ سے علما کو کوئی قوت حاصل نہین جسکی وجہ سے وہ مسلمانوں کے مذہب اور اخلاق کا شیرازہ قائم رکھ سکتے۔

بہر حال ان تمام باتوں پر غور کر کے چند اہل دل علما کو اس بات کا خیال پیدا ہوا کہ ہم اپنی پرانہ قوت کو جمع کریں۔ پہلے اپنی اصلاح کریں پھر اسکے بعد مسلمانوں کو سنبھالنے کی کوشش کریں۔ اسی جگہ سے ندوۃ العلما کے قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوئی اور ^{۱۸۸۵} میں بمقام کانپور اسکا پہلا جلسہ منعقد ہوا۔

ندوۃ العلما نے اپنے مقصود اصلی میں کامیاب ہونے کے لیے پانچ شکلیں اختیار کی ہین۔ میں ان مقاصد خمسہ کو کس قدر اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

۱) ”ترقی تعلیم“ وہ تنزل جو زمانہ کے انقلاب اور ہماری بدقسمتی سے علوم اسلامیہ میں ہو گیا ہے اور روز بروز ہوتا جاتا ہے وہ کسی طرح روکا جائے اور پھر اُس میں برگ بار

پیدا کیے جائیں۔ اور جو علوم عرصہ سے ہمارے نصاب میں داخل نہیں ہیں اور جنکے نہ جاننے سے تعلیم یافتہ گروہ علماء سے حال کو بُری نظروں سے دیکھتا ہوا اضافہ کیے جائیں۔ مثلاً علوم و فنیہ میں باہر ہونے کے ساتھ ادب میں پوری مہارت پیدا کرائی جائے۔ حساب اچھی طرح سکھایا جائے۔ جغرافیہ و تاریخ سے واقفیت کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور فلسفہ جدید نصاب میں داخل کر دیا جائے تاکہ علماء اُس خدمت کو انجام دے سکیں جو ایک زمانہ میں ہمارا اسلاف نے انجام دی ہے۔ اسی خیال پر دارالعلوم کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔

(۲) ”طریقہ تعلیم کی اصلاح“ ہماری پیچیدگی کا صرف نصاب و درجہ دار نہیں ہے بلکہ طرز تعلیم ایسا ناقص ہو گیا ہے جسکو قائم رکھ کر کبھی اس بات کی توقع نہیں ہو سکتی کہ طلبہ میں علوم و حوصلہ بلند نظری۔ مذاق صحیح۔ اور زمانہ کی ضرورتوں سے واقفیت پیدا ہو۔ اور ملک و قوم میں وہ ہر طرح کا اعتبار پیدا کر سکیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ملک کے تمام حالات و ضروریات بدلتے جاتے ہیں۔

(۳) ”رفع نزاع باہمی“ اس سے مقصود ان ہیودہ نزاعوں کا رد و کنا ہے جنکی وجہ سے مسلمانوں کے مختلف گروہ میں نہایت شرمناک جھگڑے اور فساد برپا رہتے ہیں۔ یہ مقصود نہیں کہ ان تمام مختلف گروہوں کو ایک کر دیا جائے اور اس طرح سے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی جائے نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ سورہ ہود میں ارشاد ہوا ہے۔

القری یظلموہا لہما یصلحون ولو شاربک ليجعل الناس امۃ واحدة ولا یزالون مختلفین الامن رحم ربک ولذلک خلقتم وکنت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمۃ ”اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ایک گروہ کر دیتا مگر نہیں چاہا وہ ہمیشہ جھگڑتے رہیں گے پھر ان لوگوں کے جینے خدا رحم فرمائے گا“ یہ ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں ادیان مختلفہ کے باہمی اختلاف کا ذکر نہیں فرمایا گیا بلکہ اُس اختلاف کا ذکر ہے جو مذاہب اسلامیہ میں پایا جاتا ہے اور نہ الامن رحم ربک کا استغنا صحیح نہ ہوگا جیسا کہ علامہ شیخ ابو سعید نے اس آیت کی

تفسیر میں اسکی تصریح کی ہو لہذا اختلاف باہمی کے اٹھانے کی کوشش کرنا ایک قسم کی دیوانگی ہو ان اس بات کی کوشش کرنا ایک نیک مقصد ہو کہ اختلاف مبہودہ پر اسنے مین ظاہر نہ کیا جائے جواب اور رد میں کتابین لکھی جائیں تو اصل سائل پر گفتگو کی جائے۔ طعن و تشنیع۔ سب و تتم۔ اور تسخیر و استغرا سے کام نہ لیا جائے۔ زبانی سنا فہم ہو تو سخت کلامی کی بھی نوبت نہ آئے اور مقدار بازی میں فریقین کا ہزاروں پیر برباد ہو۔ جو ایسی کوشش کرے گا وہ امید ہو کہ الاسن رحم ربک کا مصداق ہوگا۔ اور مین یہ سمجھتا ہوں کہ ارکان مذکورہ اخلا اسی کے مصداق ہیں۔

(۴) ”درستی اخلاق“ آج کل مسلمانوں کے اخلاق ایسے بگڑے ہوئے ہیں کہ انشر رائیون مین انکی نظیر پیش کی جاتی ہو۔ صاحب اخلاق ہونے کے اب یہ مخفی سمجھے جاتے ہیں کہ نمائش اور تقنع سے کام لیا جائے۔ جو اخلاق حسنہ ہو سکو شریعت نے سکھائے تھے وہ اب شاذ و نادر ہی کسی مین پائے جاتے ہیں۔ اخلاقی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جھوٹ۔ غیبت۔ فریب۔ خود غرضی۔ ایذا رسانی اور بد چالکی کا رواج ہمارے اندر بڑھتا جاتا ہو لہذا مذکورہ العلما کا یہ مقصد ہو کہ وہ وعظمین کے ذریعہ سے اس خرابی کو بھی دفع کرنے کی کوشش کرے۔

(۵) ”مسلمانوں کی بہبودی عام“ یہ مقصد اگرچہ کل مقاصد کو حاوی ہو مگر مور مذکورہ بالا سے قطع نظر کر کے بہت سی غزوری باتیں باقی رہتی ہیں جو اسی مقصد کے ضمن مین آسکتی ہیں مثلاً مسلمانوں کو کسب معاش کے جائز اور عمدہ وسائل کی طرف متوجہ کرنا اور رسوم قبیحہ سے انکو باز رکھنے کی کوشش کرنا جو صیغہ اشاعۃ الاسلام کا بہترین مقصد ہو یا مثلاً زمانے کے ساتھ ساتھ ضرورتیں بھی بڑھتی اور نئی نئی صورتیں معاملات کی پیش آتی جاتی ہیں جبکہ اب تک صل نہیں ہوا اور مسلمان احدی اہلیتیں مین گرفتار ہیں انکی تحقیقات کرنا جبکہ پیش نظر کہ مذکورہ العلما نے دارالافتا کی منظوری دی ہو یا مثلاً یتیم اور لا دارت

بچوں کی نگہداشت ایک مزدوری چیز ہو کیونکہ ہم اگر پہلو تہی کر بیٹھے تو شن اور آریہ کاج انکو رے رے گی اور ایک دن ہماری غفلت سے مسلمانوں کے بچے شن سے عیسائی اور سماج سے آریہ ہو کر کلیں گے جو نہایت عبرت خیز واقعہ ہے اسی بنیاد پر پیٹیم خانہ ہنگامہ کا پور کی سرپرستی اور امداد ندوۃ العلما کے عملی کارناموں کا ایک جزو قرار پالیا ہے۔

ان مقاصد کو پیش نظر رکھ کر ندوۃ العلما نے کوشش شروع کی جو انکا پورا کرنا خدا کی مشیت پر موقوف ہو اگر اسکو منظور ہو کہ پھر مسلمانوں کے دن پھر نیا تو اسکی تائید غائبی میں سعادت کرے گی۔ اور ندوۃ العلما کو طرح کی کاسیا بیان نصیب ہو گئی اور اگر اُنہیں مسلمانوں کو ایسی خراب اور زبون حالت میں رہنا ملے کر دیا ہو تو جو اسکی مرضی ع

اگر جانان بدین شاد است یارب خستہ تر باردا

حضرات! معکواس بات کا سخت افسوس ہو کہ ہر سال رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس مخالفت کا ذکر کرتا ہوں جو بد نصیبی سے ندوۃ العلما کی بابت قائم ہوئی ہے اور اسے مسلمانوں میں ایک قسم کی جینی پیہا کر دی ہے۔ باوجودیکہ ندوۃ العلما نے اپنی جانب سے غلط فہمیوں کے رفع کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا مگر ع

اپنا ہی دل نہ چاہے تو باقی ہزار ہا

انھیں فرسودہ اعتراضوں کو ہر سال رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے اور سادہ دل مسلمان جو اصل حقیقت حال سے نا آشنا ہیں دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ لہذا میں اُن مسلمانوں کی تسکین خاطر کے واسطے پچھلی رپورٹوں کے چند اقتباس پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے بریلی میں جو رپورٹ ندوۃ العلما کی پیش ہوئی تھی اس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ دو دہریس کے تجربہ کے بعد یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بعض بعض لوگوں کو ان مقصدوں کی حقیقت کے سمجھنے میں غلط فہمیاں ہوئیں باوجودیکہ اسکی تشریح عمدہ طور پر دو سال قبل دو دہریس کی تہذیب میں کر دی گئی ہے اور کوئی شبہ ایسا نہیں ہے جو انھیں عبارتوں سے

حل ہو جاتا ہو مگر چونکہ محکوم وقوع دہائی گئی ہے کہ اس موقع پر ظاہر کرنے سے لوگوں کے شکوک جاتے رہیں گے اس لیے اُسکے ظاہر کرنے کی اجازت چاہتا ہوں زندہ کا یہ مقصد مگر نہیں ہے کہ مسلمانوں کو تنہا اور آزادی کی تعلیم دی جائے یا شیعہ یعنی مقلد غیر مقلد میں اتحاد نہ ہو ہی پیدا ہو جائے اور عقاید و اعمال پر ایسا اثر پڑے کہ سنی شیعہ اور مقلد غیر مقلد ہر جائیں باہر مذہب کو حق سمجھیں یا ایک یا مذہب جو ن مکتب کی طرح پیدا ہو اور علماء ائمہ ائمہ اور نبی عن المنکر سے باز رہیں حاشا و کلا اور بھلا یہ مقصد کیسے ہو سکتا ہو حالانکہ اُسکے کافی اُسکے کارکن ارکین اہل سنت و جماعت ہیں اور تائید اسلام کے لیے شقت کو ارا کی ہے (ملاحظہ ہو رد و ادال سوم صفحہ ۲۳ و ۲۴)

بھیر پڑھ کے جلسہ خاص میں بعض ائمہ انون بچت کی گئی تھی اور جلسہ ہر امر زیر بحث کی نسبت تبصرہ اہل خیال ظاہر کیا۔ ائمہ ایک تجویز یہ تھی کہ طرز و نشست و طریقہ میں صورت و سیرۃ زندہ کو سلف کا پیرو ہونا چاہیے۔ اسکی نسبت بالاتفاق ائمہ و اہل مذہب کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اسی موقع پر ناظم ندۃ العلماء نے اسکی وجہ ظاہر کی کہ جلسہ میں کرسیوں کی نشست کیوں رکھی گئی ہے اُنھوں نے کہا کہ جلسہ عام سے ہاں مقصود یہ ہے کہ ہکوان حضرات کے فائدہ ہو سچانے کا بھی موقع حاصل ہو جو سجدہ میں جا کر ہاں و غلط نہیں سمجھتے اور وہ بالکل کرسیوں پر بیٹھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ یہاں تک اُنکی روزمرہ کی نشست و برخاست اسی پر ہوتی ہے اُنکے لیے یہ اہتمام نہ ہوتا تو گفت کی وجہ سے وہ جلسہ کی شرکت اور استفادہ سے بالکل محروم رہیں گے اور چونکہ اس غرض سے اُنکے لیے کرسیوں کی نشست تجویز ہوئی تو یہ بالکل نامناسب سمجھا گیا کہ وہ کرسیوں پر بیٹھیں اور علماء ائمہ نیچے فرش پر اس لیے یہ اہتمام جائز رکھا گیا اگر یہ مقصود نہ ہوتا تو صرف علماء کے لیے ان تکلفات کی بالکل حاجت نہ تھی جیسا کہ اُنکے جلسہ خاص میں کرسیوں کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور وہ مقدس مجلس بلا تکلف فرش زمین پر سختہ سہتی ہے (صفحہ ۵۲ رد و اد)

سال چہارم)۔

کثرت روشنی۔ کثرت آرائش۔ اور تکلفات زائدہ کی نسبت مددگار ناظم نے اُسی جلسہ میں بیان کیا تھا کہ اس تجویز میں روشنی سے مراد اگر چراغان ہو تو وہ قطعاً آب تک کسی جلسہ میں نہیں ہونی نہ زندہ اسکو جائز رکھتا ہوں اور اگر اُس سے مراد جمالی روشنی ہے جس سے تاریکی دفع ہو سکے اُسے نہ کوئی منع کر سکتا ہو نہ یہ تکلفات میں داخل ہے۔“

کثرت آرائش سے بھی اُھون نے انکار کیا اور تکلفات زائدہ کی نسبت کہا کہ ۸۔ رجب ۱۳۱۷ھ کے جلسہ اختتامیہ میں منظور ہو چکا ہو کہ نہ ہونے جاہلین اور زندہ کی کارروائی میں جھپو اگر شایع کر دیا گیا ہوں اور نیز اعیان جلسہ کو اسکی ہدایت بھی کر دی جاتی ہے اور صحت ۵۴ رواد چہارم)۔ انھیں تجویزوں میں سب سے بری تجویز جسکو ہمارے مخالف دوست نئے نئے انداز سے ہلشہ پیش کرتے رہتے ہیں یہ تھی کہ جو حضرات عقیدہ اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ کے مخالف ہیں انکی مشارکت موقوف کی جائے۔“

اسکی نسبت بعد مباحثہ اور غور و فکر کے طے ہوا کہ شرکت و تقسیم کی ہر ایک بہ حیثیت رکن دینی ہونے کے دوسرے بہ حیثیت استفادہ اور دیگر وجوہ کے اول حیثیت کے ساتھ قطعاً ایک ایسا شخص جو اہل سنت و جماعت کا عقیدہ مخالف ہو زندہ کا رکن نہیں ہونے آگے انشاء اللہ بنائے گا ارادہ ہوں دوسری حیثیت کے ساتھ اگر کوئی شریک ہو یا آئندہ شریک ہو تو اس میں کچھ ضرر کا اندیشہ نہیں بلکہ ایسی شرکت سودمند اور عموم نفع کا باعث ہو لہذا اسکا روکنا زندہ کے فائدہ کو بالکل محدود کر دیتا ہوں جو اُسکے مقصد کے بالکل خلاف ہے۔“ ملاحظہ ہو

رواد سال چہارم صفحہ ۵۴)۔ پھر جلسہ سالانہ منعقدہ امرت سرین جو رپورٹ پیش ہوئی تھی اُس میں اسکو اور بھی واضح طور پر بیان کیا گیا تھا جس سے تمام شکوک اور اعتراضات کا تصفیہ ہو جاتا ہو اُسکا اقتباس ملاحظہ ہو ”میں اس بات کو باور از بلند گنا جانتا ہوں کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے

اور ہمارے اعتقادات وہی ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اور ہماری رودادوں میں کوئی امر اسکے خلاف نہیں ہے۔ اگر بالفرض کسی تحریر یا تقریر میں لوم کے طور پر کوئی غلطی معنی پیدا ہوتے ہوں تو اس غلطی پر ہم کو امر انہیں ہے نہ وہ ہمارا اعتقاد ہو سکتا ہے کیونکہ وہ داد کوئی فقہ کی کتاب ہے نہ عقائد کی جس سے کوئی مسئلہ یا عقیدہ مستنبذ کیا جاسکے یا تمام علما و مشائخ کی جانب جو ندۃ العلماء کے ارکان و علمائے ہین اسکا اقتباس ہو سکے اس غلطی کا وہی شخص ذمہ دار ہے جسکی تحریر یا تقریر میں وہ پائی جائے ندۃ العلماء صرف ان تجویزوں کا ذمہ دار ہے جو جلسہ میں بالاتفاق یا اکثریت آرا منظور ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو روداد اجلاس نہم صفحہ ۲۵)

اسے علما و رؤساء دار اس! آپ ندۃ العلماء کے سنجہ بالا مقام صدور عرض اور مذکورہ صدر افتخارات کو صاف دلی اور ناظر ضارسی سے ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کریں کہ اس میں ارکان ندۃ العلماء کی کیا غلطی ہو سکی یا دانش میں وہ فساد یا ناست بنائے جبار ہے ہیں اور جس کام کو وہ کرنا چاہتے ہیں اسکے بگاڑنے میں کوئی دفعہ کو شستہ کی ضرورت نہ تھی نہ کیا جاتا۔ بیشک آپ کا گران بہا وقت اس درد آئیدہ استیاج کے سبب نے میں اس اسیر پر لیا ہو کر شاید اسکا کوئی حرف ہمارے دستوں کے نشانیں ہو جائے اور پھر ہم اور وہ ملکر اپنے مقام صدور عرض کے حاصل کرنے میں بالاتفاق کو شستہ کریں۔

جناب صدر انجمن دارکان ندۃ العلماء! سال پیوستہ کی رپورٹ میں جو امر سے کے اجلاس میں پیش کی گئی تھی یہ عرض کیا گیا تھا کہ سال گذشتہ میں دو تجویزیں منظور ہوئی تھیں اور انکی تمیز میں کو شستہ کی گئی مگر دونوں نامہ ہیں اسی سلسلہ میں اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سال زیر بیان میں انکی تمیز ہو گئی ہے پہلی تجویز یہ تھی کہ ندۃ العلماء کے دستور العمل میں ترمیم و تفسیح و اضافہ ضرورت کے موافق کیا جائے۔ سال زیر بیان

مین ارکان جلسہ خاص نے اسپر مکر عذر و فکر کیا خصوصاً مولوی عبدالحی صاحب
وکیل چندوسی اور خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب شیر قانونی انجمن بہنہ تقدیر
اور وہ نے زیادہ توجہ اور محنت سے کام لیا انھوں نے تمام تجویزوں اور مسودوں کو
مغور دیکھا اور یادداشتیں مرتب فرمائیں اور آخر کو جلسہ خاص منقذہ ۲۴ ربیع الثانی
۱۳۱۵ھ نے تمام کاغذات کے ملاحظہ کرنے کے بعد ایک مسودہ کی منظوری دی
جو چھپو کر شائع کر دیا گیا ہے ممکن ہے کہ اسکی بعض دفعات میں اب بھی کوئی بات پیدا کی جائے
اور پھر اسپر عذر کر کے قصصہ کرنے کی ضرورت پیدا ہو لیکن جس طور پر تمام ضرورتوں کے
محاط سے اسکو ترتیب دیا گیا ہے اسکو میں جلسہ خاص کی کامیابی سمجھتا ہوں۔

دستور العمل جدید میں جو ترتیبیں ہوئی ہیں خصوصاً جائیداد ہائے موقوفہ کے انتظام
اور حساب کی دستی اور سرمایہ کی حفاظت کے متعلق ان سب کو میں اس مختصر رپورٹ
میں عرض نہیں کر سکتا البتہ وہ چیزوں کی طرف میں آپ کا خیال رجوع کرانا چاہتا ہوں
اور وہ بھی اس خیال سے کہ شاید ہمارے بیگانہ دوش دوستوں کو سنجیدگی کے ساتھ
ندوۃ العلماء کے متعلق اسے قائم کرنے کا موقع حاصل ہو اور وہ اپنی بیجا ضد سے باز
آجائیں۔

(۱) اب تک ندوۃ العلماء میں جو حضرات دو روپیہ یا اس سے زیادہ چندہ دیتے
تھے وہ رکن سمجھے جاتے تھے اب جو دستور العمل تیار کیا گیا ہے اس میں بہت خوبی کے
ساتھ ترتیم کی گئی ہے اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ رکن ندوۃ العلماء وہ شخص ہوگا جسکو جلسہ انتظامیہ
منتخب کرے اور اس میں علاوہ خیر خواہ ندوۃ العلماء ہونے کے صفات مندرجہ ذیل میں سے
کوئی صفت موجود ہو (۱) ملقبہ علما یا شائخ سے ہو (۲) انگریزی یا فارسی یا ریاضی طلب
یونیورسٹی یا خوادائری یا قانون ملی میں قابل قدر مہارت رکھتا ہو (۳) تقریر یا تحریر میں
بالکمال مشہور ہو۔ انکو کم از کم دو روپیہ سالانہ دینا ہوگا۔ البتہ وہ حضرت اس سے سستی نہیں

جبکہ مجلس انتظامیہ نے لجانا صفات و قابلیت خاص کے منتخب کیا ہوا انکو مجلسین تجویز کے پیش کرنے اور پیش شدہ تجویز پر رائے دینے کے حقوق حاصل ہونگے اور رواداد بے قیمت دی جائے گی اور جو حضرات رقم کمبشت یا چندہ سالانہ دور و پیشہ اس سے زائد عنایت فرمائیں گے وہ معادنین ندوۃ العلما کملائیں گے انکو خود کسی تجویز کے پیش کرنے یا رائے دینے کا حق نہ ہوگا مگر رواداد بے قیمت انکو بھی دی جائے گی اور جو حضرات اس سے کم چندہ دیں گے انکا نام فہرست چندہ دہندگان میں درج ہوگا لیکن انکو کوئی حق مثل ارکان و میاومین کے حاصل نہیں ہوگا۔

(۲) دوسری ترسیم جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلی ترسیم کی طرح اہم و مفید ہے یہ کی گئی ہے کہ ندوۃ العلما کی تین مجلسیں قرار دی گئی ہیں مجلس انتظامی مجلس خاص۔ مجلس عام۔ مجلس انتخاب ارکان میں ناممقدور یہ امر ملحوظ ہے کہ کفایت ارکان صوبجات مستردہ اور نصف پنجاب و بنگال و دکن و غیرہ صوبجات سندھ سے ہوں اور مجلس خاص کے ارکان صرف مہربان دارکان و عمدہ داران ندوۃ العلما و مجلسین تحت ہونگے اور اسکی کارروائی پندرہ ارکان کی شرکت سے ہو سکے گی اور سندرجہ ذیل کام ہوں سگے (۱) انتظام موجودہ یا کسی کارروائی مجوزہ مجلس انتظامی کی درستی و اصلاح (۲) قواعد ندوۃ العلما کی ترسیم یا تفسیح (۳) ندوۃ العلما کی ترقی اور اس کے مقاصد و اغراض کے حاصل ہونے کی تدبیر پر غور کرنا (۴) جائیداد و موقوفہ متعلقہ ندوۃ العلما یا دارالعلوم کے انتظام کی نسبت تجاویز عمل میں لانا (۵) حسابات آمد و خرچ کی جانچ (۶) ارکان انتظامیہ کا انتخاب و مجلس عام میں امور سندرجہ ذیل پیش ہونگے۔ (۱) کارروائی سالگزشتہ مرتبہ ناظم یا نائب ناظم (۲) کارروائی دارالعلوم بابت سالگزشتہ (۳) جمع خرچ سالگزشتہ بابت ندوۃ العلما و دارالعلوم جو مجلس انتظامی سے منظور ہو چکا ہو (۴) تجاویز متعلقہ مقاصد ندوۃ العلما (۵) مضامین نظم

نشر مفید اسلام و اہل اسلام -

دوسری تجویز جو اجلاس امرت سرک نام ہی انجی گورنمنٹ مالک متحدہ کی محبت
میں وفد بھیجنے کی تھی اسکی تکمیل بھی سال زیر بیان میں ہوئی اور وفد جناب خواجہ صاحب
گورنر بہادر صاحب جات سیدی کی خدمت میں پیش ہوا ہزار ہرتی مہربانی سے پیش آئے
اور ایڈریس سننے اور جواب دینے کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک درود اعلیٰ کے بعد
واعراض پر بہت دلچسپی سے گفتگو فرماتے رہے۔ ہزار ہرتی مہربانی بھی اعراض
اور شکر گزاری کے ساتھ دیکھی گئی یہ کہ جب حضور کا پور میں رد ہوا
آخر ذہبوں نے تھے تو آپ نے ازراہ کرم قیم خانہ اسلامیہ کے محاسبہ فرمائے کی
زحمت گوارا فرمائی جو مددہ العلماء کی سرپرستی میں عرصہ سے قائم ہے۔ پھر قیم خانہ
نے سچوں کو پیش کیا اور حضور نے نہایت شفقت اور مہربانی کے ساتھ ان سے
گفتگو فرمائی اور صاحب گلبرہ باد کا پور سے جو حضور مدوح کے ہمراہ تھے سب حالات
سننے رہے اور ایک نابینا بچے سے فرمائش کی کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے۔ بعد
اختتم تلاوت کے جناب مدوح نے اپنی جیب خاص سے سچوں کو شیرینی کے لیے پیش کیا
کچھ روپے عنایت فرمائے۔ الہ آباد میں جو ایڈریس پیش کیا گیا تھا اسکا جواب دیتے
ہوئے ہزار ہرتی اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ہزار ہرتی نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آمینہ مومین
جب وہ لکھنؤ نشر لائف لائیں گے تو جناب مدوح دارالعلوم کو سناٹہ بھی فرمائیں گے
مگر افسوس یہ کہ جو زمانہ حضور کی تشریف آوری کا تھا وہی وقت لکھنؤ میں طاعون کی آفت
کا تھا اور اس وجہ سے مدرسہ موضع بستولی کو منتقل ہو چکا تھا اسید یہ کہ آمینہ مومین جناب
مدوح کی توجہ اور مہربانی سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

حضرات! اجلاس نہم مقام امرت سر میں سب زیادہ اہم اور شاندار تجویز منظور
ہوئی تھی جو رسوم قبیلہ کی اصلاح کے متعلق تھی اور اسکی عملی کارروائی گزشتہ زمانہ میں

ان حضرات میں سے جنہوں نے بہت زیادہ توجہ فرمائی جناب مولانا پیر احمد علی شاہ صاحب رئیس ہوتی مروان۔ مولوی عبدالسلام صاحب رفیقی نور پوری۔ قاری عبدالسلام صاحب پانی پتی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب رئیس دینیو نیل کمشنر کراچی۔ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری اور مولوی غلام محمد صاحب شملوی خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل ہیں خصوصاً جناب پیر احمد علی شاہ صاحب جکا حلقہ اثر بہت وسیع ہے۔ آپ نے اپنے علاقہ کے تمام خوافین اور اربابوں سے عہد و پیمان کیا ہے اس سال ایک رئیس نے سرف خلاف کیا تھا لیکن انجام کار اُسکو تائب ہو کر پیر صاحب سے سہانی حاصل کرنی پڑی۔

اس سال آپ نے پنجاب کے سبز اخبار دیگل دوطن میں متعدد واقعات ایسے ملاحظہ فرمائے ہونگے کہ بعض مالی حوصلہ حضرات نے اپنے پیمان کی تقریبوں میں رسوم قبیلہ اٹھا کر جو روپیہ اس طریقہ سے بچا اُسکو انجمن ہائے اسلامیہ کے مذکر دیا ایسے واقعات کو بھی میں اسی سلسلہ میں شمار کر سکتا ہوں اور ندوۃ العلماء کی بہت بڑی کامیابی سمجھتا ہوں۔

حضرات! ندوۃ العلماء نے سال زیر بیان میں صرف ارکان کو توجہ دلائے بلکہ انہیں کی بلکہ اپنے وکلاء کے ذریعہ سے بھی اس کام کو انجام دیا۔ چنانچہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی کو اجلاس گوشہ کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد دورہ پرتھوین کیا۔ مولوی صاحب مدوح نے کئی مہینہ تک مسلسل دورہ کیا اور اصلاح فرخ آباد و ایٹہ کے اکثر قسبات و درہا میں کئی کئی روز شہر کرسمانوں کو اس طرف متوجہ کیا اور ندوۃ العلماء کے بہترین مقصد بیشا اللہ کی خدمت انجام دی۔ مولوی صاحب مدوح نے اپنے دورہ کی جو رپورٹ دی تھی وہ بہت درود انگیز ہے۔ موضع پٹری جو قائم گنج کے قریب ضلع فرخ آباد میں ایک گاؤں ہے وہاں مسلمانوں کی حالت کو سن کر آپ کو نہایت تاسف ہو گا وہ لوگ باوجود مسلمان ہونے کے بت پرتی میں مبتلا تھے۔ مولوی صاحب نے ذہان قیام کر کے انکو اس فعل خبیث سے توبہ کرائی اور توبہ کو توبہ دیا۔ ایک غریب مسلمان سے پاس ایک نو مسلم عورت بلا عقد شرعی کے رہتی تھی اور

اسوجہ سے نکاح نہیں ہو سکتا تھا کہ اس گاؤں میں کوئی نکاح خوان نہیں تھا۔ اُسکے پاس اتحادِ پیہ تھا کہ وہ دوسرے گاؤں سے ملا کو ملا کر ذرا نہ پیش کرتا۔ مولوی صاحب نے اُسکا نکاح کر دیا۔ اسیہہ ضلع ایشیہ میں سنی المذہب مسلمان محرم میں عام مسلمانوں کے چندہ سے ایسی بجا دھوم دھام اور فضول نمائش میں مبتلا تھے جو ہر حیثیت سے قابلِ فسوس و ہرج اور لطف یہ ہے کہ اس میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں کچھ امتیاز نہیں بہر حال یہی حالت اکثر دیہات کی ہے۔

ہمارے دوست مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری نے نمبر دارانِ دروس کے ضلع ہوشیار پور سے ملکر عطف و نصیحت کے ذریعہ سے لوگوں کو ترکِ رسومِ قبیحہ پر آمادہ کیا اور اس بات کی نگہ رانی کی کہ اُسپر علمِ رآمد ہو تا ہی یا نہیں چنانچہ موضع سوٹھری ضلع ہوشیار پور میں چھو شادیاں ۹ ماہ کے عرصہ میں (جلسہ امرت سر کے بعد) ہوئیں ان میں ناچ آفتابازی اور کوئی بجا رسم نہیں ہوئی اس بارہ میں لایم علی شاہ صاحب ممبر دار موضع مذکور کی کوششیں شکر یہ کے قابل ہیں۔ اسی طرح (۱۲) اموات میں ببادری کو موت کا لگانا نہیں دیا گیا۔ اسی طرح خانپور میں بھی پوری پابندی کی گئی اور خاص ہوشیار پور میں جناب شیخ مہر علی صاحب رئیس نے اپنی دختر نیک اختر کے عقد میں بہت خوبی کے ساتھ مراسمِ بجا کو ترک کیا اور باوجود دقت مند اور بہت بڑے رئیس ہونے کے لوگوں کی گفت و شنید کی کچھ پروا نہیں کی اب آپ سجاد فرما سکتے ہیں کہ اس بات کی کس قدر ضرورت ہے کہ نقبات و دیہات میں دورہ کرنے کے لیے ایسے علما کو آمادہ کیا جائے جو دسوزی سے اس خدمت کو انجام دین اور ان حضرات کے مصارفِ ضروری کی کفالت کی جائے۔

اسی ضرورت پر لچاند کر کے باوجود کمی سرباہ کے جلسہ نظامیہ منعقدہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ نے یہ فیصلہ کیا کہ بالفعل مالکِ ستیہ سے کام شروع کیا جائے اور چار عالم اس کام پر مقرر کیے جائیں اور اشاعتِ اسلام کے مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر وہ دورہ کریں چنانچہ دو صاحبِ مقرر

کر دیے گئے ہیں اور دوسرے لیے تلاش جاری ہے۔

ندۃ العلماء کو اس وقت دو چیزوں کی ضرورت ہے سب سے بڑی ضرورت روپیہ کی ہے جس کا بار ہمارے فیاض مسلمانوں پر ہے اور دوسری ضرورت آدمیوں کی ہے اور افسوس ہے کہ اس قحط الرجال میں یہ ضرورت بھی کچھ کم نہیں۔

انچہ جہتیم و کم دیدیم و بسیارست و نیست نیست جز انسان درین عالم کہ بسیار نیست کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں ہزار ہا عالم ہیں اور صد ہا دغلا اور مدرس ہیں اور ہر سال مدارس اسلامیہ سے کھسب کی کھسب نکلتی ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ جب مدرس کی ضرورت ہوتی ہے تو نہیں ملتا جب دغلا کی ضرورت ہوتی ہے تو نہیں ملتا۔ جب اتالیق کی ضرورت ہوتی ہے تو نہ دارو! اب کیسے رونے کا مقام ہے کہ حالت یہ ہے اور ہمارے علما کو اس کا احساس بھی نہ ہو اور اس حالت کو دیکھ کر جب کسی کے دل میں درد پیدا ہوا اور وہ کچھ کام کرنا چاہے تو ہمارے احباب اُسکے سر ہو جائیں اور دم لینے کی ہمت نہ دیں۔

جناب صدر انجمن! سال زیر بیان میں دارالعلوم میں ایک درجہ کا اور بھی اضافہ کیا گیا ہے اور علاوہ درجہ ابتدائی کے سہ سالہ خواندگی کے درجہ متوسط کی خواندگی بھی تین سال کی ہو گئی ہے یعنی درجہ متوسط میں دو درجہ کی کمی رہی مگر اس سال دارالعلوم کو ایک ناگہانی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اب تک لکھنؤ طاعون سے پاک نہ تھا اس سال وہاں بھی اس مرض کا شہور ہوا اور جو گھبراہٹ اس کی وجہ سے شہر میں پیدا ہوئی تھی اُس سے طلبہ محفوظ نہیں رہ سکے اور ایک ایک کر کے اپنے مکان کو چلنے لگے اور جو رہے وہ ہوش و حواس باختہ رہے۔ مدرسہ کا بند کر دینا اس وقت مصالحت کے خلاف تھا کیونکہ ابتداء سے سال میں بند کرنے سے تمام سال کی خواندگی کا نقصان مقصود تھا۔ علاوہ اسکے اس بات کا بھی اطمینان نہ تھا کہ ایک دو ہفتہ میں یہ مرض دور ہو جائے گا نہ منتظرین دارالعلوم کے اسکان میں یہ بات تھی کہ وہ طلبہ کے قلوب میں صبر و استقلال پیدا

کرتے۔ لہذا بنظر مصالح یہ مناسب سمجھا گیا کہ چند روز کے لیے مدرسہ کو کسی قریب تر
 مقام پر منتقل کر دیا جائے ہم منشی شہیر حسین صاحب تعلقہ دار گدیہ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے
 اپنے موضع بستولی میں جو حدود سیدیلٹی سے باہر مگر پیریل کمپنی اور اسٹیشن بادشاہ لگر کے
 متصل سچتہ ٹرک پر واقع ہر مدرسہ کو منتقل کرنے اور اپنے مکانات میں مدرسہ کو رکھنے پر
 رضامندی ظاہر کی اور اپنے ضلع دار کو ہدایت کی کہ وہ ہم لوگوں کو پورے طور پر مدد سے
 یہ وہی مقام جو چہمین منشی صاحب مدوح نے ہمیشہ کے لیے دارالعلوم کو بقدر ضرورت زمین
 دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بہر حال ۲۲۔ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کو دارالعلوم منتقل کیا گیا اور ڈھائی
 مہینہ موضع بستولی میں بسر کر کے ۸۔ صفر ۱۳۳۲ھ کو بھرپوری جگہ پر مدرسہ لایا گیا۔ اس نقل
 حرکت میں یہ امر بھی ملحوظ تھا کہ ان تمام سہولتوں اور قوتوں کا کافی تجربہ ہو جائے جو ہمیشہ کے
 لیے اس موضع میں مدرسہ بنانے کے بعد پیش آئیں گی۔ جس زمانہ میں دارالعلوم موضع بستولی
 میں تھا اور موسم گرما میں مکانات کے ناکافی ہونے کی وجہ سے طلبہ کو فی الجملہ تکلیف پہنچ
 رہی تھی ارکان انتظامیہ نے اس بات پر غور کرنا مناسب سمجھا کہ دارالعلوم کو ایسے مقام پر منتقل کریں
 جو باعتبار آب و ہوا کے بہتر ہو اور وہاں کے اکثر لوگوں کو دارالعلوم کے ساتھ دلاویزی ہو سکیں
 یہ تجویز قرار پائی کہ اہل شاہجہانپور اگر تمام ذمہ داریوں کو انگریزوں کو افرامین تو مدرسہ کو شاہجہانپور
 منتقل کر دیا جائے۔ یہ تجویز جلسہ انتظامیہ مقعدہ ۱۰۔ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ میں بمقام شاہجہانپور منظور
 ہو گئی مگر یہ بھی ظہر ہو کہ اس مسئلہ کو مکرر غور کرنے کے لیے ارکان غیر موجودین جلسہ انتظامیہ کی
 خدمت میں طلبہ آرا بھیجا جاوے اور کثرت رائے پر فیصلہ قطعی سمجھا جاوے۔ چنانچہ وقت بحینہ یک
 جن ارکان کی رائیں موصول ہوئیں ان کی کثرت رائے پر فیصلہ ہوا کہ مدرسہ شاہجہانپور کو منتقل
 کر دیا جائے لیکن راقم نے خود دیکھ کر جناب خاں بہادر منشی اظہر علی صاحب اور جناب
 منشی احتشام علی صاحب اور جناب حکیم عبدالعزیز صاحب اور خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب رئیس
 فیض آباد اور نیز دیگر راکن مقامی کی خدمت میں یہ امر ظاہر کیا کہ اگرچہ مدرسہ کا شاہجہانپور

یہاں اکثر سے اراکین پر پاس ہو گیا ہو لیکن جس طرح اہل لکھنؤ کو اسکا ملال ہوگا عقیدہ
محبوبی رنج ہو مہذا میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ حضرات اسکی تعلیم اور تربیت اور دیگر امور
انتظامی میں اصلاح کی ذمہ داری کریں اور اسکے اخراجات کے واسطے جدید چہزہ اپنی
تجوڑ سے حاصل کر کے اسکو چلاویں اور جو روپیہ جلسوں میں در دیگر تجاریز سے دارالعلوم کے
نام کا آوے وہ واسطے تعمیر دارالعلوم اور خرید جائیداد مستقل کے جمع رکھا جائے اور ضرورت
تعمیر و کور اور خرید جائیداد کے کام آوے وگرنہ بھجوری تعمیل تجویز جلسہ انتظامیہ کی کرنا ہوگی۔
چنانچہ ایک مدت تک اس پر غور و مباحثہ ہوتے رہے اور آخر کار جلسہ انتظامیہ حقد
۱۷ شعبان ۱۳۲۱ھ نے بمنظوری خان بہادر منشی اظہر علی صاحب شیر قافونی انجمن ہند
مقلدان اودھ کے یہ ملکیا کہ بنگالی منشی صاحب موصوف ایک سال تک لکھنؤ میں اسکا
انتظام رکھا جائے اسی عرض سے منشی صاحب موصوف کو متحدہ مجلس دارالعلوم کے عہدہ قبول
کرنے کی تکلیف دی گئی اور منشی صاحب نے اسکو خوشی سے قبول فرمایا۔

سال زیر بیان میں طلبہ کی تعداد طاعون کے نمودار ہو جانے سے نہیں بڑھی۔ تاہم
ایک سو چار طلبہ زیر تعلیم تھے ان میں بیٹا لیس۴۴ مستطیع تھے اور بیٹیاں غیر مستطیع از انجمن ۳۲ طالب العلم
مذوقہ اعلیٰ کے وظیفہ باب تھے اور بائچ کو سیرنچم رئیسوں نے وظیفہ دیا۔ وظیفہ دہندگان کے
اسامے گرامی یہ ہیں (۱) جناب خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب ہی آئی اسی۔ وزیر اعظم
ریاست جونا گڑھ ۲ وظیفہ جہی دس روپیہ ماہوار (۲) جناب مولوی حکیم سید علی صاحب
معلم عدالت برہمنی صدر آباد وکن ایک وظیفہ (۳) جناب خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب
رئیس دائرہ برہمنی فیض آباد ایک وظیفہ (۴) جناب مولوی عبدالباری صاحب تاجر جرم
کلکتہ ایک وظیفہ۔

سال زیر بیان میں چار طالب علم بہت دور دراز مقامات کے باشندے زیر تعلیم
ہوئے دو انہیں پشاور کے شریف اور ذی علم خاندان کے ہیں اور دو آسام کے۔ پشاور

اور آسام کی بعد مسافت کو دیکھ کر ان طلبہ کا آنا دارالعلوم کی قبولیت کی دلیل ہے۔
 اس سال بھی سالانہ امتحان اپنے وقت پر ہوا اور اسکی نگرانی انہی طور پر ہوئی
 جیسا کہ ہوتی رہی ہے۔ امتحان کے پرچے جناب مولوی امانت اللہ صاحب فاضلہ دارالعلوم
 جناب مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب دام ظلہ جناب مولوی عبدالجبار صاحب مدرسہ
 جناب مولوی سوز علی صاحب مدرسہ درجہ حدیث مدرسہ عالیہ رام پور پور مدرسہ عبدالرحمن صاحب
 بی اس پیڈ اسٹر اسکول کاکوری نے تیار کیے تھے نتیجہ امتحان کا جنوز نامہ مہینہ ہمارے
 آخر میں آپ کو ایک ایسے واقعہ کی اطلاع دینا چاہتا ہوں جسکو سب کو قلمی ہوا
 وہ جناب مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کا استغنی ہو جانے کا ہے۔ یہ پہلے بھی لکھی
 بار جناب مدرسہ نے ضعف و علالت دائمی کی وجہ سے استعفا دیا تھا۔ ان دنوں اسکی فکر
 نہیں کیا تھا مگر اب انھوں نے ظاہر فرمایا کہ وہ کام کرنے کی فہمیت نہیں رکھتے اور اس بات کو ہم
 نا پسند کرتے ہیں کہ بیکار ایک عہدہ کو روکے رکھیں اور وہ مدرسہ کو کام کرنے کا موقع نہ دیں۔ طلبہ
 انظار اسبغہ صفحہ ۲۳ رجب الثانی ۱۳۸۷ھ نے نہایت افسوس کے ساتھ اس مسئلے کو منظور
 کیا اور مولانا محمد وح کے حضرات سابقہ کے اعتراف اور شکر یہ کی تجویز پاس کی اور ناظم مدبر
 کا انتخاب جلسہ عام سالانہ پرماتوی رکھا۔

یہ بھی تجویز ہوا کہ انتخاب ناظم ناظم (مولانا محمد سیح الزمان خان صاحب مدرسہ شاہ جہانپور)
 با اختیار فاضلہ امت کام کرتے رہیں اور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارا پوری ناظم ناظم منتخب
 کیے گئے اسکے بعد جلسہ انظار اسبغہ صفحہ ۲۷ شعبان ۱۳۸۷ھ نے محکو (مولانا محمد سیح الزمان خان)
 صاحب مدرسہ شاہ جہانپور کو با اتفاق آرا تین سال کے لیے بشرط منظوری جلسہ عام ناظم
 منتخب کیا اور باوجودیکہ میں نے اس عہدہ کے قبول کرنے سے تہ دل سے معذرت کی
 مگر جلسہ نے پذیرا نہیں فرمایا۔ محکو امید ہے کہ جلسہ عام میں جو وقت میں اُن عذر و ان کو پیش کردہ
 قودہ عذر و رنج اہل فرمائے گا۔ محکو کسی قسم کی خدمت انجام دینے میں کوئی عذر و تامل نہیں ہو میں

صرف اس عہدہ کے اقتساب کو اپنے نام کے ساتھ نہیں جانتا۔

اسی جلسے مولوی خلیل الرحمن صاحب سمار پورہی نائب ناظم کے متعلق صیغہ اشاعت الاسلام کی خدمت کی اور صیغہ متفرقات دفتر کے لیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب جشتی قادری کو نائب ناظم منتخب فرمایا اور خان بہادر نرشی محمد اطر علی صاحب مدوح اہلہ کو محمد مجلس دارالعلوم اور مولوی عبدالحی صاحب کلیل چندوسی کو مددگار متقدم صیغہ مال منتخب کیا اسید پر کہ ان حضرات کی توجہ اور تندرہی سے عملی کارروائی میں مفید اضافہ ہوگا۔

سال گزشتہ کے آخرین مذکورہ علما کے خزانہ میں گیارہ ہزار تین سو سولہ روپیہ چھ آنہ نوپائی ہر ہر کے باقی رہے تھے۔ سال زیر بیان میں کل آمدنی چھ ہزار چوبیس روپیہ سات آنہ آٹھ باقی وصول ہوئی اسکا مجموعہ ستر ہزار تین سو چھپیس روپیہ چودہ آنہ پانچ باقی ہوا اس میں سے سال زیر بیان میں دس ہزار چھ سو چھ روپیہ بارہ آنہ تین باقی صرف ہوئے اور آخر رمضان ۱۳۱۵ھ کو اس کے خزانہ میں چھ ہزار سات سو چوبیس روپیہ بارہ آنہ دو باقی باقی رہے۔ از انجملہ خاص دارالعلوم کے صیغہ میں (لقایا) سال گذشتہ سات ہزار چار سو اسیٹھ روپیہ پندرہ آنہ تین باقی تھی (حال) تین ہزار آٹھ سو بائیس روپیہ چھ آنہ گیارہ باقی (خرج سال زیر بیان) سات ہزار دو سو تیس روپیہ چار آنہ (باقی) چار ہزار پچاس روپیہ دو آنہ دو باقی (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نقشہ نمبر ۲۰) باقی روپیہ بدستور الہ آباد بنک شاخ لکھنؤ میں بلا اخذ سود کے محفوظ ہے اور درآمد بآمد انھیں قواعد کی مراعات سے ہوتی ہے جن میں گزشتہ میں تجویز ہو چکے ہیں یعنی روپیہ کی منظوری ناظم یا ان کے قائم مقام کے دستخط سے لی جاتی ہے اس پر اطمینان کرنے کے بعد خزانہ کی چابک پر دو رکن انتظامی کے دستخط ہوتے ہیں۔

اس جو خرچ کو دیکھنے کے بعد آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مذکورہ علما کی آمدنی اطمینان قابل نہیں ہے۔ اس آمدنی کا کچھ اعتبار نہیں جو غیر مستقل ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر کام کے قیام قیاب

کا مدار مستقل سرمایہ پر ہوتا ہے اور یہ اب تکس ندوۃ العلما کو حاصل نہیں ہوا۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ سال زیر بیان میں آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے اگر سنین گزشتہ کی تقایا نہ ہوتی یا امرت سر میں جلسہ نہ ہوتا یا جلسہ ہوتا اور آمدنی نہ ہوتی تو اس کے بہت سے کام بند کرنے پڑتے۔

من گویم کہین کمین آن کن مصلحت بین و کار آسان کن
و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد النبی الامین
و علی آلہ و صحبہ اجمعین

سالانہ رپورٹ پر شیخ عبدالقادر صاحب جی اسے اڈیشنر آف زورلاہور نے اظہارِ رے کرتے ہوئے نہایت معقول اور جربستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ گوچھلے سال ندوۃ العلما سے اتنا کام نہیں ہو سکا جتنا کہ چاہیے تھا تاہم جو کچھ ہو اس غنیمت ہے کہ نیکو لکھنؤ میں طوائف کے پھیلنے اور سابق ناظم محترم کے بوجہ خرابی صحت استعفی ہو جانے اور ایسی چند دیگر وجوہ سے ندوۃ العلما کو سال زیر بیان میں بہت مشکلات کا سامنا تھا۔ سب بڑی مشکل پیشینہ کی کہ جنوبی ہند کے بعض مولویوں نے جو مخالفت ندوۃ العلما پر کر رہا تھا وہ کبھی بھی اسکا بہت سنگینی اور استقلال سے مقابلہ کرنا پڑا عبورت و دیگر اتنی کوشش اور وقت کا اور کوئی بہتر نہ ہو سکتا تھا۔

تجویز اول خان بہادر رسولی غلام محمد صاحب نیجر سر جنرل آفس مدراس نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

”در سوم مفرہ کے شانے کی کارروائی سال گزشتہ میں حسب قدر ہوئی ہے وہ کافی نہیں ہے لہذا یہ جلسہ چاہتا ہے کہ علما شاخین اسلامی انجمنین خصوصاً انجمنائے سعین الندوہ سرگرمی سے اپنے اثر کو کام میں لائیں اور اپنے مساعی جمیلہ کے نتائج کو ترغیب و تشویق کی غرض سے اشاعت کے لیے دفتر ندوۃ العلما میں بھیجیں“

مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اسکی تائید کی اور تائید کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ قابلِ مہید نے ایسے جوش اور جنگلی کے ساتھ تقریر کی جس سے تمام حاضرین متاثر ہوئے اور مذکورہ بالا تجویز با اتفاق آرا منظور کی گئی

تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ احمدہ علی تو اترا فاضلہ حمد اکثر اوتوکل علیہ فوضا امری الیہ و مستحیہ
 واشتد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یزد قایلہا مطینا و مستغیرا و اشتد ان محمد اعبد و رسولہ
 الذی کساہ عزائمہ و توقیر اعلی اللہ علیہ علی آرد اصحابہ وسلم تیلما کثیرا کثیرا۔ اما بعد
 جناب صدر انجمن جناب دیگر بزرگان قوم!۔ میں قبل اسکے کہ اعلیٰ مدعا عرض کروں
 اپنے وقت کے چند منٹ قومی حالت کے انقلاب کے ذکر میں جو دردناک و مشکوک
 انقلاب ہو ضرور صرت کرونگا اور وہ ذکر بطریق تمہید یہ ہے کہ ”ہم مسلمانوں کی سابقہ حالت
 جبکہ ہم زیر اثر احکام و مضابط اسلام تھے من کل الوجوہ کیا باعتبار عبادات و عادات و تہذیب
 اخلاق اور کیا حیثیت زہد و تقویٰ و اصول تمدنی ایسی دلربا اور نورانی تھی جسکا نظارہ اسلام
 کے مخالفین کی نگاہ کو چکا چوندھ میں ڈال دیتا تھا۔ اور ہماری قوم تمامی اوصاف پسندیدہ
 اور اخلاق برگزیدہ عبادت۔ علمیت۔ سخاوت۔ شجاعت۔ دیانت۔ صداقت۔ ہمت
 اخوت مروت مواسات عدل حیاء احسان رحم صنعت حرفت تجارت وغیرہ میں فخر
 المثل تھی اور ہماری مجالس کی کل شرک و بدعت و اسراف بیجا اور تہامی عیوب سے پاک
 صاف تھیں۔ اور شائستگی اور ہر مہندی اور نیک صحبتی اور اچھی ہمنشینی سے مملو اور ہمارا
 ہر فرد نیک و لولہ اور فکر عقبی امین مرشار اور اخوت ایمانی اور محبت دلی سے ایک دوسرے
 پر شہید اور جان نثار تھا۔ اور جب سے ہم بوجہ بدقیسی اور جہالت اور غفلت کے
 اتباع احکام شریعت پاک سے دور جا پڑے اور دامن دین متین کی اطاعت کا ہم نے

چھوڑ دیا اور اغیار کی صحبت اور رسوم اور نفسانی خواہشوں کے زیر اثر ہو گئے
 تب سے ہماری سب تقریریں شادی اور عزم کو اور ہم خود کو رسوم کفریہ مفرہ اور بدعات ضالہ
 اور شنیعہ نے احاطہ کر لیا ہے اور ہمارے وہ سب کمالات ضائع ہو گئے جنکے بیان سے
 رو سے قلم سیاہ اور صفحہ کاغذ کوتاہ ہے۔ الغرض سب معاملہ قومی محاسن سے ذمائم کی
 جانب تبدیل ہو گیا والی اللہ المشتکی ومنہ الا قاضیۃ والا صابۃ والیہ الرحمی۔ حضرات
 محل غور و شرم ہے بھلا ایسا کون مسلمان ہے جسکے آئینہ دل پر عیوب مجلس رقص
 منقش ہو سکتے ہوں۔ مثلاً اپنے احباب اور بزرگ و خور و خاندان کو اتہام سے معص
 کر کے ایک فاحشہ سماء کو جو واجب التکبر ہی عزت دینی اور اسکی خوش الحانی آواز سے
 سبکے کانوں کو ناپاک کرنا اور اسکی حرکات اور انداز شہوت انگیز کو غور و توجہ سے دیکھنا
 اور حضار کو دکھانا اور ایسی بیجائی اور فحش کی مجلس سے علاوہ بدنامی قوم اور اسراف مال
 اور تضحی اوقات کے جو جذبات نفسانی کل حضار کو خصوصاً نوجوانوں کے دلوں پر
 منقش ہو گئے اور ہوتے ہیں اسکی تشریح کی ضرورت نہیں۔ مثل مشہور ہے عیان
 راجہ بیان "اور ایسے ارتکاب کی جواب دہی قیامت کے روز سب حضار خصوصاً
 بانی سبانی کو اور سبھی مشکل اور خطرناک ہوگی محاذ اللہ منہ۔ اور طرد و تعجب نیز توبہ
 امر ہے کہ غیر قوموں کے تعلیم یافتہ ایسے امور و اہیات اور خرافات سے بذریعہ دماغیت
 اور عقائد تہذیب کے کنارہ کش ہو رہے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور ہم باز نہیں
 آتے ہیں۔ حالانکہ ہم مسلمان وہ قوم ہیں جنکی کتاب پاک جامع علوم معاد و معاش
 اور مزی کی تمام عیوب پر اُسمیں ایسی مجالس کے قریب جانا بھی منع ہے جہاں کچھ ہم ایسی
 مجالس کی اپنے مکانوں میں بنیاد ڈالیں اور ہمارے مذہب میں تو غیر محرم مشہات و خور
 کو قصد رکھنا بھی حرام ہے پھر ایسے نظارہ کی محفل قرار دینی کیونکہ جائز ہو سکتی ہے
 قال اللہ تعالیٰ قل للمؤمنین یخضوا من العبار ہم ویحفظوا فروجہم ذالک انکی لهم

الایہ وقال اللہ تعالیٰ لا تقرب الزنا انہ کن فاحشہ و ساء سبیلاً الامۃ۔ اور ایسی ہی
آتش بازی کا جلانا اور چھوڑنا اور بلا وجہ وجہ ایسی کارروائی کرنا اسراف بیجا میں
داخل ہے اور متعلق آتش بازی کے ایک فن بھی مشہور ہے (گھر چھونک اور تماشا دیکھ)
علم اکرام نے ایسے اسراف کو حرام لکھا ہے۔ چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اپنی
تالیفات میں ارشاد فرماتے ہیں لا یجوز تقضیع المال باحراق البارود و داسکا غنہ
کیونکہ یہ خرچ بیجا ہے اور بیجا خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بسبب نافرمانی شیطانی گروہ
میں داخل فرماتا ہے یعنی بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں قال اللہ تعالیٰ
ان الہد زین کا نواخوان الشیطن و کان الشیطان لرسب کفوراً و مرغی اور ہمتی کی
تقریب میں بلا مانع شرعی اگر کھانا کھانا ممکن ہو تو کچھ مضائقہ نہیں بخرمن البصال ثواب
مستحق مساکین کو کھانا کھلا دیا جاوے فقط اور اسکے سوا موت کی تقریب میں ہضم دھما
مچا دینا اور میوے اور برادری کو جمع کرنا اور کھانا وغیرہ میں بھل سرف اور تفاخر کرنا یہ اسی
اسراف میں داخل ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے اُس آیت شریف میں لطیف طریق
سے منع فرمایا ہے۔ اور شریعت میں اسکا کچھ ثبوت نہیں۔ علاوہ اسکے موت کی تقریب
شادی کی تقریب کے مشابہ بنا دھانا عقل کے بھی خلاف ہے۔ عبرت! عبرت!!
حضرت اب میں اصلی مدعا عرض کرتا ہوں۔ یعنی وہ تحریک جو ہمارے مخدوم مکرم
جناب خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب ہمارے پیش فرمائی ہے میں اسکی زور سے
تائید کرتا ہوں ایسیہ کہ رسوم سفرو اور بدعات شنیعہ شادی اور غمی کی تقریبوں میں
خصوصاً بلکہ رسوم کفریہ بھی عموماً قوم میں عائد حال ہیں۔ اور یہ بھی آپ نے جناب مولانا
سید عبدالحئی صاحب مدگار ناظم کی رپورٹ سالانہ سے معلوم کر لیا ہو گا کہ مذکورہ علما
کی جانب سے سال گذشتہ میں جو کارروائی ہوئی وہ کافی نہیں ہے۔ اور چونکہ یہ رسوم
سفرو اور بدعات شنیعہ کہ تقریب شادی و غمی کے قوم میں بننے لگے اور

مزمّنہ کے عام بھڑپی ہیں اور ہر اطراف و اکناف مہند میں مدت مدید سے شایع
 ہیں اور علما و دین اور شاخ ملت بمنزلہ حکیم حاذق اور ذکاوت بالیافت کے ہیں۔
 اور انجنین ہاے اسلامی جو ہر شہر اور قصبہ میں ہیں بفضلہ تعالیٰ قائم ہیں اور روز افزوں
 اور زیادہ ہوتی جاتی ہیں بمنزلہ شفاخانہ کے ہیں۔ پس ایسے امراض عامہ کے
 علاج کو صرف ندوۃ العلما کی مجلس مبارک پر منحصر رکھنا چاہیے لہذا سب علما و
 کرام و شاخ عظام اور انجنین ہاے اسلامی کو عموماً اور انجنین ہاے معین النذور کو خصوصاً
 توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ حضرات سب کب سب کمال سرگرمی سے اپنے اثر کو کام میں
 لائیں اور سعی مردانہ اور کوشش بزرگانہ سے ان رسوم مضرہ کو نائیں۔ اور اپنا
 سواجہ حکیمانہ شروع فرمائیں اور اپنی سچی جہیلہ کے نتائج کے حالات کی ترغیب اور
 تشویق کی غرض سے اشاعت کے لیے دفتر ندوۃ العلما میں اطلاع دیتے رہیں
 اور میں اسید کرتا ہوں کہ اگر جمیع علما و شاخ اور انجنین ہاے اسلامی اور معین النذور
 نے اپنے اپنے زیر اثر حلقہ میں لگاتار توجہ مبذول فرما کر کوشش کی تو عنقریب وہ
 وقت آئے گا کہ ہماری قوم کے سب کے سب اور ہندوستان کے مسلمان سب کے
 سب آلودگی رسوم مضرہ سے پاک اور صاف ہو جائیں گے۔ اب دعا پر مضمون تمام
 کرتا ہوں کہ پروردگار سب مسلمانوں کو توفیق ہدایت نصیب کرے اور صراطِ مستقیم پر چلنے
 کی بہت مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین ثم آمین

تجویز دوم۔ جناب حاجی ملا عبدالقیوم صاحب رحمہ اللہ المعارف النظارۃ
 حیدر آباد نے ایک مختصر اور دلاویز تقریر کے ساتھ سندر جہ ذیل تجویز پیش فرمائی۔
 ”جو مضر اور ناشروع طریقے معاشرت میں داخل ہو گئے ہیں انکی اصلاح کے
 لیے ایک مکمل دستور العمل بنایا جائے کہ شادی اور غمی کی فلان فلان رسوم ترک
 کی جائیں اور انکی بجائے میں سے کوئی حصہ قومی اغراض مثل تعلیم عام یا پرورش ایتام

یا اشاعت اسلام کے مصنف میں لایا جاوے۔“

”اس تجویز کی تائید کے واسطے مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب حبشی قادری نامزد ہوئے تھے انھوں نے اول رسوم مسفرہ کے قبائح میں نہایت موثر و عظیم بیان فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے محترم دوست ملا عبدالقیوم صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے میں اس کا سوید قرار پایا ہوں مگر میں اس کی تائید کے لیے آمادہ نہیں ہوں۔ میرے نزدیک یہ تجویز غیر ضروری ہے جب ہمارے ہلکے ایک مکمل دستور العمل عطا فرما دیا ہے تو اب کسی جدید دستور العمل کی حاجت نہیں۔“

مولانا مدوح کی دلاویز تقریر کا حاضرین پر ایسا رنگ چھایا ہوا تھا کہ ان کو اصل تجویز کی ضرورت و عدم ضرورت سے بحث نہیں رہی تھی وہ صرف تقریر پر یہ متفق ہو گئے کہ اگر وہ ہر ہے تھے یہاں تک کہ جلسہ کا وقت ختم ہو گیا اور اس تجویز کا انقطاع فیصلہ دوسرے روز پر ملتوی رکھا گیا۔

اجلاس دوم

روز و شنبہ ۱۲ شوال ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۰۲ء

بجے سے ۲ بجے تک

صدر انجمن

جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی دہلوی

مقام

اسپینگلز گارڈن

قاری میران شاہ صاحب وقت پرنسپل پوئنج کے واسطے جناب صدر انجمن

نے ایک عرب صاحب کو جو جلسہ میں موجود تھے اجازت دی کہ وہ تبرکاً کلام مجید کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں عرب صاحب نے نہایت ترتیل و تجوید کے ساتھ چند آیتیں تلاوت فرمائیں جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اسکے بعد مولانا ابوبکر بن عبدالرحمن بن شہاب العلوی الحنفی مدرس دارالعلوم حیدرآباد نے اپنا عربی قصیدہ سنایا اور حاضرین کے اصرار سے جناب ملا عبد القیوم صاحب نے اسکا ترجمہ کیا جو حضرات عربی زبان سے آشنا تھے انکو اس قصیدہ کے سننے میں جو لطف اور مزہ آرہا تھا اسکا اندازہ ناظرین اسیقدر کر سکتے ہیں جتنا ایک فصیح و بلیغ کلام کے دیکھنے سے ہو سکتا ہے مگر جو لطف مولانا کے پڑھنے میں تھا وہ صفحہ کا غزیر نہیں پاسکتے

قصیدہ عربیہ مولانا ابوبکر بن عبدالرحمن بن شہاب الدین العلوی

الحنفی الحنفی

لَا ذِي الْمَعَارِفِ لَا ذُو الْيَقِينِ	كَلِمٌ يُقَدِّمُهَا الْمُسَيِّ الْجَانِي
اِدْرِيْ وَاِخْرِيْ مِنْهُ بِالْبَيَانِ	نَفَقَاتٍ مَّصْدُورِ الْي مِنْ هَمِّ بَهَا
فِي نَدْوَا الْعِلْمِ وَلَا رُكَاكُنْ	وَجَمِيْلٍ شَكَرٍ لِلَّذِيْنَ تَصَدَّقُوا
فِيهَا الْعُقُولُ فَوَارِسُ الْمِيْلَانِ	لَهُ دَرْهَمٌ سِوَالِقِ خَلْبَةِ
لَمْ يَخْشَ مُذْ هِنَهُ مِنَ الْحَرَمَانِ	شَرِّ بَوَارِ حِقِّ الْعِزِّ وَلِجْدِ الدَّ
وَالرَّايِ قَبْلَ شِجَاعَةِ الشَّجْعَانِ	هَبُوا وَامْرُ الْكُلِّ شُورَى بَنِي
عَنْهُمْ يَصُدُّ طَوَارِقَ الْخِلْدَانِ	نَهَضُوا نَفْعَ الْمُسْلِمِيْنَ بِنَشْرَمَا
فَ فَنَوْنَهَا الْعِلْمُ ذَوَا فَنَانِ	وَدَعَا إِلَى طَلَبِ الْعُلُومِ عَلَى اخْلَا
بِمَجْدِ الْحَمُودِ ذَوِ طَمِيْنَانِ	وَالِيْ اجْتِمَاعِ قُلُوبٍ مِنْ اِيْمَانِهِمْ
اِبْرَازِهِ مِنْ حَيْزِ الْكَمَانِ	وَلَنْعِهِ مَا عَقِدَتْ خُصَامُهُمْ عَلَى

فأعلم اشرف مقتنى وأجله	وبه تفاضل نوعنا الإنسانى
فدوده فى عز ومجد باذخ	ورفع منزلة وسعد قران
العلم يطلب كـ يـزجـ بجـامليـه	الى الرابع فى ذرى كيوان
من حيث كان وكيف كان يعيش	الدنيا ولا بد ان والاديان
هذا رسول الله نبهنا على	عدل الجوس وحكمة اليون
والاجتماع اجل حصن رادع	عبرت الخصوم وسورة العدو
والمؤمنون كما اتانا فى حديث	المصادق المصدق كالبنيا
ومتى تخاذلنا واهمل بعضنا	بعضنا خلعتنا خلقه الايمان
واصابنا الفشل الذى يقضوه	واضطها وليس فى الحساب
ان افتراق المسلمين اذ اتهم	ضيم المفضية بعد عظم الشان
وهنت غرائفنا واصبح هازنا	نجهولنا الوثنى والنصرانى
فعلام فرقتنا التى القت بنا	فى حوة الاهمال والخذلان
ولم التاخر والتضاغن بيننا	والحقدهى مدارك النقصا
هاكل طائفة من الاسلام	عنة بوحك فاطر الكوان
وبان سيدنا الحبيب محمد	عبد الاله رسوله العنان
وامام كل منهم فى دينه	اخذنا ورذا محكم الفرقان
فالحننا ونبينا وكتابنا	لم يتصف بالخلف فيها اثنان
والكعبة البيت الحرام تؤمها	قاصى الجحيم لنسكه واللات
وصلاته كل شطرها وزكاته	حتم وصوم الفرض فى رمضان
افبعد هذا الاتفاق يصيبنا	نزع ليقتلنا من الشيطان
وان اختلفنا فى الفرع فذاك	خير البرية رحمة المنان

وحدیث تفرق النصارى واليهو	دوامتی فرقاوی الطبرانی
لکن زیادتہ کلہا فی النار	لا فرقة لم تخل من طعن
بل کلہم فی جنة وعدوا بها	بالنصر فی آی من القرآن
وکذا احادیث الرسول تظاہرت	ان الموحید فی حمی الرحمن
واذا اردت بیان ما اور دتہ	فانظر فتاوی الحافظ الشوخی
فلقد اتی فیہا بما یشفی العسل	ل من الذلیل وساطع البہا
وافاد فیہا ما یلا شے بنینا	احسن النفوس وشانہ السن
ایہا رجال المندو واجتہدوا	تہنوا ضرب الحیبة المتوالی
وامضوا علی غلواکم قد ما ولا	تخشوا معرۃ فاسدی لا ذ
فالحق قائدکم وانتم تعلمو	ن موارد الارباح والخسائر
او مارو یتیم حین اقبل حبش	الاشام قولہ عن ابی یقظا
والله لو بلغوا بنا طردا الی	ہجر لما عجزنا الی الا ذعان
ولتسمعن اذی کثیرا فاصبروا	واکسو المسی مطارف الا حسن
ماذا علی حکماء من اضدادہم	قدح السفیہ ومدحہ سنا
والله شا کر سعید کمر و سہولہ	وامینہ عبد الحمید الثانی

اسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ کل جو تجربات ملا علی القیوم صاحب نے رسوم مضرہ کے دستور العمل تیار کرنے کی بابت کی تھی اسکا تصفیہ بہوز نہیں ہوا لہذا سب سے پہلے اسکو ختم کرنا چاہیے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اصل تجویز کی تائید فرمائی اسکے بعد صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ جسکو اس تجویز سے اختلاف ہو وہ ظاہر کرے مگر کسی نے اختلاف نہیں کیا بلکہ اس بات کو ظاہر کیا کہ ان کو اس سے اتفاق ہے۔ صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ یہ تجویز باتفاق آرا

منقول ہے۔

تجوئز سوم۔ ہر سال کم سے کم پانچ امدادی وظائف تعلیم صنعت و حرفت و تجارت کی غرض سے مسلمان طلبہ کو دیے جائیں اور انکی ایسی مذکورہ بالا تعلیم کا انتظام اور اسکے لیے خاص چندہ کیا جائے ؟

اس تجویز کو مولانا عبدالسبحان صاحب داماد خان بہادر حاجی عبدالعزیز بادشاہ صاحب نے پیش کیا اور موجودہ زمانہ میں صنعت و حرفت و تجارت کی اہمیت و ضرورت کو مناسب پیرایہ میں ظاہر کیا۔ مقرر نے بیان کیا کہ یورپ کو ایشیا پر جو غلبہ ہے وہ انھیں چیزوں کی بدولت ہے اور جاپان ایسی چھوٹی ریاست نے دول متحدہ میں جو عظمت حاصل کی ہے وہ محض انھیں کے طفیل میں اسکے بعد فرمایا کہ ہندوستان کے باشندے خصوصاً ہم مسلمان اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو بغیر اسکے چارہ نہیں کہ صنعت و حرفت اور تجارت کی طرف توجہ کریں اور اپنے اسلاف کے کارناموں کو پیش نظر رکھ کر ایسی محنت و مشقت اختیار کریں جیسا کہ وہ کرتے تھے اور اب تک سواصل بلبیا و مجمع الجزائر میں انکے نقش قدم پائے جاتے ہیں۔

مولوی عبدالقادر صاحب بی لے اڈیٹر آئین روز لاہور نے ایک جربستہ تقریر اس تجویز کی تائید فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے موجودہ علماء کرام کا قوم کے لیے جدید تعلیم صنعت و حرفت کی ضرورت تسلیم کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اپنے بیرون سے جو تعلیم مغربی میں سدا رہا تھے محاور روشن خیالی بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

تجوئز چہارم۔ چونکہ سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم کا اتہام نہیں ہوا اور انگریزی مدارس کے طلبہ کو اپنے مذہبی فرائض پر آگاہی اور اخلاق کی درستی کا موقع نہیں ملتا اس لیے نہایت ضروری ہو کہ سرکاری مدارس کے طلبہ کو مذہبی عقائد سکھانے اور انکے اعمال و اخلاق درست رکھنے کے لیے ایک معلم رکھا جاوے خصوصاً مدرسہ اعظم

مدرسین جو مسلمانوں کے سرمایہ سے جاری ہو اور اسکی تحواہ مذہبی سرمایہ سے خواہ خاص چندہ سے دی جائے جیسا کہ نواب وقار الملک بہادر کی تحریک اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ کی منظوری سے شاہجہانپور اور امر دہا وغیرہ مقامات میں اسکا انتظام ہو چکا ہے۔

اس تجویز کو مولوی سید فضل الدین صاحب نقوی فخری نے ایک بسیط و مفصل تقریر کے بعد پیش کیا اور مولوی صبغة اللہ صاحب معاصر نے اسکی تائید فرمائی اور باتفاق آراء مذکورہ بالا تجویز منظور ہوئی اور اسی وقت اس تجویز کی تعمیل کے لیے نیر دیکر تجویزوں کے واسطے جو باشندگان مدرسہ کے فائدہ کے لیے منظور ہوئی ہیں چندہ شروع کیا گیا اور تقریباً دیر میں چودہ سو روپیہ سال کے وعدے لکھے گئے اور فہرست خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب سکریٹری معین الہندہ کو سپرد دی گئی کہ وہ اسکا انتظام کریں۔

تجویز پنجم۔ یہ جلسہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ قرآن پاک کی آیات کو کرمیہ کو نمونہ کی غرض سے کارڈوں یا اخباروں کے پلندہ میں رکھ کر تقسیم کیا جاتا ہے اس میں بے ادبی ہے وہ چاہتا ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے اور اسکا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُردو عبارت کو خط نسخ میں لکھ کر نمونہ دکھا دیا جائے۔

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اس تجویز کو پیش کیا اور مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے تائید کی اور تمام ارکان کے اتفاق سے منظور ہوئی۔

تجویز ششم۔ یہ جلسہ انجن معین الہندہ مدرسہ سے خواہش ظاہر کرتا ہے کہ دو واعظ احاطہ مدرسہ میں دورہ کرنے کے لیے مقرر کرے تاکہ وہ قصبات اور دیہات میں جا کر مسلمانوں کو اسلام کے احکام کی تعلیم و تلقین کریں۔

اس تجویز کو جناب مولانا عبدالحق صاحب صد نشین نے پیش فرمایا اور مولوی

حکیم محمد الدین حسین صاحب حصہ میر مدرس مدرسہ لطیفہ دیلور نے تائید فرمائی اور بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مسٹر چارلس سیڈاٹ آف اسٹریلیا جنکا اسلامی نام شیخ محمد عبدالحق صاحب نو مسلم ہے اپنی جگہ سے اٹھے اور آپ نے انگریزی زبان میں اس عنوان پر تقریر فرمائی کہ ”میں کیونکر مسلمان ہوا“ مولوی عبد القادر صاحب بی اسے اوٹیر آنر در لاہور نے اسکا ترجمہ اردو میں بیان کیا ترجمہ جس خوبی سے کیا گیا تھا اسکا لطف حاضرین ہی کا حصہ تھا۔

خلاصہ تقریر شیخ محمد عبدالحق صاحب سیڈاٹ نو مسلم اسٹریلیا

”میں کیونکر مسلمان ہوا“

جناب صدر انجمن! احقر حاضرین! میری زندگی میں آج کا دن ہمیشہ عزت اور فخر سے یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہ عظیم الشان اور پر شوکت مجمع اُن لوگوں کا ہی جو دین اسلام کے پیشوا اور قوم کے ہادی ہیں۔ یہ اس اسلام کی رونق و زینت ہیں جو میرے دل و دماغ پر چھا گیا ہے اور جس نے مجھ کو اپنی روشنی میں لیکر ہلاکت کی تاریکی سے امان دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے حلقہ گویش ہو جانے کے بعد یہ میری دوسری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے پاک اور برگزیدہ جلسہ میں شمولیت میسر آگئی ہے۔ چند روز کا ذکر ہے کہ اسٹریلیا کے ایک حق جو گروہ نے مجھ کو ایک پوٹیکل خیریت پر مامور کر کے ہندوستان بھیجا تھا۔ میں نے اس ملک کے اکثر شہروں کا دورہ کیا۔ اور اب مدراس میں آیا تھا۔ یہاں اگر میں نے اپنا ستعلقہ فرض پورا کر دیا اور آپ تعجب سے سُنیں گے کہ اسی جگہ کھڑے ہو کر جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں جب میں اس مرفوضہ سے سبکدوشی حاصل کر لی تو مدراس سے روانگی کا سامان

کرنے لگا۔ اسنے مین ندوۃ العلماء کی آمد آمد کا غل اور چرچا سنا۔

یقین کیجیے۔ اور مین پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ کو فز و بادور کرنا چاہیے۔ محکواس خبر کی مسرت نے تصور بنادیا۔ اور مین طرب انگیز جوش سے آپ کے انتظار کی گھڑیاں گنتے لگا۔ آج وہ مبارک وقت میرے سامنے ہوا اور مین اسکو غنیمت سمجھ کر آپ سے اپنی مختصر کیفیت عرض کرنے کھڑا ہوا ہوں۔

اس قلیل مدت مین صرف اپنے اسلام لانے کے وجوہات بیان کرنے چاہتا ہوں۔ صاحبو! مین بھی یورپ کے اُن لاکھوں آدمیوں مین سے ہوں جو عیسائی مذہب کی کزوری سے دل برداشتہ ہو رہے ہیں۔ مگر مین نے اسکو پس نہ کیا تھا کہ ایک مروج اور ملک گیر مذہب کو ترک کر کے اوروں کی طرح لا مذہب بنا بیٹھا ہوں۔ اسلئے مین نے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی کتابیں جہاں تک میسٹر آسکین لے لے کر دیکھنی شروع کیں۔ فقط یہی نہیں۔ بعض ادیان کے مشہور مقدادوں سے بھی ملتا اور حق کی تلاش کرتا تھا۔ اکثر ایسا ہوتا کہ کسی دین کی کوئی بات سمجھ میں آجاتی۔ اور مین اُسی دین کو راست تصور کرنے کی تیاری کر دیتا۔ مگر سیر اول نہ ماننا تھا اور وہ جس آگ مین جل رہا تھا اسکے بجھنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اسلام کا نام سنا تھا کہ یہ بھی دنیا مین ممتاز سمجھا جاتا ہے لیکن اسکی نسبت مجھے بڑی بدگمانیاں تھیں۔ اور مین اسکو شائستہ اور مذہب دین سمجھنے کو آمادہ نہ تھا۔ کیونکہ مین نے یورپ کے بڑے بڑے نامی فلاسفوں اور مسلم محققوں کی کتابیں پڑھی تھیں جن مین اسلام کو امن کا مخالف۔ خونریز و حشیانہ تمدن کا معلم اور انسان کو مدارج علیا کی ترقی سے روکنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ اسلئے مین روادار نہ تھا کہ اسلام کو آنکھ اٹھا کر دیکھوں۔ لیکن حق نے نہ چھوڑا اور میری خیالات مین نئے قسم کا ولولہ پیدا کر دیا۔ اب مین نے چاہا کہ اسلام کی حقیقت بھی معلوم کرنی چاہیے۔ افسوس! افسوس! مدت تک یہ شوق دل ہی مین موجزن رہا۔ اور کوئی

ذریعہ ایسا نہ ملا کہ اسلام سے آگاہی حاصل کرتا۔ نہ کوئی کتاب تھی۔ نہ کوئی مشن سائو نہ کوئی واقفکار مسلمان نظر آتا تھا۔

ہمارے ملک میں تجارت کی غرض سے اکثر مسلمان رہتے ہیں۔ اور وہاں وہ لوگ بہت خوش حال ہیں۔ مین نے ان لوگوں سے ملنا شروع کر دیا۔ اور جس کسی سے حرف مطلب بیان کرنا وہ کانوں پر ہاتھ دھرتا یعنی اسکو میری تسکین کی بقدرا اپنے مذہب کے معلومات نہوتی تھی۔ ایک دن میں اپنے ایک مسلمان دوست سوداگر سے ملنے گیا۔ اور باتوں باتوں میں مذہب کا ذکر آگیا۔ میں نے اپنے اشتیاق اور مجبوری کو افسوسناک الفاظ میں بیان کیا تو وہ کہنے لگا۔ اور تو ہم کچھ جانتے نہیں۔ ہمارے قرآن کا ایک انگریزی ترجمہ رکھا ہے۔ آپ وہ لیجائیے اور پڑھیے۔ اس سے اگر آپ کی تسلی ہو جائے تو سمجھیے اسلام ہی سچا دین ہے۔ جسکی کتاب کا ترجمہ بلا محکم اشاعت حق کی تاخیر و قدرت کھتا ہے میں قرآن شریف کو خوشی خوشی اپنے مکان پر لے گیا۔ وہاں جا کر دیکھا تو وہ سیل حب کا ترجمہ ہے۔

اب میں آپ سے حقانیت کے عجائبات بیان کرنے چاہتا ہوں۔ مگر حیرت ہے کہ میں کین الفاظ میں انکا ذکر کروں گا۔

قرآن کھولتے ہی دل میں ایک کھٹک سی معلوم ہوئی اور خود بخود اس کے ترجمہ الفاظ سے محبت اور تعظیم شروع ہو گئی۔ تعجب تھا کہ کیا چیز میرے مستقل مزاج دل کو جذب کیے لیتی ہے۔

اتفاق کی بات ہے کہ سب سے پہلے میری نظر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے قصہ پر پڑی اور قرآن کی راست بیانی کے انداز نے میرے جی میں گھر کر لیا۔ اب میں نے اسکے تمام مقامات پر غور شروع کیا اور ہر لفظ اور ہر موقع سے نئی طرح کی بات ہاتھ آئی جس میں اطمینان کا خزانہ حاصل ہوتا جاتا تھا۔

انجام یہ ہر کہ حق دستیاب ہو گیا اور میں نے اپنی دینی اور دنیاوی زندگی کی فلاحیت کے لیے اسلام کو پسند کیا۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ کلمہ اس میں کی شمولیت اختیار کر لی۔ چونکہ امر حق کی تلاش میں مجھے اتنی سرگردانی رہی تھی میں نے اپنا نام بھی خود عبدالحق تجویز کیا۔ اور اسی نام کو اپنے لیے عزت اور فخر کا سرمایہ تصور کرتا ہوں۔ یہاں تک تو میرے اسلام لانے کی محفل سرگزشت تھی۔ اب میں کچھ اور عرض کر کے اس تقریر کو ختم کر دینا چاہتا ہوں۔

اس وقت غالباً تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے مقتدا اور نامی گرامی علما موجود ہیں میری انکی خدمت میں التجا ہے کہ وہ یورپ کے لیے کوئی باقاعدہ مشن تیار کریں وہاں آج لاکھوں میری طرح حق کے جو یا ہیں جنکو اسلام کی حقیقت معلوم ہونے سے گمراہی گھیرے ہوئے ہیں۔ اگر انکو ایک طریقہ کے ساتھ سیدھا راستہ دکھایا جائیگا تو وہ بخوشی اس پر چلنے کو راضی ہو جائیں گے۔

کم از کم اتنا تو ضرور کرنا چاہیے کہ دینی اصول کی کتابیں انگریزی میں ترجمہ کر مالاک یورپ میں بھیجی جائیں۔

اس تقریر کے ختم ہوتے ہی حاضرین کی نگاہیں بیابانی کے ساتھ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کو ڈھونڈھنے لگیں جو آج لقوف پر تقریر فرمانے والے تھے مگر مولانا نے اس مقام پر کھڑے ہو کر لقوف پر آج تقریر نہ کرنے کی یوں معذرت کی

خلاصہ تقریر مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

حضرات یہ وقت میری تقریر لقوف کے لیے مقرر کیا گیا تھا مگر اس وقت میں اپنے انخی فہم الدین شیخ عبدالحق صاحب نو مسلم کی تقریر اور اگلے حلقہ اسلام میں آنے کی وجوہات سن کر کچھ ایسا محو و مجنون ہو گیا ہوں کہ مجھے اپنی تقریر و لقوف سب سہو ہو گیا

تجلی ہوئی سراسر ارکی | نہ اپنی خیر نہ ہے یار کی

اور یہ وہ جوشیلی تقریر اور دلچسپ فسانہ ابھی ہم نے اور آپ نے سنا کہ اپنے اپنے خیالات سب منکر کیسوی پیدا ہو گئی اور ہر گون میں اسلامی اسپرٹ جوش زن ہے مرزا منظر خان خانان قدس سرہ نے یہ شعر اسی دن کے لیے کہا تھا۔ ۵

اگر سیرا یہ چین مصرع منظر موزون | بلبل از گل گذر دگل ز گر میان گرد

افسوس میں انگریزی زبان سے نا آشنا ہوں اور آپ لوگوں کو یہ خیال ہو گا کہ مجھے یہ اثر ترجمہ کی بدولت ہوا ہے حاشا و کلام صاحبو یہ اثر مجھ پر اپنے بھائی کی تقریر کے لب و لہجہ اور جوش و خروش و ستانہ اثر سے پیدا ہوا ہے جسوقت وہ روحانی جوش سے محمد رسول اللہ کہتے تھے میری روح اُنکے جسم میں سما جاتی تھی اور میں یہ سمجھتا تھا کہ میری ہی زبان سے یہ جوشیلا جملہ نکل رہا ہے۔ میں اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حیرت سے دیکھ رہا ہوں کہ ہماری سرکار محمد رسول اللہ بھی عجب محبوب ہیں کہ کس کس زبان میں کس کس انداز سے انکا نام لیا جاتا ہے۔ ۵

مرغان چین بہر صباحی | فراسند ترا با صطلاحی

صاحبو جو ایمانی جوش و خروش ہم لوگوں کے جبہ و عمامہ میں ہے واللہ وہی جوش و خروش و حب ایمانی اسوقت اس جاکٹ و پتلون و ٹوپی سے بھی نمایاں ہے جو میں ہوں وہ یہ ہیں اور جو انہیں ہے وہی مجھ میں ہے۔ ۵

یک آفتاب کرد ز چند ان افق طلوع | یک سر ز صد ہزار گریبان برآمد
صدقہ میں اسلام اور بانی اسلام کے کس کس روپ میں اسکی تجلی دکھائی پڑتی ہے
گئے دیکھتے کیلے فرشتہ | گئے در صورت محسنون برآمد

مگر برادران ایک بات غور کی ہے کہ باوجود سرکشی و طغیانی دے پر دانی ہم لوگوں کے اسلام نے اب تک ہمارا ساتھ نہ چھوڑا اور ہماری تائید و مدد سے کبھی اسنے

سُتھ نہیں موڑا ہیشہ غیر قوموں سے کسی نہ کسی سربراہ آورده کو ہمارا بھائی بنا کر مای
 حلقہ ہمشربی و طریقہ مذہبی میں داخل کر دیتا ہے جیسا اس وقت کا واقعہ گواہ ہے۔ مگر غرار
 انسوس کہ ہمارا دتیرہ یہ ہو گیا کہ ہم ان نئے برادران کی کیا قدر کرینگے اپنے قدیم بھائیوں
 بھی کا فر کم کر اپنے حلقہ سے خارج کر رہے ہیں۔ اسلام میری تقدیر بڑھاتا ہے اور ہم گھٹاتے
 ہیں وہ دوسروں کو مسلمان کرتا ہے ہم اپنے ہی کو خارج از اسلام کرتے ہیں۔ ع
 بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا۔ انا لله وانا الیہ راجعون۔ بھائیوں خوب سمجھ لو اگر ہم
 لوگوں کا یہی طور رہا اور باہمی تفرقہ سے اسلام کو پاش پاش کرتے رہے تو یقین کر لیجیے
 بس اسلام رخصت کب تک غریب صدمہ اٹھایا کرے گا مگر یاد رکھو اسلام کی نصیحتی
 کوئی معمولی بات نہ ہوگی وہ خدا سزاوارستہ اگر رخصت ہو گا تو آہ و بکا کرتا ہوا مصیبت زدہ
 و فریادی بنا ہوا پہلے اس گنبد خضر مدینہ پر جا کر سر پٹنگے گا اور آغشی وادہ دنی یا رسول اللہ
 کا شور کرے گا کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھے ان لوگوں میں داخل کیا ہے انکی خدمت
 کی گران ظالموں نے نہایت ہی بی رحمی سے مجھے نکالا یا رسول اللہ آپ نے مجھے
 نصیب کیا۔ آپ کی بدولت ہم باغ باغ ہو گئے بھولے پھلے میری تازگی و شادابی
 دیکھ کر غیر قومیں بھی جوق جوق اس باغ میں سریر و تفریح کے لیے آنے لگیں بہتر
 میرے اس باغ و چین کے خادم ہو گئے مگر ان ظالموں نے اس باغ کی کچھ قدر
 نہ کی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا باد سوسم سے جن پودھوں کو خشک ہونے کا ڈر تھا ہمیں
 یہ آبپاشی تو کیا کرتے بلکہ اسکو اکھاڑا کھاڑ کر باہر کرنے لگے اسی طرح یہ لعلہ ما تا چین
 انھوں نے خاک میں ملا دیا۔ یا رسول اللہ اٹھیے اور یہ مصائب قیامت خیز ملاحظہ
 فرمائیے

فرمائیے

خیز کر شد شرق و مغرب خراب
 قافلہ شد دلپسی ما بہین

اے ہمسرا پردہ یثرب بخواب
 اے کس ماہیکسی ما بہین

نظر آن را به لب آمد نفس | اسے ز تو فریاد بفریاد رس

اے حضرات! مرد آخزمین مبارک بندہ ایست + ہمارے کرداروں کا مستقبل کیا ہوگا ابھی سے سمجھ لیجیے۔

ہمارے مولانا نے اسی قدر تقریر کی تھی کہ ہر طرف سے آہ و بکا کی آواز بلند ہوئی اور خود بھی زار و قطار روتے جاتے تھے۔ پھر فرمایا کہ حضرات اب ہوش و حواس بہت نہیں جو کہنا ہوگا پھر کبھی کو نہ لگا۔ والسلام۔

ہمارے مولانا نے اس تقریر میں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمہ کی بے نفسی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ حکایت بھی بیان کی تھی کہ حضرت کے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا جو ہمیشہ آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور آپ اسکو دور و پیہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

تقریر ختم ہونے کے بعد خواجہ حسن نظامی مستم قوشہ خانہ حضرت محبوب الہی کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا کہ آج ایک گالی نامہ شائع ہوا ہے اور اسمین نام بنام شرکاء مذکورہ العلما کو گالیاں دی گئی ہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ اسمین میرا نام بھی ہوگا مگر باوجود ستم کے نہیں ملا مجھ کو اپنی اس بے نصیبی پر حسرت ہوئی۔ ابھی تقریر میں جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب قباہ نے میرے بزرگ کا تذکرہ فرمایا ہے لہذا میں یہ دور و پیہ چند رکینیت کے پیش کرتا ہوں تاکہ میرا نام اگر اسوجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے کہ میں مذکورہ کارکن نہیں ہوں تو اب شامل کر لیا جائے۔

اسکے بعد سیٹھ محمد اسماعیل صاحب مخموم کو صدر انجمن صاحب نے اجازت دی کہ وہ اپنی نظم سنائیں جسکے لیے شام کے جلسہ و غلامین وقت لگا لگا تھا۔ سیٹھ صاحب نے کبھی اس موقع کو بہت غنیمت سمجھا اور نہایت خوشی سے اسکی تعمیل کی۔

قومی نظم و نسق محمد اسماعیل صاحب مضمون سوداگر

ہے شوق فزون اور شگفتہ ہر طبیعت
کیا جہ رخ سے اتری ہو کوئی فوج ملائک
قدرت کا تماشا جو ہو منظور تو دیکھو
یہ رونق اسلام ہیں یہ دین کے ارکان
آئے ہیں یہاں جھوٹ کے کیوں اپنے جن کو
سرمایہ بزرگوں نے جو کچھ جمع کیا تھا
میدان ترقی میں ہر ہر ایک کی تنگا پلو
ہم ہیں کہ ہوئے جاتے ہیں بنام جہانین
کاہل ہوئے ہم اور نحوست نے دبایا
ہم میں بھی یہ جوہر ہے کہ کچھ کر کے دکھائیں
کچھ کہنے کے قابل نہ بنیں اب کو لیکن
کچھ کہنے کی جرأت ہوئی مجھ کو مہر مجلس
یوں سمجھو کہ میں بھی تو کیا انسان ہوں آخر
اے قوم ترقی کی تو مہراج ہے محنت
ہم سب کا بھلا جائیں تو اپنا ہی بھلا ہو
دل پاک بدی سے ہو نکلیا نئے نفاقی اب
اگر قوم ہے بیمار تو زندہ ہر طبیب اب
غیر دن نے جو محنت سے ہیں کر کے دکھایا
سرخاب کا پر کیا ہو وہ جو ہم میں نہیں ہے

ہر ایک کا دل آج ہو کیوں وقفِ مسرت
کیا آئی ہوا اب جوش پہ اللہ کی رحمت
ہے مخزنِ برکات یہ زندہ کی جماعت
یہ قوم کے ہمدرد ہیں یہ منظرِ رحمت
یتیم اب ہوئے دیکھ کے وہ قوم کی ذلت
افسوس نکل جاتی ہوا اب ہم سے وہ دولت
افسوس مگر ہم یہ ہر چھائی ہوئی غفلت
ہم ہیں کہ زمانے میں ہیں اقبالِ نفرت
افسوس ہیں مدت سے گرفتار جہالت
تدبیر ہے کیا اسکی کہ ہوتی نہیں محنت
آٹھ آنسو رولاتی ہر محبے قوم کی حالت
جب درد سے سچپن ہوئی میری طبیعت
مجھ پر بھی تو کچھ فرض ہوا اب قوم کی مدت
کاہل جو بنیں گے تو کمانِ بایں سحر
خود غرضی کریں درد تو کا فور ہو ظلمت
اللہ کرے زندہ سے ہی حاصل ہو نیت
یوں سمجھو کہ اللہ نے کی ہم پہ عنایت
کیا ہم میں بھی موجود نہیں ہو وہ لیاقت
ہر کام ہوا آسان مگر شرط ہے تہمت

کچھ کام نہیں لیتے ہیں ہم دستِ زبان سے
 کتنی ہر طبیعت مرے جو ہر تود کا د
 کتا ہر دماغ اب مجھے بیکار نہ چھوڑو
 کتنی ہر زبان کام میں لا کر مجھے دکھو
 کیونکہ ہمیں معلوم ہو تقدیرِ جُبری ہے
 ہم کام یہ آمادہ ہوں اور بخت ہو یا در
 کیا بخت ہی اگر ہمیں ردی بھی پکڑے
 نوکر نہیں اقبال ہمارا کہ وہ فوراً
 آقا ہو وہ محذوم ہے ہم اُسکے ملازم
 ہم سہی کرین اور نہ ہو بخت سے یاری
 پھر بھی نہیں لازم کہ دہن شکوہ کر دو
 اس کوشش و ہمت کا صلہ یا عجب کیا
 بیدار ہو بیدار ہو اب خوابِ گراں سے
 بھیلی ہے ضیا علم کی اور اُسکی شعلین
 سیدانِ ترقی میں قدم اپنا بڑھاؤ
 ہم اُنکی ہیں اولاد جو محسود جہان تھے
 ندہ کی مقدس ہر جماعت اسے دیکھو
 وہ بیش بہا اپنا خزانہ نہیں لٹاتے
 اس نظم کو کرتا ہوں میں ختم دعا پر
 دارین کی خوبی ہمیں حاصل ہو خدایا
 جو قوم کی ذلت ہے وہ عزت بد بجا ہے

لیکن ہر ہی دردِ زبان اسے رنجی منت
 ہم کہتے ہیں اب اسکی کہین قدر قیمت
 ہم کہتے ہیں اب کس سے گوارا ہر قیمت
 ہم کہتے ہیں گویائی کی ہم میں نہیں قیمت
 جب تک کہ تجسّسِ اوز و فکرِ حشمت
 کوشش ہو جو ہم سے تو قدر سے حمایت
 ہم گھر میں رہیں بخت کرے جائے تجارت
 کام آئے گا ہر وقت ہمیں وقتِ فردت
 تنخواہ دے دیتا ہے جو ہم کرتے ہیں محنت
 البتہ ہر اسوقت سبب اپنی شکایت
 ہاں صرف کرین اور بھی کچھ کوشش و ہمت
 آجائے اگر جوش یہ اللہ کی رحمت
 اسے قوم سنبھل جا کہ یہ ہر وقت غنیمت
 دیکھو تو ذرا ہو دے اگر حشیم بصیرت
 امیدِ خدا سے ہر کہ لیجائیں گے سبقت
 ہم اُنکی ہیں اولاد جو تھے باعثِ شہرت
 گریضِ نیاؤ گے تو رہ جائیگی حسرت
 جو بات ہو ندہ کی وہ ہر گورِ حکمت
 اللہ سے ہو جائے عطا ہو کو ہدایت
 دنیا بھی سنبھل جائے ہو عقبی میں بھی رحمت
 اللہ کی عنایت ہو پیلی کی حمایت

معموم دل انگیزی اور قوم کا خادم | انعام کا خواہاں ہر زندہ طالبِ شہرت

اسکے بعد حاضرین نے اصرار کیا کہ قاری سید میران شاہ صاحب مجدد کو کلام مجید کی چند آیتوں کو تلاوت کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ قاری صاحب حسبِ معمول افتتاحِ جلسہ کے وقت کلام مجید نہیں پڑھ سکے جناب صدر انجمن صاحب نے قاری صاحب کو اجازت دی اور انھوں نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس سوم

روز شنبہ اشوال ۱۲۱۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۲ء

مقام اسپرنگس گارڈن

۸ بجے سے ۱۲ بجے تک

مولانا عبدالحق صاحب ملہوی نے تحریک فرمائی اور مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے تائید کی کہ آج سندِ صدارت پر مولوی سید عبد اللطیف صاحب قادری صاحب زادہ شمس العلماء جناب مولانا رکن الدین سید محمد القادری صاحب سجادہ قطبِ یلور دہلی افتخار ہوں۔ جناب محکم نے فرمایا کہ ”ہم لوگوں کی دلی تمنا یہ تھی کہ خود مولانا سید رکن الدین صاحب اس جلسہ میں تشریف لاتے اور صدارت فرماتے ہیں مگر جناب ممدوح بوجہ علالت کے تشریف آوری سے معذرت فرمائی اور اپنے صاحبزادہ کو نیا بتا جلسہ کی شرکت کے لیے روانہ فرمایا ہے ہم کو جناب ممدوح کے تشریف نہ لانے سے حسرت تو ہوئی مگر ہم شکر گزار ہیں کہ آپ نے شرکتِ معنوی سے ہم کو محروم نہیں رکھا“

تمام ارکان نے اس تحریک سے اتفاق کیا اور صاحب زادہ صاحب رونق افزہ مسند
صدارت ہوئے اور آپ نے اجازت دی کہ کارروائی شروع کی جائے۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتیں
مصری لہجہ میں تبرکاً تلاوت فرمائیں اُس کے بعد مولوی محمد غوث سعید صاحب مددگار
پروٹ سکریٹری مدارالعلوم سرکار عالی نے تمسک بالکتاب و السنۃ پڑھنا مضمون

مضمون مولوی محمد غوث سعید صاحب مددگار پروٹ سکریٹری سرکار عالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور نفسنا و من سیئات
اعمالنا من بیدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و نشہد ان لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
و نشہد ان محمداً عبیدہ و رسولہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ و اتباعہ وسلم۔ اما بعد میں اپنے اس
مضمون میں مسلمانوں سے خطاب کر کے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ شرف و فساد میں
نہیں نہیں بلکہ ہر ایک شرف و فساد کے وقت کیونکہ کوئی زمانہ شرف و فساد سے خالی نہیں رہا ہو
چاہے کہ حسب کتاب اللہ کے قول پر عمل کریں۔ یہ امر مسلم ہے کہ اہل کتاب نے دین میں
جو کچھ اختلاف کیا اسکی بنیاد محض انبیاء میں تھی۔ انکے علماء عوام الناس کے دلوں میں شبہات
پیدا کرتے تھے تاکہ ہر ایک اپنی جماعت کو علیحدہ کرے اور اسکا سردار بنارہے۔ چونکہ اس
مرض کا شیوع ہم مسلمانوں میں بھی ایک زمانہ دراز سے ہو چکا ہے اسی وجہ سے ہماری قوم کے
اتفاق کی برکتیں نیست و نابود ہو گئی ہیں اور ہوتی جاتی ہیں۔ پس اس مرض کو دفع کرنے
اور اسکے مہلک نتائج سے محفوظ رہنے کے لیے ہمارے پاس کوئی نسخہ اور کوئی دوا
قرآن شریف سے بہتر اور زیادہ مفید نہیں ہے کیونکہ اسی کی تشریف میں ارشاد ہوا ہے

انہ لقول فضل اور اسکی تصدیق میں یہ دلیل پیش کی گئی ہے اَفَلَا تَدْرُکُونَ الْقُرْآنَ
 دلوکان میں عند غیر اللہ اور وحدانیہ اختلافاً کثیراً۔ اگر ہم اسکو چھوڑ کر قیل وقال میں پڑے
 رہیں تو کبھی ہلکے اختلاف و افتراق کی بلا سے نجات نہیں مل سکتی اور نہ مسلمانوں کے
 درمیان لگتی ہوئی اخوت قائم ہو سکتی ہے اور جب تک یہ بات حاصل نہ ہو این میں کسی
 پر اتفاق بھی نہیں ہو سکتا۔

قرآن شریف کے مضامین میں غور و فکر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدس
 کتاب کی اصل غرض یہی ہے کہ مختلف اقوام اور مختلف ملتوں کے درمیان اتفاق و
 اتحاد قائم ہو اور دنیا میں سب انسان اللہ جل شانہ کے مطیع و فرمانبردار بندے ہو کر
 رہیں جس سے انسان ہی کی بھلائی اور بھلائی مقصود ہے۔ اسی کتاب سے یہ بھی ظاہر
 ہے کہ اس غرض کے حاصل کرنے کے لیے انبیاء علیہم السلام وقتاً فوقتاً اللہ جل شانہ
 کی جانب سے مامور ہوتے رہے اور اس برگزیدہ جماعت نے اپنی کوشش میں کوئی
 دقیقہ اٹھانے نہیں رکھا۔ باوجود اسکے اللہ جل شانہ کے اس فرمان کے بموجب دلنوا
 ربک جعل الناس امتاً واحدة ولا یزالون مختلفین الامن رحم ربک صفحہ ہستی سے نہ اختلاف
 مٹا اور نہ اسکے بالکلیہ مٹ جانے کی توقع کی جاسکتی ہو۔ لیکن الامن رحم ربک کا جملہ
 صاف گواہی دے رہا ہے کہ اختلاف نہایت بڑی بلا ہے اور کسی قوم سے اسکا دور ہو جانا
 فی الحقیقت خدا کا رحم ہے اسیلئے انسانوں کو اور خاص کر مسلمانوں کو جب اس کلام پاک
 پر ایمان ہو نہایت ضرور ہے کہ اسکو مٹانے کی کوشش کریں اور اپنی کھوئی متاع
 یعنی اتفاق کو حاصل کریں تاکہ خدا کے رحم کی برکتیں انکے شامل حال ہوں۔

قرآن شریف میں سورہ اعراب کے ایک مقام میں اللہ جل شانہ نے مسلمانوں سے
 ارشاد فرمایا ہُوَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور سورہ متحہ میں حضرت ابراہیم
 علیہ السلام اور اسوقت کے مسلمانوں کے ذکر کے ساتھ یہ ارشاد ہوا ہُوَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ

حسۃ۔ اب یہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ ہمارے سربراہی آخر الزمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمدہ نمونہ کی پیروی کسی طرح فرمائی اور قائم وجہک للذین حنیفا اور قائموا ملتہ ابراہیم حنیفا کی کس طرح تعمیل کی۔ نیز آپ نے ہمارے لیے کونسا عمدہ نمونہ چھوڑا ہے جسکی پیروی میں ہماری دنیا و آخرت کی فلاح ہو۔

قرآن مجید گواہی دے رہا ہے کہ مشرکین عرب باوجود کفر میں ایک ہونے کے آپس میں اس قدر مختلف تھے کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک علیحدہ بت تھا۔ ان لوگوں کے عقائد کی بنا محض دھام باطلہ اور ظنونِ فاسدہ پر تھی جو شرک کا لازمی نتیجہ ہے۔ انکے درمیان یسین آئے دن لڑائیاں اور خونریزیاں ہوا کرتی تھیں اور انہیں اتفاق کی صفت گویا عفا ہو گئی تھی۔ چونکہ یہ لوگ باوجود بت پرست اور مشرک ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقیدہ تھے اور انکو مقدس اور برگزیدہ مانتے تھے اس لیے انحضرت علیہ السلام نے ان سے بت پرستی چھڑانے اور خدا پرستی کی تبلیغ سے ان میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے خدا کے حکم سے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا قصہ سنایا جس پر اسکا ذکر سورہ شوریٰ میں ان دھچپ اور حکمت آمیز الفاظ میں ہوا ہے۔

واقل علیہم بنا ابراہیم اذ قال لابیه وقومہ بالتبذون قالوا العبد صننا فما نقتل لہا عاقبتین۔ قال ہل یسئوکم اذ تدعون اذ یفعلوکم اذ یفرون۔ قالوا بل وجدنا آباءنا کذا لک یفعلون۔ قال افرأیتکم ما لکمتم تعبدون اثم وادعواکم الالہون۔ فانہم عدو لی الالہ علیہم الذی خلقنی فمنہم یدین والذی یطعننی ویقین واذا امرت فموسیئین والذی یشینی ثم یحییہن والذی طبع ان ینضی خلجی یوم الدین۔

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم لوگ کس چیز کو پوجتے ہو جب انھوں نے اپنے بتوں کو بتلایا تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ یہ تمھارے بت نہ تو تمھاری پکار کو سنتے ہیں اور نہ تمکو کوئی نفع و نقصان پہنچا سکتے

ہیں پھر انکی پرستش کیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اسکا یہ جواب ملا کہ ہمارے باپ دادا بھی انہیں کی پرستش کیا کرتے تھے تو آپ نے بغرض تفہیم یہ فرمایا کہ جو ذات پر دروگاہ عالم ہے اسی نے مجھ کو سب پر کیا اور جملہ مشکلات میں وہی رہنمائی کرتا ہو وہی مجھ کو اٹھاتا چلاتا ہے۔ اور اگر ہمارے جو اون تو شفا دیتا ہے اور آخر کار میرا مرنا اور دوبارہ زندہ ہونا بھی اسی کے یہ قدرت میں ہے اور قیامت کے دن میرے قصور و ن کی معافی کی امید بھی اسی سے ہے پس میں ایسے قادر مطلق کی پرستش چھوڑ کر محض خدا آباد و اجداد کی تقلید میں ان بتوں کی پرستش کو سطر ح کر سکتا ہوں بلکہ اللہ جل شانہ کی محبت مجھ کو ان بتوں سے عداوت رکھنے پر مجبور کرتی ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی تعلیم فرمائی اور جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت کے مشرک حضرت ابراہیم کے دشمن ہوئے اسی طرح مشرکین مکہ بھی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف اور درپے ایذا ہو گئے آپ نے حکمت اور موقعہ حسنہ سے انکو سمجھانا چاہا لیکن انکی شامت انکے سر پہ چڑھ گئی اور یہ نہیں مانتے تھے انکی عداوت اس حد تک پہنچ گئی کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے مشورے ہونے لگے اور ایک مرد آخر میں انکی اس مشفقانہ نصیحت کا بھی خیال نہیں کیا گیا۔ الْقَتْلُونَ رَجُلَانِ يَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ آپ نے فساد کو مٹانے اور لافساد فی الارض و لاتعتوا فی الارض مفسدین کے احکام سنائے کر اپنے مخالفین کو فتنہ انگیز یوں سے باز رکھنے کی ہجہ کو شش فرمائی چنانچہ اس آیت سے آپ کا صلح کی جانب ہمہ تن مائل ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔

وَانْجُوَ الْمُسْلِمَ فَاجْجِ لِمَا تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

لیکن مخالفین نے اپنے ہاتھوں سے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا۔ جبکہ

ان بدکاروں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آجپ ایمان لائے ہوئے مسلمانوں سے زیادتی شروع کی تو مسلمانوں کو مجبوراً اپنی حفاظت پر آمادہ ہونا پڑا اور ہر دفریق کے درمیان مقابلہ اور مقاتلہ کی نوبت پہنچی۔ سورہ نحل میں ارشاد ہوا ہے قد مکر الذین من قبلہم فانی اللہ بنیاء ہم من القواعد فخر علیہم السقف من فوہم واسم العذاب من حیث لا یشرعون۔ یعنی ان سے پہلے لوگوں نے بھی خدا کے خلاف تدبیریں کی تھیں تو خدا نے انکے منصوبوں کی عمارت کی جڑ بنیاد سے خبر لی اور انکی اس خیالی عمارت کی حجت انھیں پر گڑھی اور سارے منصوبے غلط ہو گئے اور جبھر سے انکو عذاب آنے کا خیال دگمان بھی نہیں تھا وہیں سے عذاب آپہنچا اس خبر کی پوری پوری تصدیق ہو گئی اور شرکین مکہ کا مال کار بھی وہی ہوا جو ان سے پہلے مکہ میں انبیاء کا ہوا تھا یعنی جو حصے اور شاکر کشیان مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے کی گئیں انھیں شرکین عرب ہی کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کے ہاتھ پر مکہ فتح ہو گیا اور اسلام کی روشنی تمام عرب میں پھیل گئی۔ چنانچہ ایک مقام میں ارشاد ہے فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔

شرکین کے علاوہ مکہ معظمہ میں اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی بھی موجود تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت عیسیٰ بن مریم کو خدا کا نبی اور مقدس بندہ کہنا اور انکی والدہ ماجدہ کی عصمت کا قائل ہونا یہودیوں پر سخت شاق گذرا کیونکہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے منکر تھے اور انکی والدہ پر ہمت کیا کرتے تھے۔ نصرانیوں کو فخر تھا کہ اسلام کی جانب سے انکی جو حمایت ہوئی اسکے شکر گزار ہوتے لیکن انکو یہ امر ناگوار گذرا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ کی نسبت صرف نبوت کا اقرار فرمایا اور انکی الوہیت اور ابن اللہ ہونے سے جسکے نصرانی قائل

اور یہ عقد تھے بالکل انکار فرمایا۔ ان وجہ سے ہر دو فرقے یعنی یہودی اور نصرانی آئینہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانوں کے ہمدرد دشمن ہو گئے کہ باوجود اہل کتاب
 ہونے کے مشرکین کی حمایت پر آمادہ ہو گئے اہولاً اہدیٰ من الذین آمنوا سبیلاً
 کہنے لگے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مخالفت کو بھی نہایت لعنت اور زمی سے
 رفع فرمایا چنانچہ ان ہر دو فرقے کی آپ نے جس عمدہ طرز کے ساتھ تفہیم فرمائی اسکا
 ذکر ان آیات میں موجود ہے۔

قل یا اہل الکتاب اتوا الی کلمۃ سوا ربنا ونبکم الا نعبد الا اللہ ولا نشکر شیئاً
 ولا نأخذ لبعضنا لبعضاً ارباباً من دون اللہ۔

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسىٰ
 وعلیسی ان ائیموا الدین ولا تعفروا فیہ۔ کبر علی المشرکین ماتدعوہم الیہ واللہ یجنتی الیہ
 من یشاء ویدعی الیہ من یشاء۔

یعنی دین حضرت نوح کا ہوا ابراہیم کا موسیٰ کا ہوا علیسی کا وہی اسلام ہے جسکی
 جانب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کی چنانچہ آپ نے اہل کتاب سے فرمایا
 کہ جب تمہارا بھی اصل دین یہی ہے کہ سوا خدا کے کسی کی عبادت نہ کی جائے اور
 اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے تو کچھ کلمہ اسلام کے ساتھ اتفاق کرنا چاہیے نہ کہ
 مشرکین کے اسکی مخالفت کریں باقی رہے فروری اختلافات وہ اس تدبیر سے
 رفع ہو جاسکتے ہیں کہ ہم اپنے اپنے علما و شاہین کو حد سے زیادہ تفہیم نہ کریں اور
 انکے احکام کو شل خدا کے احکام کے نہ سمجھیں۔ اس تدبیر سے مسلمانوں یہودیوں
 اور نصرانیوں کے درمیان اتحاد ہو جاتا ہے اور دین بین تفریق نہیں ہوتی جسکی
 ہم سب کو یکساں ممانعت ہے۔

اسی اہم غرض کے حاصل کرنے کے لیے اسحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل کتاب کی طرف خطاب کر کے کبھی تو فرمایا تم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وتکلمون الباطل اور کبھی اس طرح نصیحت فرمائی لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اہواؤ قوم وقد ائمن قبل وہم واکثر اعدائہم سوار السبیل۔ یعنی اسے اہل کتاب حق و باطل کو گنڈے ٹاکیوں کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم حقیقۃً الحال سے واقف ہو۔ اسے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق ناروا زیادتی نہ کرو اور نہ اپنے بڑوں کی نفسانی خواہشوں پر جلو جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکے ہیں اور بتیردن کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے۔

آپ نے خاص نصرانیوں کی جانب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے خطاب کر کے یہ فرمایا کہ ان کان لا یحمن ولد فان اولیٰ العبدین۔ یعنی بالفرض اگر خدا سے رحمن کی کوئی اولاد ہو تو سب سے پہلے اسکی عبادت کرنے کو میں حاضر ہوں۔

چونکہ یہود انبیاء کی اولاد ہونے کی وجہ سے خدا کے ساتھ اپنی خصوصیت جتانے تھے انکی رد میں سورہ بقرہ کے ایک مقام میں ارشاد ہوا ہے۔ ان الذین آمنوا والذین ہادوا والفری و المصابین من آمن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحا فلہم اجر ہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یخزنون۔ یعنی نجات کے لیے ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر اور عمل صالح ضرور ہے اور مسلمان یہودی نصرانی اور صابی ان ہر جبار فرقہ میں جو لوگ ان صفات ثلاثہ سے متصف ہوں گے انکے لیے خدا کے یہاں اجر ہے اور کسی قسم کا خوف اور غم نکلے مسلمانوں کو بھی اس قسم کی نخلی سے باز رکھنے کے لیے سورہ نسا میں ارشاد ہے

کہ لیس با ما نیکم ولا امانی اہل الکتاب۔ من جعل سویہ بجزئہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیر۔ یعنی مسلمانوں فلاح عافیت نہ تمھاری آرزوں پر موقوف ہو اور نہ اہل کتاب کی آرزوں پر بلکہ عمل پر موقوف ہو تو جو شخص بڑا کام کرے گا اسکی سزا پائے گا اور خدا کے سوا اسکو نہ تو کوئی حمایتی ہی ملے گا اور نہ مددگار۔

اسی عہدہ اور بے نظیر تعلیم کا نتیجہ تھا کہ مخالف اور سرکش موافق اور سرگول ہونے لگے اور یہ مخلوق فی دین اللہ افواج کی نوبت پہنچی۔ جو لوگ آپس میں لڑنے لگے تھے اور جنگ کے درمیان آئے دن فساد اور خونریزی ان ہوا کرتی تھیں وہ شیر و شکر ہو گئے۔ اور انہیں اتفاق اور محبت اور الفت کا ایک ایسا قوی رشتہ قائم ہو گیا جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں انہیں ملتی چنانچہ ان امور کا ذکر قرآن شریف کی ان آیتوں میں موجود ہے (۱) داؤد و اعمہ اللہ علیکم اذ کنتم ایثار فالف بین قلوبکم فاصبحتم بعتہ اخوانا۔

(۲) ہوالہمی ایدک بنصرہ و بالموئین و الف بین قلوبکم و افقت مافی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبکم و لکن اللہ الفت بینہم انہ عزیز حکیم۔

یہ ہے نہایت مختصر کا نامہ اس ذات بابرکات کا جسکی بعثت کو اللہ جل شانہ نے مومنین پر اپنا خاص احسان قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلو علیہم آیاتہ و یرکبہم و یعلمہم الکتاب و الحکمۃ و ان کلوا من قبلہ فی فلال سعین۔

یہی تزکیہ نفس اور تعلیم حکمت کا اثر تھا کہ ان لوگوں کی بشتنی عداوتیں دور ہو گئیں اور آپس میں اتحاد و اتفاق کا ایک ایسا قوی رشتہ قائم ہو گیا کہ جسکی بدولت نہ صرف عرب پر حکومت حاصل ہوئی بلکہ اسطین بھی جہاں خدا کی نافرمانی ہوا کرتی تھی مکہ قبضہ میں آئیں۔ سولانا شبلی نے الفاروق کے ایک مقام میں بیان فرمایا ہے کہ ”عرب سی بے سرد سلمان قوم سے بڑی بڑی سلفین نکرا کر پڑے پڑے ہو جانے کی اصل وجہ یہی ہے کہ بانی اسلام کی بدولت مسلمانوں میں جوش۔ عزم۔ استقلال۔ بہت۔ بلند ہو گئی اور دیر سی پیدا ہو گئی تھی اور ساتھ ہی مسلمانوں کی راستبازی اور دیانتداری ایسی تھی کہ اقوام مفتوحہ باوجود اختلاف مذہب کے انکے گردیدہ ہو جاتے تھے اور انکی سلطنت کا زوال انہیں چاہتے تھے“

ان بزرگوں نے اسی حکمت یعنی اتفاق کی بدولت بے شمار برکتیں حاصل کیں اور دنیا کے اور لوگوں کو بھی نسلاً بعد نسل ان برکتوں سے متبع اور بہرہ اندوز ہونے کا موقع دیا جسکا آج تک یورپ بھی قائل ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ معتصموں کا محل و ملائم قرار کے حکم کی تعمیل میں جبکہ نقص پیدا ہوتا گیا اسبقہ اتفاق کم ہوتا گیا اور جس افسوسناک حالت کو مسلمانوں کی قوم اس وقت پہنچ گئی ہے وہ ساٹھ سال کی غفلتوں بے عنوانیوں اور بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔

اگر اس نازک وقت میں بھی مسلمان اپنی کھوئی متاع یعنی اتفاق کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں اور علما رہت اسی ایک امر پر جمع ہونے کے عوض اپنی تعلی اور ڈرائی کے لیے جامعتوں میں بھوٹ اور افتراق پیدا کرتے رہیں تو مسلمانوں کا بس خدا ہی حافظ و نگہبان ہے۔

آپ حضرات نے سنا ہو گا یا اخباروں میں دیکھا ہو گا کہ ابھی ابھی لاڈلا ٹھٹھل گوزرنا مدراس نے اپنے دورہ میں بہ مقام راجنندری سندھون کی ایک جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگوں کو یونیورسٹی کی تعلیم کی نسبت جو شکایت ہو کر اس سے تمہارے مذہب پر بُرا اثر پڑتا ہے یہ شکایت بجا سے خود نہیں ہے۔ تمہارے نوجوان مذہبی پابندیوں کے جو آزاد ہو رہے ہیں اسکی اصل وجہ کو دریافت کرنے کی کوشش کیجیے کیونکہ جب تک کسی خرابی کے اصل اسباب معلوم نہ ہوں اس خرابی کا ہتھیال نہیں ہو سکتا۔ میری رائے میں سندھون میں مذہب سے بے اعتنائی کی وجہ یونیورسٹی کی تعلیم نہیں ہے۔ اگر تم اس امر کو محسوس کرتے تو یونیورسٹی کی تعلیم کے ساتھ اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم بھی دے سکتے تھے جیسا کہ مسلمان کیا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اس جانب تمہاری عدم توجہی اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ خود مکتولین نہیں کہ تمہارا مذہب کیا ہے اور کیا ہونا چاہیے؟“ انتہا لمحضاً۔

میں نہایت دبی زبان سے اس مکان ہی کے اندر اور مسلمانوں ہی کے مجمع میں یہ کتاہوں کہ اگر لارڈ صاحب اسلام کی موجودہ حالت اور علما سے اسلام کے اختلافات اور خانہ جنگیوں کو معلوم کر لیں تو مہندون کی نسبت جو انھوں نے خیال ظاہر کیا ہے وہ کچھ اسلام پر بھی منطبق کرنے میں تامل نہیں کریں گے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ لارڈ صاحب کو ان فضول اور لاطینی نزاعوں کی خبر نہیں اور انکو جو کچھ واقفیت دین اسلام کی نسبت ہر وہ کتاب اللہ کے انگریزی ترجموں اور نصف مزاج عیسائی علماء کی تحریرات سے ماخوذ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام پر اس قسم کا حملہ نہیں کر سکتے ہیں۔

اب آپ لوگ انصاف فرمائیں کہ کیا انھیں اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں کی توفیر دلا بھی اصل دین سے واقف نہ ہونے کے باعث اپنے ابا کی مذہب سے بگڑنا نہیں ہو رہی ہے اور کیا انہیں بھی دین سے بے اعتنائی مثل مہندون کے شروع نہیں ہو چکی ہے۔ مذہدہ اعلما کا اصل مقصد یہی ہے کہ اس صدی عظیم سے مسلمانوں کو بچائے اور ان کی مذہبی تعلیم کا ایسا اختتام کرے کہ بے دینی اور دہریت سے یہ محفوظ رہیں کیا ایسے مستم بالمشان امر میں سب مسلمانوں کو متفق نہیں ہونا چاہیے۔

بھائیو اس وقت دین میں نہ کسی مجاہد کی ضرورت ہے جو ہذا ما الہمنی ربی کا دعویٰ کرے نہ کسی شیل مسیح کی حاجت اور نہ مسیح موعود کے لیے کوئی عجلت۔ شرک کی جنگی قرآن شریف سے کما حقہ ہو چکی۔ تینکٹ کا جادو کما بینٹی توڑ دیا گیا۔ اسی بنا پر تو اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوا ہے قل جاہل حق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقاً علما ربانی نے اپنے اخلاص آمیز تحریرات سے جو تعلی سے خالی اور خود سرائی سے محرابین قرآن و حدیث کی ایسی پیش بہا خدمتیں کی ہیں کہ اب سوا اسکے کہ انکے مضامین کا اعادہ عربی میں نہیں تو فارسی میں اور فارسی میں نہیں تو اردو میں کریں اور کسی امر کی مطلق ضرورت نہیں رہی ایسی حالت میں ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ جب قدر فرمے اس وقت موجود

ہیں ان سب کو اگر متحد نہ کر سکیں تو اقل مرتبہ انکی تعداد میں کمی پیدا کرنے کی سعی کریں نہ یہ
ہر زمانہ میں اس فہرست میں جو حد سے زیادہ طویل ہو چکی ہو اور بھی زیادتی ہوتی رہے
اور دیگر اقوام کو ہم پر پہنسنے کا موقع ملے۔ آپ حضرات غور فرمائیں کہ اس سے زیادہ سستی
اور کس امر پر ہو سکتی ہے کہ ہمارے ہادی اور رہنما جنکی پیروی کا مکہ و دعویٰ ہے ادیان مختلف
کو دین واحد کرنے کی سعی فرمائیں۔ اور ہم انھیں کے تعلیم کیے ہوئے دین واحد میں
اس قدر شاخیں اور شعبے پیدا کریں کہ انکی تعداد ادیان مختلف سے بھی کمین زیادہ ہو جائے
میں اس مقام پر ایک لطیفہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو فی الحقیقت ایک واقعہ ہے
اور جو مجھے اپنے ایک دوست کی زبانی اس مضمون کی تحریر یہی کے وقت معلوم ہوا ہے
جو ایرانی تاجر شہر مداس میں مقیم ہیں انھیں سے ایک صاحب کو کسی یمن تاجر نے کہا
کہ تم لوگ مسلمان نہیں ہو۔ ایرانی تاجر نے جواب ایک نہایت متین اور غیر متعصب شخص تھے
اسکا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی اختیار کی۔ چند روز گزرنے کے بعد ایرانی تاجر نے
اپنے یمن بھائی سے کہا کہ مجھکو جملہ مشہور تجارتدار اس کی ایک فہرست مرتب کرنی ہے
براہ کرم جہاں تک آپ کو یاد ہوں اس پیشہ کے مشہور معروف لوگوں کے نام قلمبند
کر دیجئے یمن صاحب نے سادگی سے جملہ نام ایک کاغذ پر لکھ دیے۔ ایرانی حضرت
نے اس پر فرمائش کی کہ انھیں سے عیسائیوں کو الگ۔ سندن کو الگ اور مسلمانوں کو
الگ کر کے تین فہرستیں مرتب فرمائیے۔ یمن صاحب نے اسکی بھی تعمیل کی اور تاجر ایرانی
کا نام مسلمانوں میں شریک کر دیا اسکو دیکھ کر ایرانی تاجر نے فرمایا بھلا اترو تباراؤ کہ آپ نے
مجھکو مسلمانوں میں کیوں شمار کیا یمن صاحب نے سخت نادم ہو کر ایرانی تاجر سے
بسیا خستہ معافہ کیا اور عذرت کرنی شروع کی۔

بھائیو شیخہ اور اہل سنت کا جھگڑا ایک زمانہ دراز سے چلا آتا ہے جن لوگوں کو اللہ
جل شانہ نے اس تاجر ایرانی کی سعی عقل اور صنعت مزاجی عطا فرمائی ہے وہ بخوبی سمجھتے

ہیں کہ اس لائینی جھگڑے سے اب کوئی نتیجہ مفید مرتب نہیں ہو سکتا خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو تقدیم بہ مصالح ایزدی حاصل ہوئی تھی وہ حاصل ہو چکی اور امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے جو تاخیر مقدم تھی وہ وقوع میں آ چکی۔ اب ان نزاعوں سے اس گوشہ تقدیم و تاخیر میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا پس ان جھگڑوں سے سوا اسکے کہ مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہیں اور ان کے درمیان عداوتیں اور نا اتفاقیات پیدا ہوں اور کیا ہو سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ ہم لوگ فقیری میں بھی جو شاہی کیا کرتے تھے وہ انھیں نزاعوں کی بدولت تبدیل بذلت و ادبار ہو رہی ہے۔ مسلمان امتد میں کسی کے حاکم نہ تھے تو کسی کے محکوم بھی نہیں تھے۔ بانی اسلام نے انکو حکمت اتفاق کی تعلیم فرما کر بموجب فرمان دین یوتی اس حکمت فقداونی خیر اکثر خیر کثیر سے مالا مال کر دیا۔ اب یہی لوگ اتفاق کو کھوکھو اپنی اصلی حالت پر عود نہ کر سکے بلکہ غیر اقوام کے محکوم ہو گئے اور محکوم بھی ایسے کہ اپنے حاکموں کی نظروں میں انکی اُس قدر عزت اور وقعت نہیں جیسے اور اقوام کی ہے۔ اگر ہم مسلمان آئندہ بھی رفتا زمانہ سے ناواقف رہیں اور اپنی گئی ہوئی عزت کو سنبھالنے کی فکر نہ کریں تو ہماری نسبت غیر لوگ وہی کہیں گے جو ہم غیروں کو کسی زمانہ میں سنایا کرتے تھے یعنی خال ہولاء القوم لایکا دون الفقہون حدیثاً۔

تجویز ہفتم چونکہ کتابی تعلیم کسب معاش کا ذریعہ نہیں ہوا لیے ضرور ہر کد ارس عربیہ میں صنائع اور حرفت کی تعلیم التزاماً داخل کی جاوے اور بالفعل نفع العلماء میں ایک شاخ اسکی کھول دی جاوے۔ اس تحریک کو مولانا عبد السبحان صاحب امامہ خان بہادر حاجی عبد العزیز بادشاہ صاحب ٹرکس فضل جنرل نے پیش کیا اور مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے اسکی تائید فرمائی اور باتفاق آرا منظور ہوئی۔

تجویز ہشتم انگریزی خوان طلبہ کو عربی اور عربی خوان طلبہ کو انگریزی سکھانے کا

الترغی الختام کرا یا جاوے یعنی فارغ التحصیل عربی طلبہ کو وظیفہ دیکر انگریزی اور انگریزی فارغ التحصیل طلبہ کو عربی پڑھائی جاوے۔ جناب ملا عبد القیوم صاحب نے اس تجویز کو پیش کیا اور مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر جناب ملک عبد القیوم صاحب معتمد دائرہ المعارف النظامیہ آباد دکن

خدا تعالیٰ نے اختلاف السنہ کو اپنے آیات میں شمار فرمایا ہے ومن آیاتہ اختلاف السنہ (سورہ روم ۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فارسی میں سلمان رفس سے تکلم فرمایا ہے اور اپنے بعض اصحاب کو دوسرے السنہ کی کتابت سیکھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ کتاب وسنت کے مفسرین سے پوشیدہ نہیں ہوا و فقہ اسلام نے کتب فتاویٰ میں علوم فرض عین و فرض کفایہ کے بیان میں یہ تصریح کی ہے کہ فرض عین وہ علوم ہیں جنکو شارع نے ہر شخص پر فرداً فرداً واجب کیا ہے اور فرض کفایہ وہ علوم ہیں جنکو شارع نے بالاجمال کل پر واجب کیا ہے جو ایک بھی نہیں سے سیکھ لے تو دوسرے دن کے ذمہ سے اسکی فرغیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے سلام و صلوٰۃ جنازہ عموماً مسلمانوں پر فرض ہے اگر جماعت میں سے ایک رتو سلام یا صلوٰۃ جنازہ ادا کرے تو اسکی فرغیت اور دن کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے ورنہ سب مآخوذ عامی ہوتے ہیں۔

سب تصریح علمائے اعلام علوم فرض کفایہ وہ ہیں جسے امر دنیا کا قوام ہو اور شریعت مستغنی نہ ہو جیسے کہ کتاب سنت کا قیام اور آں دونوں کو تحلیفات سے بچانے کے علوم اور عقائد کا مل کرنا اور شبہات کا رفع کرنا اوقات صلوٰۃ کے معرفت فراموشی اور احکام و مسائل فروعیہ کا جاننا حفظ ابدان و اخلاق و سیاست یا وہ علوم جنکا ان سے تعلق ہے مثل لغت و صرف و نحو و معانی بیان منطق سیر کو اکب

سعرت انساب حساب وغیرہ کے جو مقاصد مذکورہ بالا کے وسائل ہیں۔

ان علوم کے درجات بحسب حاجت متفاوت ہوا کرتے ہیں مثلاً قضاء پر اولہ و علوم اجتہاد یہ کا جاننا مجاہدین بحر تخنیم کا سیکھنا اور مجاہدین بری علم فردستہ کی تعلیم حسب حاجت و ضرورت فرض عین ہوتی ہے بہر حال اس بارہ میں کلام مقنا کا ملخص یہ ہے کہ جو علوم و فنون محتاج الیہ دین و دنیا ہوں انکا پڑھنا اور سیکھنا فرض عین ہے اور مقدار ضرورت سے زیادہ نفع غیر کے لیے سیکھنا فرض کفایہ ہے۔ حاصل

کلام اور اس تقریر کا ملخص مرام یہ ہے کہ حسب ارشاد و ما ارسلنا من رسول الا بلسان

قوہ لبیین لہم تبلیغ و تبئین احکام شریعت پر ہر ایک قوم کے لسان میں ہونی ضرور ہے

کیونکہ تعلیم و تعلم و افہام و تفہیم اُسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ اُس قوم کی زبان میں کی جاوے

ہے جبکہ سنجایہ مقاصد ندوۃ العلما اشاعت الاسلام اُسکا ایک متمم بالشان مقصد ہے تو اسے

السنۃ مختلفہ کا سکھانا بھی اپنے دعاۃ و ہدایہ کو فرض کفایہ بلکہ فرض عین ہے کیونکہ یہ امر مسلم ہے

کہ مقدمہ فرض کا فرض اور واجب کا واجب ہوا کرتا ہے اور اس مقام پر یہ قاعدہ بھی ملحوظ

رکھنا چاہیے کہ امر مباح و مندوب اُسی وقت تک مباح و مندوب رہتا ہے کہ اُسکو شروع نہ کریں

جب کوئی اُسکا مباح شروع کرے تو مباح شروع کرے تو مباح شروع کرے تو مباح شروع کرے تو مباح شروع کرے

میں جبکہ دعوت اسلام و اشاعت احکام سنجملہ فرائض دینی جملہ اہل اسلام عموماً و علماً اسلام

مخصوصاً ہے تو اسے مختلفہ کی تعلیم بھی اس عمومیت و خصوصیت کے ساتھ سنجملہ فرائض

دینی ہوگی جن اقوام و ممالک کی طرف ندوۃ العلما کے غطاء و ہدایہ دعاۃ جائیں لہذا

جبکہ ندوۃ العلما یہ چاہتا ہے کہ اپنے غطاء و دعاۃ و ہدایہ کو امریکا و اسٹریلیا و انگلستان

بھیجے تو اُسے زبان انگریزی کا سکھانا بھی فرض ہے اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں

کر سکتا سوا جاوے خبر و جاہل بے بصیر کے اس لیے میں تحریر کرتا ہوں کہ طلباء عربی

انگریزی اور طلباء انگریزی عربی کو لڑنا سیکھیں تا وہ دنیا سے اور یہ دین سے

جے بہرہ نہ ہوں اور اپنے فرائض دینی و دنیوی سے بخوبی آگاہ ہو جائیں اور اسکی تقدیم میں قاصد کو تاہ نہ رہیں۔

مولوی غلام محمد صاحب بٹھلوی نے اس تحریک کی تائید فرمائی اور تائید کرتے ہوئے بہت پر زور اور مفصل تقریریں اس تجویز کو ظاہر فرمایا مگر افسوس ہے کہ باوجود کثیر تعداد میں مکے وہ تقریر قلمبند کر کے عنایت نہیں فرمائی لہذا اسکے درج کرنے سے محض رہیں۔ مولوی صاحب مدد کی تقریر کے بعد یہ تجویز بالفاق آرا پاس ہوئی۔

تجویز نمبر ۸۸ انگلریسی گورنمنٹ نے قانون کے رو سے یہ اختیار دیا ہے کہ جب کسی وقف کی آمدنی بُری طرح سے خرچ کی جاتی ہو تو وہاں کے علم لوگوں کو حق ہوگا کہ گورنمنٹ سے درخواست کریں کہ سولی وقف کو عمدہ انتظام پر مجبور کیا جائے اس دفعہ سے اسوقت تک مسلمانوں نے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا ہے اسلیئے یہ جلسہ چاہتا ہے کہ ہندوستان کے اوقاف کے حالات دریافت کرنے اور جان اوقاف کا انتظام خراب ہو وہاں کے لوگوں کو اس دفعہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے آمادہ کیا جائے اس تجویز کو مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے پیش کیا اور حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی

الحمد للہ الذی جعل قلوبنا سعادۃ والفارہ وعدونا مخازن اسرارہ والصلوۃ
سبح تکریمہ والسلام تہکبارہ علی حبیبہ وصغیرہ بنیہ ومختارہ وآلہ وصحبہ وجمعہ اعدائہ والفسارہ
اما بعد وقف لغتہ وعرفا وشرعا و قانونا آپ سب جانتے ہیں لہذا اسکی تشریح کی
حاجت نہیں البتہ اسباب کا گزارش کرنا فروری سب کے حقوق متعلقہ وقف کی حفاظت

کہنا مسلمانوں کو لازم ہے سلطنت کی طرف سے جو آسانی پہنچو حاصل ہو وہ اس سے گھٹا ہے
 کہ رگولیشن نمبری ۱۹۱۶ء کلکتہ کوئٹل بنگال سے حفاظت اوقاف ہی کے لیے
 جاری ہوا تھا پھر جب گورنمنٹ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اوقاف ہند مسلمانوں کے ہیں یا
 ہندوؤں کے ہیں اگر انکی حفاظت اور نگرانی حکومت کی طرف سے عیسوی مذہب کے
 لوگ کریں گے تو شاید مسلمان اور ہندوؤں کو ہندو آئے گا اسوقت ایکٹ نمبری ۲۰-
 ۱۹۱۶ء جاری ہوا اس کے بعد ضابطہ دیوانی نمبر ۱۱۲۱ء دفعہ ۱۳۹ میں مزید تصریح
 کی گئی بعدہ ۱۹۲۷ء کے مینوئل میں گورنمنٹ ہند کے قواعد و ہدایت کے موافق
 گورنمنٹ متحدہ اگرہ واودھ نے قواعد مرتب کیے اور بورڈ مال کارزولیشن جاری
 ہوا پھر ۱۹۶۶ء میں ایکٹ نمبری ۶ متعلق اوقاف کے جاری ہوا با این ہمہ اگر ہم
 غفلت کریں اور جو موقع پہنچو گورنمنٹ نے دیا ہے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں اور
 اوقاف کو برباد ہونے دیں تو اس سے بڑھ کر ہماری بے نصیبی کیا ہو سکتی ہے اس لیے ضرور
 ہے کہ ہر جگہ کے مقامی مسلمانوں کو قانونی فائدہ لینے کے لیے جہاں اوقاف
 ہوں ترغیب دیجائے ورنہ اوقاف ہند عموماً اور ہمارے صوبہ ڈوڈرین وضع کے
 خصوصاً جواہری حالت میں نہیں ہیں اور بھی زیادہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔
 جناب محی الدین احمد صاحب صاحب نے اس تجویز کی تائید فرمائی آپ نے
 کہا کہ مولانا قاضی علی احمد صاحب نے جس واقفیت اور معلومات کے ساتھ اس
 مسئلہ پر گفتگو کی ہے اس سے زیادہ میں نہیں کر سکتا البتہ یہ کہوں گا کہ ہم لوگ
 جو تعلیم دیگر قومی ضرورتوں کے لیے چندے کرتے پھرتے ہیں اور ہمارے بزرگوں نے
 جو انھیں ضرورتوں کے لیے جائدادیں وقف کر رکھی ہیں انکی اصلاح کی طرف توجہ
 نہیں کرتے یہ طریقہ نامناسب ہے اگر اوقاف کی حفاظت اور نگرانی کافی طرح ہوئے
 لگے تو پھر شاید اس بات کی ضرورت جاتی رہے گی کہ قومی سرمایہ کی طرف توجہ کی جائے

لہذا میں اس تجویز کی دل سے تائید کرتا ہوں۔
تمام ارکان نے اس سے اپنا اتفاق ظاہر کیا اور مذکورہ بالا تجویز با اتفاق
آرا منظور ہوئی۔

جناب ملا عبد القیوم صاحب نے صدر انجمن صاحب سے درخواست کی کہ
وہ اسی سلسلہ میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں جو درج پرگرام نہیں ہے مگر نہایت
اہم اور ضروری تجویز ہے اس موقع سے بہتر اس تجویز کے پیش کرنے کا دوسرا موقع
نہیں ہو سکتا جناب صدر انجمن نے اجازت دی اور مدد و حوالہ دینے حسب مندرجہ
ذیل تجویز پیش کی۔

تجویز دہم۔ ”مذدۃ العلماء یہ تجویز کرتا ہے کہ اسماعیل یوسف مرحوم کا روپیہ
خاص انکے وصیتی امور میں یا صدقات جاریہ میں صرف ہوانکی وصیت کے برخلاف
کسی کو یہ حق نہیں کہ اس روپیہ کو اگر کسی کام میں صرف کرنے کے تجویز کرے۔“
جناب ملا عبد القیوم صاحب نے اس تجویز کو مندرجہ ذیل تقریر کے ساتھ پیش کیا

تقریر جناب ملا عبد القیوم صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مسلمانوں پر خدا کی یہ بھی بڑی عنایت ہے کہ اس نے
اس شخص کے لیے جو اخیر عمر میں کوئی مصالحت باقیات کی تدبیر کرے اور گزشتہ عمر کی
غفلت کا تدارک کرنا چاہے تو اس کو موقع دیا ہے اس لیے وصیت کا سلسلہ ثواب آخرت کے
لیے شرع محمدی میں مشروع ہوتا کہ مرنے کے بعد بھی اس کا عمل منقطع نہ ہو۔

سورت میں اسماعیل یوسف علیہ السلام نے بوقت اخیرینتیں لاکھ روپیہ کی وصیت کی
ہے کہ حسنت و مبرات اور امور مذہبیہ اور مقامات مقدسہ میں صرف ہوا اس لیے ضرور ہے
کہ اسماعیل یوسف مرحوم کا روپیہ خاص انکے وصیتی امور میں یا صدقات جاریہ میں صرف ہو

اور انکی وصیت کے برخلاف کسی کو بیعت نہیں ہے کہ اس روپیہ کو اور کسی مہین صرف کرنے کی تجویز کرے کیونکہ ایسا کرنا خلاف منشاء شرع شریف اور قانون مروجہ کے ہے۔ مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب نے اس تجویز کی تائید فرمائی اور بالفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی۔

تجویز یا زودہم مولانا سید محمد علی صاحب عمدہ نظامت سے مستعفی ہو گئے ہیں انکی خدمات سابقہ کے اعتراف کے ساتھ یہ جلسہ انکے استغفا کو قبول کرتا ہے اور مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن کی نظامت کو تین سال کے لیے منظور کرتا ہے جبکہ جلسہ اختتامیہ ندوۃ العلما نے اس عمدہ کے واسطے منتخب فرمایا ہے جناب مولانا عبدالحق صاحب حقانی نے اس تجویز کو پیش کیا اور مولانا شاہ ابو الخیر صاحب نعیمی غازی پوری نے تائید فرمائی اور بالفاق آرا منظور ہوئی۔

حاضرین نے صاحب صدر انجمن سے یہ درخواست کی کہ مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب سے خواہش کی جائے کہ وہ کھڑے ہو جائیں تاکہ شرف کو انکی زیارت کرنے کا موقع حاصل ہو۔ صدر انجمن صاحب نے حاضرین کی یہ استدعا قبول فرمائی اور مولانا سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور مولوی شاہ ابو الخیر صاحب کے کہنے سے حاضرین نے کھڑے ہو کر زیارت کی۔

اسکے بعد مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب جنتی قادری نقویہ برقرار کرنے کو کھڑے ہوئے آپ نے اپنا بیان شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ جس مضمون پر میں تقریر کرنا چاہتا ہوں اسکا جزو عظیم صاحب رسول ہو اسواسطے میں اپنے بیٹے حسن میان سلمہ کا ایک رسالہ پیش کرتا ہوں جو اسی مضمون پر ہے حسن میان کا ارادہ تھا کہ اس جلسہ میں شریک ہوں اور حسب معمول خود کچھ بیان کریں مگر انہیں اسکے لہذا انکی طرف سے اس سالہ کا پیش کرنا بہت موزوں ہوگا۔ اسکی سچائی جلدین میں ندوۃ العلما کو مذکور کرتا ہوں

جو صاحب چاہیں دو آنہ کو نذرہ سے خرید سکتے ہیں۔ اسکو کہتے ہی لوگ ٹوٹ پڑے اور ہاتھوں ہاتھ بچاس نسخے دو دو آنہ کو خرید لیے گئے اگر اسوقت سیکڑوں نسخے ہوتے تو سب فروخت ہو جاتے۔ بعض لوگوں نے ایک ایک روپیہ دیکر اسکو خرید کیا۔

حاجی عبدالقدوس بادشاہ صاحب دایس قنصل جنرل دولت عثمانیہ نے جب لینا چاہا تو کوئی نسخہ باقی نہیں تھا مولانا نے فرمایا کہ وہ کتاب تو ہاتھوں ہاتھ کھل گئی اب ایک دوسری کتاب حسن میان سلیمہ کی "السیہ" کا ایک نسخہ میرے پاس ہے اسہیں حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات جمع کیے ہیں اگر بادشاہ صاحب اسکو لینا چاہیں تو میں انکو دینے کو تیار ہوں مگر اسکا ہدیہ معمولی نہ ہوگا بادشاہ صاحب نے نہایت فیاضی سے فرمایا کہ ہم بچاس روپیہ اسکے عوض میں نذر کریں گے شیخ عبدالقادر صاحب بی اسے نے کہا مع زرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز بادشاہ صاحب نے بچاس کے سو روپیہ کر دیے اور وہ کتاب انکو دیدی گئی یہ سو روپیہ بعد کو ان سے وصول ہو گئے ہیں۔

اسکے بعد مولانا ممدوح نے اپنا دلچسپ بیان شروع کیا انکے بیان کی سلاست اور جستگی اور حسب موقع محل ہونے کی تعریف کرنی تحصیل حاصل ہے ہندوستان کے باخبر لوگوں میں بہت کم ایسے ہونگے جو اس سے ناواقف ہوں۔ اگر عیب ہے تو صرف اس بات کا کہ انکے بیان کی روانی کسی تیز دست کاتب کے بھی قابو میں نہیں آسکتی جو اسکو مضبوط تحریر میں لاسکے۔ مولانا نے فرمایا تھا کہ وہ اس مفید اور دلچسپ بیان کو خود قلمبند فرما کر عنایت کریں گے مگر طاعون کے بلبل اور متعدد مصدمات کی وجہ سے وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔

اسکے بعد جناب مولوی سید عبداللطیف صاحب قادری میر مجلس مدوہ لکھنا اپنی جگہ سے اٹھے اور آپ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر صاحبزادہ مولوی سید عبداللطیف صاحب قادری صاحب مدظلہ اجلاس سوم ندوۃ العلماء مقام مدراس

میرے معزز حاضرین! چنانچہ اس مقدس مجمع میں اذرعہ علم و دعاہست کے
ایسے حضرات موجود ہیں جنکی موجودگی بین صدارت تو کیا کسی تقریر یا مضمون بیان کرنے کا
ہرگز مجھے خیال نہیں ہو سکتا تھا مگر لامر فوق الادب بزرگوں کے امر کرنے مجھے تسلی حکم پر
مجبور کیا۔ لہذا میں اس جرات کی سہانی چاہتا ہوں اور ارکان ندوۃ العلماء خاص کر مولانا
عبداللہ صاحب دایم فضلہم اور جناب مولانا محمد سیح الزمان خان صاحب بنظم دایم فضلہم اس
ناچیز اور خرد نوازی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اسکے بعد جناب آغا عبدالقیوم صاحب کھرٹے ہوئے اور آپ نے ارکان انجمن
کی طرف سے اس کا حسب حال جواب دیکر یہ فرمایا کہ ہم مرن صاحبزادہ صاحب کی اس مہربانی
کے شکر گزار نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت شمس العلماء سید رکن الدین محمد القادری صاحب سجادہ
قطب دیوبند کی عنایت کا ہم دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ حضرت مدوح نے اپنی طرف
سے اپنے خلف الرشید صاحبزادہ صاحب اور اپنے برادر نسبتی دادا پیر صاحب کو نیابت
جلسہ کی شرکت کو بھیجا اور اپنے تشریف نہ لانے کی مکرر معذرت میں آج اس ناچیز کے
پاس یہ حقیقہ عنایت بھیجا ہے جسکو میں حاضرین کی مسرت و امتنان کے لیے سنا ہوں
اسکے بعد آپ نے وہ خط سنا یا جو مندرجہ ذیل ہے۔

نقل جناب شمس العلماء مولانا سید رکن الدین محمد القادری صاحب سجادہ قطب دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوۃ و تبلیغ السلام التحیات مشہود حضرت مکی
درجست ہو کہ ابھی فقیر غار مغربہ کا غار ہوا کچھ تارا یا پڑھوایا فقیر کے شریک مجلس مبارک ندوہ ہونے

پرتھا کرنا حاشا فقیر و حیلہ نہیں کرتا ہے اور نہ میں اس مبارک مجلس میں جو سرسبز حجت اور
 اور اسلام کی عزت اور خوبیوں کا خزانہ ہے شریک ہونے سے پہلو تہی کرتا ہوں اور نہ اندیشہ
 لوم لائم کا کرتا ہوں۔ بلکہ اس مبارک مجلس کو اسلام و اسلامیوں کے لیے فخر جانتا ہوں اور
 میرے لیے اسکی خدمتگزاری باعث سعادت اور اسلام و اسلامیوں کی ترقی کی دیرینہ آرزو
 کے پورا کرنے اور ہونے کی توقع بتلا رہی ہے اور بار بار آپ کے طلب کو رد کرنے پر ندامت
 شرم آتی ہے اگر آپ میری حالت موجودہ ملاحظہ فرماتے بجز فقر کی شرکت کا خیال نہ فرماتے
 اگرچہ صدمہ کے سبب مزاج میں یکسوئی نہیں جہی دلی دماغی طاقت گھٹی تاہم بارے ایک روز
 کے لیے شریک ہوتا مگر اور غفلات کا درد ہمیشہ بقیہ رکھتا ہے۔ سفر کا مانع قوی ہے نہ گاڑی
 میں بیٹھ سکتا ہوں اور نہ ریل میں فقر کی ہمشیر کے ایک ہی لڑکا ہے وہ قریب ایک سال سے
 دق کے شگاہ سے علیل ہے اب نہایت نزاکت کا وقت ہے کبھی ان سے ایک دن
 کے لیے جدا ہونیں سکتا۔ آج دوپہر کی ریل میں اس مجلس کی برکت حاصل کرنے اور
 فقیر کے عوض اس مبارک مجلس میں بحیثیت کفایت شامل رہنے کے لیے خوشخبر سید
 عبداللطیف قادری اور مولوی سید حیدر ولی اللہ قادری المعروف بہ دادا پیر صاحب کے روانہ
 کیا ہوں آپ سے اور تمام بزرگوں سے شرف ہونگے اگر فقیر کا سفر ممکن ہوتا ضرور مدرس
 تک پہنچتا اور یہ باشکوت درہ شگاہ جلسہ کو دیکھتا اہل اندہ کے مقاصد کو دیکھتا تو اکثر بائیں
 اور ارادے جو جناب ابی وحشی قدس سرہ کے تھے یاد آ رہے ہیں اور آپ کے عزم و ہمت
 کو یاد دل رہے ہیں آپ خاطر شریف پر بار نہ لائے اور میرے سچے عذرات کو جو سرسبز فرق نہیں
 قبول فرمائے اور ایک سطر بھی بیٹھ کے نہیں لکھ سکتا جو کچھ لکھتا ہوں لیٹے ہوئے لکھتا ہوں
 آپ یہ خیال شریف فرمادین کہ بھرا سیم جمع ایسی قربت میں کہ ان دیکھنے میں آتا اور تمام
 ہندوستان کے نامی گرامی علما و دانشمندان کے دیدار جو نعت عظمیٰ ہے کہ ان میں سے کسی
 اگر اسکو بھی قطع کروں جو اس مجلس مدرس کے بانی ہیں میرے دوست و احباب ہیں انکی

خاطر شکنی اور دل آزاری میرے سے کیونکر ہو سکتی ضرور ادخال السور فی قلوب المؤمنین
یوازى من عمل النکالین پر عمل کرتا ہرگز لفظ لا اور عذر پیش نہ کرتا اور نہ لاتا۔ آپ کی قدیم عنایات
مجھے یقین کلی ہے کہ میرے بلا فرق سچے عذرات کو بخوشی قبول فرما دیں گے اور فقیر کو کمزور
عنایات بیغیات کریں گے۔ اسکے ساتھ یہ ہرقاری بھی لگی ہے کہ بیان دو چار روز سے
بارش بکثرت ہے اور سنتا ہوں کہ وہاں بہت زور سے ایک ہفتہ سے۔ یہ مجلس کیونکر
ہوگی۔ فقیر کار ساز حقیقی کی درگاہ میں دست بدعا ہے کہ اسکا آغاز و انجام و رون بخیریت
عمدگی کے ساتھ کرسے بحرمۃ النبی و آلہ الطاہرین زیادہ اللہ مخلم ینما کنتم و یقی شوکہ الاسلام
بقانکم۔ مکرر آنکہ اس خط کو ریل میں ڈلوایا اور یہ بھی گزارش کیے دیتا ہوں تمام چھوٹے بڑے
شریک ندہ ہونے چلے گئے از قسم ذکور فقیر کے سوا کوئی نہیں فقط

چونکہ وقت ابھی باقی تھا لہذا جناب صدر انجمن صاحب نے حاضرین کے اصرار سے
اس بات کی اجازت دی کہ مولوی نظام الدین صاحب نظامی اپنی نظم سنائیں جسکا
وقت جلسہ عام میں رکھا گیا تھا چنانچہ سندر جہ ذیل نظم نظامی صاحب نے پڑھ کر سنائی

جناب مولوی نظام الدین صاحب فاروقی نظامی

پھر زبان سے کیجیے نعت نبی صلی علیہ
جس بنا پر منعقد ندہ کا یہ جلسہ ہوا
جو اٹھا کر آئے ہیں بار سفر بے انتقا
روفق افزا ہیں جنوبی سمت میں اب دیکھنا
صرف کھانے کے لیے آئے یہاں قومی ہوا
جسکے سر پہ شبہ ہمدردی کا ہو سہل نہ ہوا
خاکساری کی جو پوچھو تو بجا سے کیسا

ابتداء لیجیے جل و علانام خدا
پھر ضروری ہے ہمیں اخلاق اسلامی کا ذکر
پہلے اُن حضرات کا لازم ادا کرنا ہے شکر
رہنے والے تھے شمالی ہند کے جتنے بزرگ
گھر کی راحت چھوڑ کر اجاب سے منہ موڑ کر
جلوہ آرا کر سیوں پر دیکھتے ہیں جنگوب
سرکھن راہ خدا میں انکو دیکھیں گے تمام

کوئی پوچھے آئے ہیں کس کام کو یہ جوق جوق
 جس غرض سے آئے ہیں یہاں صلاں بیخیز
 اتفاق قوم جسکے واسطے روئی تھی آنکھ
 کامیابی کی کسے امید تھی مدد اس میں
 کس کے سر میں تھا نہ سودا کس کے دل میں نہ جو
 آج کل الفت نہ آئے راہ پر
 ہم سے گرو پوچھے کوئی گیتی آئی ہر بہار
 کس نے ہمالوں کو لکھا جانکے اپنے عزیز
 پوچھنا کیا ہے محبوب کیا بتاؤں میکھے
 ہیں جو فرزند ان نامی انکے عالمی منزلت
 اک عزیز بھر بہت ہیں زمانہ کے لیے
 بزم میں قدسیوں کے دوسرے مست نشین
 فضل ہے اللہ کا اولاد بھی ہے جو کثیر
 نیک نیت کس گھر میں آئے نہیں آئی ہر
 رکھے اس گھر کو سلامت تختا کی شرمک
 انکے گھر میں ہیں محاسن ہم فیل ہر فرد کے
 ترک کر کے بیاہ شادی کی رسوم عادی
 رسم قومی توڑ کر سنت کا رشتہ جوڑ کر
 در نہ سج پوچھو تو یان کا یہ نہیں قومی طریق
 لگائی تمثیل خاصی اور لوگوں کے لیے
 عیب سمجھے ہیں جسے اپنی غلط کاری ہے ہم

کوئی جاسچے انکے چہرہ دن سے دلی منشا ہر کی
 دل ہی اب انجام کا دیتا ہے اسکے کچھ پتا
 جانیے بس جانیے ہو جائیگا ہو جائیگا
 رنگ محفل دیکھتے ہی کس کا جی جھٹا نہ تھا
 کون تھا ندوہ کو جو دل سے نہ کتا تھا برا
 قافلہ بھی چلیدیا کرتے ہی ایما رہتا
 کسکے باغ سسی سے ندوہ کو یہ شمر ملا
 کامیابی کا جو دسترخوان ہے ہر سو بچھا
 باب دولت خانہ حاجی محمد یاد شا
 منتخب افراد ہیں ایک ایک کو دیکھو ذرا
 تیسرے آدمی ہیں راہِ حلق کے صدر حرا
 ہیں ملاک جو تھے ملک پایہ بآئین دصفا
 شان ہے سہان کی وافر بھی ہر جو دریا
 چاہیے انسان کا ظاہر صفا باطن صفا
 ماسن اسلام ہے اور مرجع دین ہدا
 انکے در پر دست بستہ ہیں کھڑے صدق صفا
 حکم پیغمبر بجالاتے ہیں از فضل خدا
 نام اچھا لا اپنا دینا روکن کے مجمع میں بڑا
 ایسی باتوں کو کہان ماکن کوئی رکھے روا
 یوں ہی اک ایک کام رفتہ رفتہ ہوتا جائیگا
 آپ نے اسکو نہر کو کسے ہمیں دکھا دیا

کاش ہم ہو جاتے دانت یون ہی اگر عیسے
 کس نے یہ نیچا دکھایا ہکلو سے بخت بلند
 یہ ہمارے ہی تو کرب ہیں جو کتنے ہیں نظر
 بیرونی سنت کی جھوٹری جسے تیری یا بی
 اب تو جہ ہی پہنچا لے تیری تو سنیلے گئے ہم
 نا خدا تو ہے تو کیا ڈر سحر آفت کا ہیں
 الغرض دست دعا پھیلا ہمارے واسطے
 اتفاق قوم جس پر ناز تھا اسلام کو
 انما الاعمال بالینات کے جو ہیں مقرر
 اپنی سسیدہ بنا تے ہیں لاک ڈیڑہ انیت کی
 پھر ہمارے دل کو لے لہدیہ اصلی کا خیال
 پھر ارادوں پر چڑھا دے رنگ استقلال کا
 پھر ہماری بزم میں آجاسے قومی اتفاق
 نیتیں ہو جائیں پھر پاکیزہ سابق کی طرح
 پھر ہم آزادی کے تختے سے فرزند ہو گئی
 از طفیل دیگران حاصل نظامی کو بھی ہو
 تیری رحمت کی لک بھی پشت پر کار ہو

کاش اپنے ہر مرض کی آپ ہی کرتے دوا
 کس نے یہ توڑے نظام ہر پے فہم رسا
 ہم ہر اکس کو کہیں بیدل کرن کوئی گلا
 ہر گئے تیرے غلام اب سب گرفتار بلا
 جیسے کشتی کو نکلوانے بھروسے نا خدا
 ایک تو تو نا خدا اور اُس پہ امر اور خط
 دیکھ کس حالت میں ایلیٹ ہی تیری قبل
 آج کل یہ رنگ ہی آفاق سے جان راہ
 ہو گئی ہے نیک اُنکے دل ہی سے ہوا
 جو زبان سے کہتے ہیں دع ماکہ رخصتا صفا
 کیونکہ ہے است کا تو ہر حال میں عقدہ کشا
 پھر ہمارے دل کو کر آئینہ وحدت نما
 پھر اتفاق و کبر و نخوت ہم سے ہو جائے جدا
 خاکساری کی بدولت پھر بنائیں کیمیا
 پھر ہمیں فرمائیت خلعت صدقہ صفا
 تیری سنت پر عمل تقلید کی تیری ولا
 ہے اگرچہ لیس لالان الا ماسے

اسکے بعد جناب ملا عبد القیوم صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور آپ نے جناب صاحب
 صاحب کی اجازت سے جناب احمد محی الدین خان بہادر رئیس مدراس کی پیشگی مثال
 پیش کی کہ دعوت کی عوض میں انھوں نے بینق روپیہ مذوقہ العلماء کے سرمایہ میں عنایت
 فرمائی اور جناب منشی احمد شیر حسین صاحب توفیق دار گدیا صلح بارہ بنکی نے مبلغ لکھ سو روپیہ بھیجے ہیں

جو انکی تشریف آوری کی حالت میں کراہیہ ریل میں مرنے ہوتے۔

انقریر جناب ملا عبد القیوم صاحب

مندۃ العلما کا سالانہ جلسہ جس مقام پر ہوتا ہے وہاں کے روسا اور اعزہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ عام بنیہ بانی کے بعد خاص طور پر ارکان مندۃ العلما کو اپنے مکان پر دعوت دین۔ لکھنؤ بریلی سیرٹھ شاہجاپور پٹنہ کلکتہ اور امرتسر میں ہر جگہ دعوتیں ہوئیں باوجود دیگر ارکان مندۃ العلما نے سب الونہ کے ساتھ سعادت کی اور اس بات کی درخواست کی کہ اس دعوت میں وہ جہتد روسیہ صرف کرنا چاہتے ہیں وہ مندۃ العلما کی امداد میں عنایت فرمائیں مگر انکی درخواست کو نہ پوری کرنا شرف کہیں نہیں حاصل ہوا۔

مدرسہ میں بھی یہاں کے روسا اور اعزہ کا امر از شروع ہو چلا ہے اور ان سے بھی ہم لوگوں کی یہی درخواست اور آرزو ہے کہ وہ بجائے دعوت کے اُسکے بھارت بستی نقد مندۃ العلما یا دارالعلوم یا جس میں چاہیں داخل فرما دیں۔

الحمد للہ کہ اسکی بنیاد مثال ہمارے محمد جناب احمد محمدی الدین خان بھارت نے پیش کر دی ہے اور مبلغ بنیہ روپیہ انھوں نے بجائے دعوت کے عنایت فرمائے ہیں جو میرے نزدیک العجوبہ حدیث سن سن سنہ سنہ فلہ جہاد آج سن عمل ہمارے پیش ہوا اگر کے مستحق ہو گئے۔ دوسری قابل تقلید مثال جناب شیخ احمد شہیر حسین صاحب تعلقات گدیابانے پیش کی ہے آپ مندۃ العلما کے بڑے دسوز ممبر ہیں اور آپ ہی نے اپنے موضع بستی میں جو کھنڈ سے متصل گوردھوہیو پاشی سے باہر ہے عمارت دارالعلوم کے لیے بقدر ضرورت اور خواہش کے بغیر کسی درخواست کے زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے انکا اس جلسہ میں تشریف لانے کا قصد تھا مگر بعض مجبور یوں سے تشریف نہیں لاسکے اور آپ نے مبلغ لکھنؤ جو سکند کلاس کا کراہیہ آمد و رفت برعایت تخفیف ہر مذہب میں کر دیا

بھیجی رہے ہیں غلامہ اسکے سورویہ سالانہ دارالعلوم کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اسکو اس طور پر قابلِ نظیر بنانا چاہا ہے کہ یہ روپیہ آسامی دارا اپنے علاقہ سے وصول کر کے دیا کرین مین تمام ارکانِ ندوۃ العلماء کی جانب سے ان دونوں حضرات کا جنھوں نے قابلِ تقلید مثالین پیش کی ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو انکے منورہ پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نقل خط جناب شیخ احمد شیر حسین حناق دانی تعلقہ ارگہ

مستظم دکنم جناب مولانا عبدالحی حبیب الرحمن نائب ناظم ندوۃ العلماء سلام سنوں میں بہت ہی نفوس سے (جسکی صدر بیچ تک پہنچتی ہے) اطلاع دیتا ہوں کہ میں مدراس بزنس شرکت حبابہ حاضری سے مجبور ہو گیا اور بوانع کے ساتھ آپ کا خط مجھ پر کو پہنچنے کا عذر بھی پیدا ہو گیا۔ میں اپنے موضعِ بستولی میں تھا اور آپ کا والا نامہ گدیا آیا ایمان سے دہان بھیجا گیا۔ میں لکھنؤ گیا کہ آپ سے ملوں لیکن آپ راسے بریلی گئے ہوئے تھے اور دوسرے روز شائد مدراس روانہ ہو گئے میں خود جب حاضری سے مجبور ہوا تو میں نے حضور انجی مستظم حاجی شیخ محمد ظفر حسین صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ سوھوف شریک بھائیوں کو کچھ ایسی ضرورتیں درپیش ہوئیں کہ میں روٹنگلی کے وقت عزمِ فسخ کرنا پڑا۔

مجھے بڑا فخر ہوتا اگر میں اس مرتبہ ادوہ کی طرف سے شرکت کر سکتا لیکن تقدیر میں یہ اعزاز حاصل کرنا نہ تھا اب بدرجہ مجبوری میں نے یہ طریقہ اپنی شرکت کی ندامت دینے کا سوچا ہے کہ لکھنؤ جو آپ نے سکند کلاس کا کرایہ آمد و رفت اپنے گرامی نامہ میں تحریر فرمایا ہے بذریعہ سنی آرڈر مدراس آپ کے پاس روانہ کروں جو ہمراہ اس خط کے آپ کو پہنچے گا میں چاہتا ہوں کہ آپ اسکا جلسہ میں اعلانِ اردین کاش اور پھر دانِ ندوہ جو کسی وجہ سے شرکت سے مجبور ہو گئے کرایہ آمد و رفت ندوہ کے جلسہ میں

مہجدین مین لکھنؤ مین اسکی کوشش کو لگا لکھنؤ مین ہے کہ آپ بھی میری اس تجویز کو پسند فرمائیے
اس سے مندرہ کا مالی فائدہ ہوگا۔

ایک امر اور آپ اعلان فرمادین کہ مین سورویہ سالانہ دارالعلوم کو دیا کو لگا کر رقم بھی
استدراجہ ہے کہ قابل اعلان نہ تھی لیکن اسکو بھی مین نے قابل نظیر بنایا ہے اور وہ اس
طرح کہ جیسے کہ ہم لوگوں سے کینٹاک کالج کا چندہ لیا جاتا ہے (یعنی مالگزاری کے ساتھ
وصول ہوتا ہے) اور ہم لوگوں نے آسانی دار بجھا دیا ہے اسی طرح مین نے
اپنے علاقہ مین خفیف سی رقم (دو مہیہ ایک آنہ فی آسانی) تاکہ گران نہ ہو بھجوا دی ہے
کہ وہ گران کے ساتھ وصول کر لی جاتی ہے اور کرنی جایا کرے گی۔ اس طرح گو رقم
کم ہے مگر ایک مستقل رقم ہے اور اگر بڑے بڑے زمیندار تعلقہ دار ایسا ہی کریں تو یہ
تشریف مستقل آمدنی دارالعلوم کے لیے ہو سکتی ہے اور لطف یہ کہ گران کسی پر نہ ہو۔

سو حرام ہونے کے باعث جب قدر آمدنی کی فکر ہمارے دارالعلوم کے لیے ہو
اور کسی مدرسہ کے لیے نہیں اس کے افکار فروری مین اور ہیشہ غور و خوض رکھنا چاہیے۔
اس مرتبہ آپ صاحبون کی دہی پڑین دارالعلوم کے لیے تعلقہ داران اور دھ
ور دسا کی بہت دارالعلوم کے لیے آتماؤن لگا بھر دے دیکھ کر سے کام چلنے کا نہیں۔

ایک ناچیز مگر مہرور
احمد شیر حسین قدوائی

جناب ملا عبد القیوم صاحب فو اب طہیر الدین احمد خان صاحب تعلقہ دارالینگنڈل
علاقہ سرکار عالی کا بھی شکریہ ادا فرمایا جو اس جلسہ کی شرکت کے لیے تشریف لائے
تھے اور آپ نے اپنی تصانیف کے مستدرسے مدوۃ العلماء کو امداد اعانت فرمائے۔
اس کے بعد حاضرین کے اہرام سے جناب صدر انجمن صاحب نے مدراس کے بعض قاریوں کو
جو موجود تھے اجازت دی کہ وہ تبرکات کلام مجیدی کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں ان کے بعد

قاری سید میران شاہ صاحب مجود و اطلالہ علم نے تلامذت فرمایا اور جلسہ خواست ہوا

اجلاس چہارم
روز چہار شنبہ، اشوال ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۲ء
ٹھیک ۴ بجے سے ۲ بجے تک

مقام
مدرسہ تینام پیٹھ اسپرکس گارڈن

خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب پنجبرجن جنرل آف مدرسہ کی تحریک اور جناب
احمد علی الدین خان بہادر رئیس مدرسہ کی تائید سے شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب
نظامی ناظم سر شریعتہ علوم و فنون حیدر آباد صدر نشین منتخب ہوئے اور جناب ممدوح
کی اجازت سے کارروائی شروع کی گئی۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب نے اپنے دلکش لہجہ میں
کلام مجید کی چند آیتیں تلامذت فرمائیں اور دلوں میں گرمی پیدا کر دی اسکے بعد
حسب سندرجہ ذیل تجویز پیش ہوئی۔

تجویز دو از دہم "تمام قوموں میں مذہبی اغراض کے لیے قومی سرمایہ
ہر ایک فرد قوم سے سالانہ اور مواقع شادی اور غمی پر جہاد گاہ لیا جاتا ہے اسی طرح
ہر کو بھی ہر مقام پر اسکا انتظام کرنا چاہیے مقامی خصوصیات کے لحاظ سے با اثر حضرت
اسکی کوشش کریں" اس تجویز کو جناب اعلیٰ عبد القیوم صاحب نے پیش فرمایا اور
مولوی شاہ نظام الدین صاحب جمہوری نے تائید فرمائی اور اتفاق آرا منظور ہوئی
تقریر مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صاحب ری

جمہوری

سبحہ اللہ العظیم وفضلہ علی رسولہ الکریم

جناب صدائے سخن و حضراتِ خزانِ قوم اسوقت یہ احمق واسطے تائید اس تحریک کے
کھڑا ہوا ہے جو میرے کرم لائق مقرر مولانا ملا عبد القیوم صاحب نے دربارہ کو لے کر غنہ یعنی
توفیر تقریبات شادی اور غمی میں آپ صاحبان کے رد و پیش کی ہے جناب ملا صاحب
کی تحریک اور میری تائید طرفہ ترا جا رہے اسوجہ سے کہ محکوم باعتبار حسابت و فقہ قاضی
و علم و فضل مولانا صاحب سے کیا نسبت ہے اگر اسکا عکس ہوتا تو شاید میں سبقتاً
حضرات!۔ یہ ایسی تحریک ہے کہ جس سے کوئی فرد بشر انکار نہیں کر سکتا۔
مسلمانوں کو اسکی سخت ضرورت ہے ہر قوم میں ایسے فنڈ موجود ہیں اور اس
سرمایہ سے اُنکے قومی و دینی کام انجام پاتے ہیں۔

چنانچہ آریہ عیسائی سائنس دان دھرم وغیرہ اپنی تقریبات میں فنڈ کی رقوم دیگر
سے کام انجام دیتے ہیں مگر ہماری قوم مسلمانوں میں اسکی طرف قطعاً توجہ نہیں ہے
اسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جب کوئی ضرورت اسلامی قومی پیش آتی ہے تو کاسے
گدائی لیکر در در کے دُر کا سے کھانے پڑتے ہیں اور پھر بھی وہ کام انجام کو نہیں
سہجوتیا اور اپنے مد مقابل میں ہم کس قدر ذلیل و خوار نظر آتے ہیں۔ انسوس اور
صد انسوس کہ ہندوؤں اور آریہ وغیرہ نے اپنی تقریبات شادی وغیرہ سے ناچ
تماشہ آتش بازی اور رقوم کا لیت لے کیٹی کر کے شراب خواری وغیرہ جو اُنکے
مذہب میں حرام نہیں ہے فنڈ کو خرچ سمجھ کر چھوڑ دیا اور وہ روپیہ قومی فنڈ میں دینا
اختیار کیا مگر ہماری قوم باوجود کہ مذہب اسلام رکھتی ہے کہ اس سے بہتر تہذیب اور
پاکیزہ اخلاق کسی کا ہو نہیں سکتا وہ ان لغویات اور نالبندیدہ شریعت میں ترکیب
ہو کر دین و دنیا پر باد کر رہے ہیں کو بانی اسلام شارع علیہ السلام روحی فداہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا تعلیم فرمایا تھا انسوس وہ سبق بھول گئے اگر یاد رہتا کہ خداوند تعالیٰ

نے قرآن مجید میں فرمایا ہے مثل الذین یفقیون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ خجۃ ثبتت
 سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ تحبہ اللہ لیفیاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم جو روپیہ
 راہ خدا میں صرف کیا جادے خواہ مدرسہ ہو یا پردیش عتیقی ہو چودہ سو لکھ اس سے
 زیادہ اجر ملتا ہے مسلمانوں سے زیادہ سخی جواد و سری قوم نہ تھی اور اب بھی کوئی
 اس سے زیادہ نہیں مگر مہمت درکار ہے مین بہت زور سے تائید کرتا ہوں کہ ضرور
 قومی کاموں کے واسطے سجاے اسراف اور بدعات کے تقریبات شادی اور عی
 میں فنڈ کھول دین تاکہ وقتاً فوقتاً قومی اسلامی وظائف غریبا طلباء کو صرف کرنے
 میں کام آدے اور وقت کے وقت بھیک مانگنے کی حاجت نہ پڑا کرے۔

تجویر سیر و ہم چونکہ مسلمانوں کی تعلیمی حالت نہایت افسوسناک ہو گئی
 مسلمان لڑکوں کو دینی انشا اور املا اور حساب کتاب اور حسابانی درزش کی تعلیم دینے
 کے لیے مفقہر مسلمانوں کو ضرور ہے کہ ان کے والدین کو قومی معاہدے اور نیچا پیت کے
 رو سے پابند کریں اس تجویز کو مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب نقوی مخرمی نے
 پیش کیا اور مولوی محمد حسین خان بہادر نے تائید فرمائی اور باتفاق آرٹھنٹ ہوئی
 افسوس ہے کہ دونوں حضرات نے جو تقریریں فرمائیں وہ قلمبند نہیں ہو سکیں
 نہ بعد کو قلمبند کر کے ہکودسی گئیں۔

اس کے بعد لوگوں کی نگاہیں ہمارے عزیز دوست شیخ عبدالقادر صاحب بی اے
 اڈیٹر آبرور کی طرف اٹھنے لگیں جو آج اس عنوان پر تقریر فرمانے کو تھے ہمارا
 دارالعلوم اور عالم خیال، شیخ صاحب مدوح شوق اور بیتابی کے مجسم ہیں
 مفقہر (اسٹیج) پر تشریف لائے اور حسب معمول نہایت بے تکلفی اور جرات
 سے تقریر فرمائی جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے اڈیٹر آبرور لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارا دارالعلوم اور عالم خیال

اس جاسمین بیٹھے بیٹھے اور حضرات علما کی پر جوش تقریریں سنتے سنتے یہ تصور مجھے عالم خیال کی سیر کوئے گیا اور میری آنکھوں کے سامنے ایک جلوہ بھر گیا جس کا لطف کبھی عمر بھر نہیں بھولے گا۔ گو یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ عالم موجودات میں اصلی تجلی کا جو میری چشم تصور نے دیکھی پر تو بھی دیکھنا نصیب ہو۔

جودل دکھا رہا ہے مزا گر گھڑی مجھے آنکھوں سے سو برس میں دکھایا نہ جا رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک وسیع احاطہ ہے جسکے چاروں طرف ایک مضبوط دیوار ہے مگر وہ دیوار سنگ و خشت و گل کی نہیں۔ اسکی تعمیر گل آدم سے ہوئی ہے یعنی ہر طرف تبرک صورت اور بزرگ سیرت انسانوں کی ایک قطار ہے جو ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیے اس احاطہ کی حفاظت کر رہی ہے دروازہ پر ایک عمر سفید ریش خوش پوش دربان ہے جسکے ہاتھ میں تسبیح ہے۔ مین جاگرا سے سلام کرتا ہوں اور ادب سے بوجھتا ہوں۔ کیوں حضرت اس احاطہ کی سیر کر سکتا ہوں وہ کچھ دیر تک میرے منہ کو لگتا ہے۔ شاید میرے لباس قطع وضع میں اسلام کے نشانات ڈھونڈتا ہے اور کسی قدر تائل کے بعد لگتا ہے۔ بسم اللہ۔ اندر آئیے۔ صبح کا وقت ہے اور سہانا سماں اندر داخل ہوتے ہی ایک سیدھی اور فراخ روش نظر آتی ہے۔ اس روش کے دوزن جانب سرودھنوب کے اونچے اونچے درخت ہیں اور درختوں کے پیچھے کیاریاں سی بنی ہیں جنہیں گلاب اور چنبیلی کے تختے کھلے ہیں۔ کیاریوں میں صاف پانی یوں پھر رہا ہے جیسے ابھی دیا گیا ہے۔ یہ سب نظارہ دلادیز ہے۔ مگر اس سے زیادہ دلادیز تصویر چند نوجوان ہیں جو ہر طرف گلگشت نظر آتے ہیں ایک تیز چل رہا ہے اور

آواز بلند پڑھتا جاتا ہے "اللہ لا الہ ہر مہو الحی القیوم" دوسرا کسی کے خیال میں محو معلوم ہوتا ہے خرا مان خرا مان چل رہا ہے اور نگاہ آسمان کی جانب کیے ہوئے کتا جاتا ہے "سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم" ایک اور جھوٹی سی روش پر کوئی جھک کر اپنا چہرہ دکھتا ہے اور بے اختیار کہتا ہے "فتبارک اللہ احسن الخالقین" کوئی جھک کر بو سے گل لے رہا ہے اور گل باغ مدینہ کی یاد میں بے ساختہ درود پڑھ رہا ہے آگے چل کر ایک سجدہ دکھائی دیتی ہے کچھ جالون کا وہاں دو زانو بیٹھا ہوتا یہ کہ رہا ہے کہ جماعت اسے ابھی فارغ ہوئے ہیں۔ تین چار سجدہ کے ایک کو نہ میں کھڑے ایک شخص کو گھیرے ہوئے ہیں۔ جو انکا استاد معلوم ہوتا ہے اس سے کچھ سوالات علمی کر رہے ہیں۔ اور وہ بے تکلف خندہ پیشانی سے جواب دے رہا ہے۔ ذرا سنو تو انہیں کیا باتیں ہو رہی ہیں۔

معلم۔ دیکھو احمد۔ جب قدر میں تمھاری خواندگی سے خوش ہوں اسی قدر اس بات سے افسردہ ہوں کہ تم ہمیشہ خود پسندی کی باتیں کرتے ہو جس سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ عادت کہیں تم میں راسخ نہ ہو جائے اور تمھیں بالکل خود پرست نہ بنادے اسکو یقین جان لو کہ ترکِ تنگ دائرہ خودی سے نکل کر تم اس منزل تک نہ پہنچو جب میں دوسروں کی خدمت اور انکی بھلائی تمھاری زلیست کے مقاصد میں ہو اسوقت تک تمھاری ذاتی کامیابی خواہ کتنی ہی اعلیٰ ہو تمھاری زندگی کامیاب زندگی کہلانے کی مستحق نہ ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم ضرور مولوی یا داعی ہو یا جو شخص اس چار دیواری کے اندر آئے وہ خدمتِ دین اس صورت کے سوا کوئی اور صورت اختیار ہی نہ کرے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ جب ہمارے شاگرد دنیا کے کاموں میں بڑیں تو خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کا امتیازی تمھو ضرور ہر وقت انکے سینہ پر چمکتا رہے اور جو اس تمھو سے محروم نکلے یا حاصل کرنے کے بعد اُتار کر بھینک دے وہ تنگ خاندان سمجھا جائے۔ مجھے اس بات پر ناز ہے کہ میرے شاگرد دن میں بعض ایسے

نکلے ہیں جنھوں نے ٹکڑا ایک فغہ دنیا میں تسکین مجا دیا ہے۔ تم نے سحر کا حال سنا ہوگا
 جب کا نام حلیٰ حروف میں اس لوح پر جو دارالکتب میں رکھی ہے نقوش ہے۔ خدا جانے
 اس لڑکے نے کیسا دل پایا تھا۔ یہاں رہا تو اسکی کیفیت تھی کہ دارالمقامہ کے ہر کمرہ میں
 جاتا۔ بزرگوں کی خدمت میں مودبانہ بیٹھا۔ خوردون کے سر پر دست شفقت پھیرتا رہے
 جھوٹے سب اسے چاہتے اور وہ انکو دل سے چاہتا کسی ہم سبق کے سر میں درد سا
 ہوا اور وہ کبھی اسکے بالین پر ہے اور کبھی معالج دارالعلوم کے دروازہ پر۔ کہیں دوڑا ہوا
 دوایے آ رہا ہے اور کہیں سر ہانے بیٹھا بیمار کا سر دباتا ہے اور لب میں کدما کے لیے
 ہل رہے ہیں یہ چمپیں طبیعت اسکے ساتھ گئی ہے اور وہی ورد جو ایک محد و دیانہ پر اس
 چار دیواری کے اندر ظاہر ہوتا تھا اور وہی دسوزی جو دم تقریر دار المناظرہ میں اساتذہ
 اور طلباء پر ایک اثر خاص پیدا کرتی تھی اب بختہ ہو کر مجالس عام میں سینکڑوں اور
 ہزاروں کو ترپا دیتی ہے وہ ترپ جو خود اسکے دلمیں ہے اس سے نکل کر اوپر بیٹھتا
 دلون میں گھر کر گئی ہے اور وہ سب اسکے ہنسیال اور ہنہان ہو گئے ہیں اور جس
 کام میں وہ انھیں لگا دیتا ہے وہ لگ جاتے ہیں یہ کیفیت ہو رہی ہے
 ہر اک کو مستار دل سبستار دیا یوں ہم نے اک زمانہ کو عاشق بنا دیا
 احمد۔ جو کچھ حضور نے فرمایا بجا فرمایا۔ ہر کسے راہبر کاوسے ساختند۔ ان میں
 تقریر کا مادہ تھا یہاں بھی ظاہر ہوا۔ ان بھی۔ اگر کسی میں یہ نہ ہو تو کیا کرے۔
 سلم۔ یہ تقریر کا ذکر تو مٹنا آگیا لفظ تقریر کچھ مہر دی کا مترادف تو نہیں اور
 نہ مہر دی لفظ تقریر میں بند۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مقرر قبل بلند بانگ کی طرح
 در باطن پہنچ جاتے ہیں۔ دل کا درد تو ایک علیحدہ چیز ہے اور مختلف صورتوں میں
 ظاہر ہوتا ہے۔ پیغمبر خدا کا وہ فرمان کہ غریب ہمسائے کو سالن میں سے حصہ دینے
 کے لیے اپنے شہرے میں بانی ڈال لینا چاہیے۔ ایک نمونہ ہے اس بات کا۔ کہ وزم کی

حقیر سی حقیر باتوں میں کس طرح بنی نوع انسان سے ہمہ دی ہو سکتی ہے وہ مبارک
زندگی جو سراپا خیر و برکت کا نمونہ تھی ہمارے لیے سیکڑ دن ایسی مثالیں قائم کر گئی تھیں
جس سے ہم اپنے بھائیوں کے ہمہ درہنہ سیکڑ دن میں مدیر مطلب تو اس اصول کے
تسلیم کر لینے سے ہے کہ آدمی اس لیے نہیں بنایا گیا کہ جو کچھ کما لے وہ اپنے ہی لیے
رکھے جو کچھ بڑھے وہ اپنے ہی واسطے سمجھے۔ اور عام طرز زیست میں دوسروں کے
خیال سے جدا رہے بلکہ ہر کسی کو علی الا قدر حیثیت و وجہ کا تحمل کرنا مقصود ہے اور کمال
انسانیت یہ ہے کہ اس بوجہ کو بوجہ نہ سمجھے۔ اور فخر سمجھ کے برداشت کرے اور خدا
خلق کر کے یہ نہ سمجھے کہ میں نے کسی پر احسان کیا ہے بلکہ یہ خیال کرے کہ مجھ پر
خدا کا احسان عظیم ہے کہ مجھے ایسی توفیق دی اور مجھے اس کام پر مامور کیا۔

منت منہ کہ خدمتِ سلطان ہی کنی منت شناس ازو کہ بہ خدمتِ بد شہادت
احمد۔ بلاشبہ یہ خیالات نہایت اعلیٰ خیالات ہیں۔ مگر یہ دل میں پیدا کیونکر ہو
آپ سے جب کبھی ایسی باتیں سنتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ میں انہی کار بند ہوں
پر طہیبت اور ہر نہیں آتی۔ کون سے اسباب زبردست محرک ہو سکتے ہیں۔

مسلم۔ مسلمان کو قرآن مجید سے بڑھ کر اور کس محرک کی ضرورت ہے۔ اسکو
روز پڑھتے ہی ہو۔ اس کے مطالب و معانی پر غور کرو اور نتیجہ نکال کر انصاف سے کہو کہ
خدا تعالیٰ بندوں سے کس قسم کی زندگی چاہتا ہے۔ اتنی بڑی تو کتاب۔ ایسا
عظیم الشان تو قانون اور اس میں تاکیدیں کن کن باتوں پر۔ ایسی باتیں بھی تو
اس میں درج ہیں کہ تمہاری کو ذرا سانپ درکار ہو تو دریغ نہ کرو اور اگر کرو گے تو سزا ہے
عظیم کا خوف دلایا گیا ہے کیونکہ مینوع الماعون کے لیے ذیل کا حکم ہے۔ کلام
پاک کی اس جزو سی سے کیا ثبوت ملتا ہے یہی کہ تمہاری زندگی میں تمہارے بھائی
کا حق ہے۔ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ صرف تمہارے لیے نہیں۔ زکوٰۃ کے مسئلہ

کی یہی حقیقت ہے۔ اسکی تاکید کا یہی راز ہے جا بجا صلوات کے ساتھ ساتھ زکواة کا ذکر ہے یعنی ارشاد یہ ہے کہ اسی پر بس نہ کرو کہ خدا کو بندگی سے خوش کر لیا بلکہ اس کے بندوں کو بھی خوش کرو۔ اسی میں اس مالک کی خوشنودی ہے پھر قرآن مجید کے بعد خود آنحضرت کی سوانح عمری اور صحابہ کبار کی طرز زندگی ہمارے لیے اعلیٰ درجہ کی تحریکین ہیں کہ اور دن کا بھلا کرین اسکے بعد تمام بزرگان سلف کے تذکروں میں قابل تقلید مثالیں ملتی ہیں اور آج کل کا زمانہ بھی کچھ ایثار سے خالی نہیں ہوگا۔ احمد۔ اچھا جناب میں اپنی طبیعت میں یہ رنگ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور پھر آپ سے مشورہ لوں گا کہ میں کونسی صورت خدمت دین کی اختیار کروں آپ میرے حق میں دعا فرماتے رہیں۔

معلم۔ میں تو ہر وقت تم سب کے لیے دعا کرتا ہوں اور خصوصاً جو لوگ تمھاری طرح ذہین اور ہونا رہیں انکے حق میں دعا گو ہوں کہ خدا تم سے وہ کام لے جسے دنیا بھی تم قابلیتیں پیدا کر دے۔ انشاء اللہ اس دولت اور اعزاز سے محروم نہیں رہو گے۔ یہ گفتگو ختم ہوئی۔ اور وہ لوگ منتشر ہو گئے۔ اب دیکھیں یہ کہاں جاتے ہیں وسط احاطہ میں ایک معقول عمارت ہے جسے بہت شاندار تو نہیں کہہ سکتے مگر ایسی ہی نہیں جسے دیکھ کر آدمی حیرت سمجھے۔ اور اسکے گرد اگر سفید زمین چھڑ کر ایک برآمدوں کی قطار ہے جنکے پیچھے خوبصورت اور مختصر کی قطار ہے۔ یہ ان طلباء کے نشیمن ہیں۔ ان لوگوں میں سے اکثر ہیں تو غربت میں۔ مگر گھر سے بہتر رہتے ہیں مگر ان کے اندر جا کر دیکھیں تو سادگی کے ساتھ صفائی کا طور ہے۔ طالب علم سچے اور باخ سے اپنی آرام گاہوں کی طرف آئے ہیں اور کپڑے پہن رہے ہیں۔ صاف شہری قبائین اور انکے اوپر کسی قدر لمبی عبائیں دربر۔ ہمارے برسر کتا بن ٹل میں محلہ جزدان میں لپیٹ کر گئے ہیں ڈالے۔ لپک کر وسطی عمارت کی طرف

جاتے ہیں بیان یہ سبق پڑھیں گے۔ کروں کے گرد پھرین تو معلوم ہو رہا ہے کہ علوم و فنون جدیدہ اور قریبہ دونوں کے لیے سامان ہے۔ عربی کی جماعت میں طلباء عربی میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اور لب و لہجہ سے عرب معلوم ہوتے ہیں۔ فارسی میں ایرانی تلفظ کی تقلید ہے اور جدید محاورات بھی مد نظر ہیں۔ مگر تعجب ہوتا ہے جب بیان عبائون اور قباون کے پہننے والوں سے صحیح انگریزی تلفظ سننے میں آتا ہے۔ استاد نے کہا ذرا فضائل اسلام پرا انگریزی میں تقریر تو سناؤ۔ اور اس نے دلائل عقلی اور نقلی ایک مختصر تقریر میں اسلام کی شانیت پرا انگریزی میں ائمہ سائین۔ اور ہذا اگر یہ لڑکا مشق کرتا رہا تو انگریزوں کے ملک میں بھیجے جانے کے قابل ہے۔ استاد بتاتا ہے کہ اسکے والد کا جو خوشحال آدمی ہے۔ منشا یہی ہے کہ اسے اشاعت اسلام کے لیے بھیج دے۔ اسکے چار بیٹے ہیں۔ ایک کو ایم اے تک پڑھایا۔ یہاں وہ اب ملازمت میں اچھے عمدہ پہ ہے ایک کو فن انجینری کے لیے ولایت بھیجا ہر تیسرا مدرسہ طبیعہ میں داخل ہے اور اسکے بعد ڈاکٹری پڑھے گا۔ اب رو گیا تھا علم دین سوا اسکے لیے یہ منتخب ہوا ہے۔ اسکے دوسرے درجہ پڑھتا طالب علم ہے وہ کون ہوگا یہ ایک بڑے خاندانی عالم کا فرزند ہے اور اسی خدمت کو انجام دینا چاہتا ہے جس نے اسکے باپ دادا کو ناز رہا ہے۔ وہ ایک خوش عقیدت متوسط الحال مسلمان کا بیٹا ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ چند ابتدائی درجے بیان ملے کر کے سرکاری مدرسہ میں جلا جاتا ہوگا اگر یہ مینڈاری کی بنیاد بیان مستحکم کر کے نکلا تو سرکاری مدرسہ میں بہت کار آمد ہوگا۔ وہاں کے طلباء میں بھی ایک منیر و مینڈاری کا پیدا کر دے گا اور انکی طبائع کو مذہب کی طرف مائل کر دے گا۔ اسی طرح جماعتوں کو دیکھتے دکھاتے نماز نظر کا وقت آگیا۔ اللہ غنی کیس جوش میں سب طلباء نماز کے لیے دوڑتے ہیں۔ سب مسجد میں جمع ہوئے درس اول خود امام ہو گئے انکے علم و فضل کا وہ شمارہ اور انکی نیکی اور تقدس کا وہ چرچا ہے

کہ چھوٹی جماعتوں کے طالب علم انکے ساتھ بھی امام اور مقتدی کا تعلق پیدا ہونا بھی منتہا
 سے سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ انکے پیچھے نماز ادا کرنے میں ہمیں ایک خطا حاصل ہوتا ہے
 جو اور جگہ میسر نہیں۔ جماعت شروع ہوتی ہے کچھ نہیں تو دو تین سو نو جوان ہونگے کیسا
 خشنوع و خضوع آشکارا ہے نعرۃ اللہ اکبر کے وقت گونج کس جوش کی ہوتی ہے کہ سننے
 والے کے بدن میں ایک سنسناہٹ سی پیدا ہو جاتی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر
 پھر تعلیم کا دور چلا۔ اور اسکے ختم ہونے پر جزدان جلدی جلدی آراگاہوں میں پھینکے گئے
 عبائیں اتار دی گئیں عمامے الگ رکھ دیے گئے اور وہ ڈھیلے ڈھالے کپڑوں والے
 مولوی نما طالب علم اس جنتی اور چالاک سے ورزش اور تفریح کے لیے نکلے اور بدن
 ایسے چھری سے نظر آئے کہ دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ غرض اس احاطہ کے
 اندر جو مختصر سی آبادی تھی وہ عجیب جامع الصفات لوگوں کی تھی۔ نماز تسبیح و تہلیل کے
 وقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ بیان فرشتے بستے ہیں۔ تعلیم و تدریس کے وقت یہ معلوم ہوتا
 تھا کہ یہ علماء کا گھر ہے۔ حساب ہندسہ کے کردن میں ہیں ہی لوگ بڑے محاسب اور منڈ
 نظر آتے تھے اور ورزش کے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکان کوئی قلعہ ہے جو دلیر
 اور جفاکش سپاہیوں کا مسکن ہے۔ دسترخوان پر چوب یہ سب لوگ بیٹھ جاتے تو نگاہ
 شادی دکھائی دیتا۔ آنکھ ان دلاویزیوں کو دیکھتے تمکنتی نہ تھی۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اگر
 بار چوڑ کر اس مبارک مدرسہ میں ایک نو پھر طالب علمی کیجیے۔ اور دنیا کے تفکرات اور
 انجمنوں سے کنارہ کش ہو کر اس پاکیزہ زندگی کو ایک بار پھر حاصل کیجیے جو زمانہ طلب علم کا
 حصہ خاص ہے۔ مگر کہاں! گوش ہوش میں آواز آئی۔ کہ یہ تو سب خیال کی نقشبند
 ہیں۔ سرزمین ہندوستان پر کوئی ایسا دارالعلوم ہے بھی جسکی طرف ہے اختیار یوں کیجیے
 جاتے ہو۔

حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ٹھیک اس رنگ کا مدرسہ اس وقت ہمارے ملک میں

موجود نہیں ہے۔ لیکن اگر کبھی ندرہ کے ارادے عملی صورت اختیار کریں تو اسکا وجود
میں آنا ممکن ہے۔

جیسا کہ پہلے دن سالانہ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے اگر شیخ شہیر حسین صاحب تعلقہ
گدیہ لکھنؤ کے قریب حسب وعدہ ایک کافی ٹکڑہ زمین کا دارالعلوم ندرہ کی تعمیر کے لیے دینا
پھر مسلمانان ہند اوفضو صائیکادہ حصہ جو دینداری کا زور سے دم بھرتا ہے اور جو معمولی
دنیوی تعلیم کے لیے بہت کم مالی مدد دیتا ہو اسکی تعمیر کے لیے جوش سے چند دس لاکھ
اور مدرسے ہاتھ آئیں۔ جو اس مدرسہ کی کامیابی اور اس کے ذریعہ سے ملک کے اخلاق
کی درستی اور مذہب کی سچائی کا اپنا مقصد زندگی قرار دے لیں۔ تو نہ صرف اس مدرسہ کے
احاطے کے اندر وہ تمام نظارے اور اسنے بہت زیادہ نظر آ سکتے ہیں جنکا نقشہ اوپر کھینچا
گیا ہے۔ بلکہ دہان سے کلک طالب علم وہ نتائج دکھا سکتے ہیں جو ملک کو زندہ کر دین
اور مسلمانوں کی حالت کو بدلت دین کیونکہ مذہب کی تحریک وہ زبردست تحریک ہے کہ
کوئی اور چیز اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جب مادی ترقی کے شیدائی مغربی دنیا آج تک
مذہب کے اثر سے باہر نہیں ہو سکی تو روحانیت کے فدا کی مشرقی ممالک کے لیے اس
سے بڑھ کر کونسی طاقت ہو سکتی ہے۔ ہمارے ملک میں ہندو صاحبان نے جہاں اور
ترقیان کی ہیں انہی میں سے اس عجیب و غریب قوت کا احساس ہے اور انھوں نے
اس سے بے اندازہ کام لیے ہیں۔ آریہ سماج کی ہستی خود اسی قومی تحریک کا نتیجہ ہے
پھر جو کالج اور مدارس جابجا اس سے قائم ہوئے ہیں وہ اسکا عملی ثبوت ہیں لیکن ان
سب سے بڑھ کر ہندوؤں کی جو تحریکیں ندرۃ العلماء سے مطابقت رکھتی ہیں۔ وہ دھرم
مہا منڈل اور گردل ہیں۔ ان میں سے اول الذکر بڑی عظیم الشان ہے اور بہت
بڑے بڑے آدمی اس میں شریک ہیں لیکن ندرہ کی طرح ابھی ایک ہیولا ہے مگر وہ ندرہ
عملی صورت میں آگئی ہے اور ہر دار جیسے شاداب اور سیر حاصل ہر مذہبی اعتبار سے

مقدس مقام کو اسکے لیے انتخاب کیا گیا ہے جہاں جوش عقیدت سے بعض امیر و خوشحال لوگوں نے بھی اپنے بچوں کو گھر بار سے عدا کے بہت جھوٹی سی عمر میں بیچارہ یوں کی زندگی سیکھنے اور علم مذہبی حاصل کرنے کے لیے سوئپ دیا ہے اور اس تحریک کا ایک بڑا سرگرم رکن منجھ سے کہتا تھا کہ اگر کسی بد نظمی سے اس کام کے عملدرآمد میں خلل نہ آ گیا تو تم دیکھو گے کہ کس طرح بیان کے چند آدمیوں کا کام ایک طرف ہوگا اور دینار کا لچ لاہور کے سیکڑ دلن ڈگری یافتہ طلباء کا کام ایک طرف ہوگا کیونکہ انہیں وہ برقی طاقت ہوگی جو ایک دفعہ دنیا میں آریہ دھرم کا سکھ بھاد سے گئی۔ اسی طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر زندہ اپنے اصلی راستہ سے ہٹ کر نہ گیا اور مذہبی جوش کے نشہ سے سرشار طلبہ دہان سے نکلے تو یہ وہ طاقت ہوگی جس کا کوئی اور طاقت مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اس مقام پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ علی گڑھ کے مدرسہ العلوم اور لاہور کے اسلامیہ کالج اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے ہوتے اسکی کیا ضرورت ہو۔ ایک طرف وہ دونوں تعلیم کا مہین مذہبی تعلیم کی قابل مہین اور دوسری اس نے بھی مردہ علوم کو مان لیا ہے۔ پھر تفاوت کیا ہے اور ایک علمیہ کا خانہ کی کیا ضرورت ہو خصوصاً اس صورت میں کہ دارالعلوم کی جو خیالی تصویر کھینچی گئی ہے وہ بہت سی باتوں میں مدرسہ العلوم علی گڑھ کی طرز بود و باش سے ملتی جلتی ہے صرف لباس وغیرہ اور مذہبی تعلیم تربیت پر زیادہ زور ہونے کا فرق ہے سو وہ مطلب دہین اصلاح کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے اس میں شک نہیں کہ علی گڑھ اور لاہور میں مفید کام ہو رہا ہے لیکن جو بات مذہبی دارالعلوم کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتی ہے اسکی دہان توقع نہیں۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ میں ان دونوں تعلیم کا ہون سے ارادت رکھتا ہوں۔ لیکن ابھی ایک اور چیز کی تلاش ہے جس کا پیشہ ہونا قوم کے لیے باعث فلاح دارین ہوگا۔ اس لیے جب میں اس خیال کی تعریف کرتا ہوں جو مذہب کے مد نظر ہے تو میں کسی طرح دوسرے کارخانوں کی خوبیوں کا انکار نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ جانا چاہتا ہوں کہ انکے نتائج کے سوا کچھ اور بھی نتیجے ہیں۔

جنکی تمنا ہمارے دلوں میں ہے اور جو اپنا انداز خاص رکھتے ہیں۔ جو دوسروں میں
نہیں پایا جاتا ۵

آفت توچہ ناز وہ انداز بھی لیکن	مرا ہوں میں جس پر وہ اور ہی کچھ ہے
--------------------------------	------------------------------------

ہر مقام کے ساتھ چند خصوصیات وابستہ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ علی گڑھ کے ساتھ
اعلیٰ درجہ کی انگریزی دانی اور استعدادی و کارگزاری۔ انگریزی طرزِ بود و باش میں مہارت
انگریزی سوسائٹی کے رسم و رواج سے واقفیت انگریزوں سے ملنے جلنے کی سہولت
یہ سب باتیں چسپان ہو گئی ہیں اسلئے وہاں کے طالب علم نسبتاً آسانی سے ملازمت
سرکار لیتے ہیں اور ملازمت میں داخل ہونے کے بعد عموماً کوئی بابت ثابت ہوتے ہیں
حکام انکی نسبت اسے اچھی رکھتے ہیں مگر ساتھ ہی اسکے شوقِ مذہب میں کوئی خصوصیت
یا امتیاز نہیں رکھتے اب اگر وہاں مذہبی تعلیم پر زیادہ توجہ بھی کی جائے تو اس سے
ایک موجودہ نقص کی تکافی ہوگی اور اس سے دنیا دار پیدا ہونے لگیں گے جو دین
سے ناواقف نہ ہوں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ان حالات سے مجبور ہو کر جو وہاں
موجود ہیں ایسے لوگ نکل آئیں جو دین کی رہبری کا بیڑہ اٹھا سکیں اور علمائے دین
کی جانشینی کی قابلیت رکھیں اسکے لیے اور کتابیں اور علم اور آب و ہوا اور اثرات
غرض ایک نئی زمین اور نیا آسمان بننا ہونا چاہیے۔ جہاں مذہب بجائے ایک دوم
درجہ کی ضرورت ہونے کے اول درجہ کی ضرورت ہو۔ مذہب ہی اڑھنا اور مذہب ہی
بچھونا ہو۔ اُٹھتے بیٹھتے اسی کی یاد اور اسی کے چرچے ہوں۔ اور دوسرے علوم جو سیکھے
جائیں اور واقفیت عام بذریعہ رسالوں یا اخبارات کے جوڑ بھائی جائے تو مذہب کی
خدمات کی رعایت کی غرض سے ہونہر کج حیثیت معقود اصل۔ علی گڑھ یا لاہور میں جو تعلیم
ہے اسکے دستِ معقود اصلی حصولِ محاش کی قابلیت ہے اور عباد کے متعلق بقدرِ ضرورت
عام مختصر سا وقت رکھا گیا ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ وہیں مذہبی پیشو پیدا ہونے لگیں تو

مقصود اصلی کو بالکل الٹ دینا ہوگا اور ایسا کرنا قوم کی اغراض کے خلاف ہوگا۔ نہ ایسا
 آج تک کبھی ہوا ہے نہ ہونا چاہیے اور نہ ہوگا کہ ساری قوم مولوی یا پنڈت یا پادری
 بن جائے ان پیشواؤں کی تعداد ہمیشہ محدود رہتی ہے۔ اور خاص قابلیتوں کے آدمی
 اس اہم ذمہ داری کو لیتے ہیں اور باقی لوگوں کے لیے سلسلہ تعلیم جدا گانہ رہتا ہے
 ہاں یہ ہے کہ انکے روشن خیال اور بیدار سفر ہونے سے قوم روشن خیال اور بیدار
 سفر ہو جاتی ہے اور انکی جہالت اور تنگ خیالی سے قوم ڈوب جاتی ہے اس لیے
 ہر تہذیب یافتہ قوم میں مذہبی پیشوا مختلف علوم و فنون کے ماہر ہوتے ہیں اور حیثیت
 علم امرا اور روسا کے برابر سفر زمانے جاتے ہیں پس سرے نزدیک زندہ کا اصلی مقصد
 ایسے علم اور اصلاحی حرکت کا پیدا کرنا ہے۔ اسی اعتقاد سے میں اسکی ہوا خواہی کا دم
 بھرنے والوں میں ہوں۔ وگرنہ۔

صلاح کار کجاؤں خراب کجا

میرا اس مقدس جماعت میں کیا کام ہے۔ ہاں میں یہ افسوس سے دیکھتا ہوں
 کہ بزرگانِ زندہ اس ثابت قدمی سے اس ارادے پر اڑے ہوئے نہیں ہیں جو کاسیابی
 کے لیے لازم ہے۔ زندہ کی جانب سے بعض تحریریں اور بعض تقریریں کبھی کدھر اور کبھی
 کدھر ٹھٹھکی گئی ہیں اور اب کے چند نئی نئی تجویزیں اسمیں داخل ہوئی ہیں جو گوبھا
 خود کتنی ہی مفید ہوں اس مقصد اصلی کی تکمیل میں سدا رہ ہونگی۔ یہ جتنے زردیوشن
 اب کے اس جماعت نے پاس کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سجاویز کے
 محرکوں کا منشا اس جماعت کو بھی اس سطح پر لانے کا ہے جس پر ہماری بعض اور قومی
 مجالس ہیں جو زردیوشنوں کی ٹکسال سمجھی جاتی ہیں اور جزیہ الزام ہے کہ عملاً محبت
 کچھ کر کے نہیں دکھاتیں۔ اگر بعض بزرگوں کو اس طرح سنگ کٹا کے کچھڑوں میں
 ملنے کا شوق ہے تو انھیں مبارک ہو۔ میں تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ زندہ سجا

دوسری تجاویز میں اُجھٹنے کے جنہیں دیگر مجالس یا تو بخوبی انجام دے رہی ہیں یا دینے کی قابلیت رکھتی ہیں اپنی ہمت بہت تن اس خیالی تصویر میں رنگ بھرنے میں صرف کرے۔ جسکا خاکہ ابھی آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور اس کا بزرگ میں نہ تو کسی ملامت سے ڈرے۔ نہ کسی تکفیر کے فتوے سے۔ یہ بات قسلی بخش ہے کہ علماءِ ندوہ نے در اس میں اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ انکی سرگرمی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ وہ تکفیر کے فتوے سے نفین گھبراتے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک چند روزہ امتحان ہے جس میں وہ مبتلا کیے گئے ہیں اور اگر مستقل مزاجی سے کام لیتے رہے تو یہ آندھی جو چڑھی ہے اسی طرح اُتر جائے گی جس طرح اس سے پہلے انگریزی تعلیم کے خلاف جو طوفان اٹھا تھا خود بخود ڈھیل گیا۔ آپ کو وہ زمانہ یاد ہو گا جب ان لوگوں پر جو مسلمانوں کی دنیوی بہبودی پر نظر کر کے قوم میں انگریزی تعلیم کو رواج دینا چاہتے تھے۔ سب دشتم کی بوجھار علماء کے ایک طبقہ کی طرف سے ہوئی تھی۔ آج زمانہ خوارس ضرورت کو تسلیم کرنا چاہتا ہے اور وہ مخالفت فرو ہو گئی ہے۔ ایسے ہی آپ حضرات جو طبقہ علماء میں روشن خیالی کی طرف راجح ہوئے ہیں اور اس بات۔ کہے اعلیٰ ہیں کہ تعلیم دین کے ساتھ دیگر علوم زمانہ حال سے بھی شتم ہونا چاہیے۔ آپ کی مخالفت کرنے والے بھی چند تنگ خیال موجود ہو گئے ہیں۔ گو وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب آپ کے مہولی کی سچائی تسلیم ہو جائے گی یہ امتحان ہر کارکن کو پیش آتا ہے اور چونکہ آپ نے بھی ایک اہم کام کا فہم لیا ہے آپ کو بھی پیش آنا ضرورت تھا اور ممکن ہے کہ اس میں کسی دل جلے کی آہ بھی شریک ہو۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے

آہ بھی شریک ہو۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے

دلبرے عشوہ گرے شوخ شکارش وہ
باطلیان جنا پیشہ سردکارش وہ
در عشقش وہ عشقش وہ و بسیارش وہ

اے خداوند یکے یار جفاکارش وہ
چند روز سے دہے تجربہ بیمارش کن
ماہانہ کہ شب و ماہ چنان میگزد

یہ جو کچھ تکلیف ہے محض "چند روز سے زبے تجربہ" کے مصداق ہے اور کا مقصد صرف یہی ہے کہ آپ حضرات کو بھی معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں کی جو درد قومی سے بیچین ہو کر اسکی کچھ خدمت کرنا چاہتے ہیں راتیں کیسے کتنی ہیں۔ میں اسکے لئے جو کچھ چلے آتا ہے جب آپ کام کر کے دکھائیں اور قوم پر ایک ایسا احسان کریں جسکے بوجھ سے کچھ سبکدوش بنیں ہو سکے گی اور جسکی یاد ہمیشہ تک دلوں میں تازہ رہے گی۔ میں آپ کو دوبارہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا مقصد ایک ایسا زبردست مقصد ہے کہ ستودہ سے مستعد سرگرم سے سرگرم دین بھیل آدمیوں کی مدت العمر کی سر توڑ کوشش سکی تکیا کے لیے شاید مشکل سے کافی ہو اور آپ کے بیان ایسے کام کرنے والے کتنے ہیں اور انہیں سرگرم کتنے ایسے انبیا بھی ہے کہ پوری توجہ اسی ایک اہم غرض پر مبذول ہے جو ان کے پیش نظر تھی اور دوسری تجاویز کی درکنشی اوزان کا فوری اثر آکھو بے راہ نہ لیجانی پائے اگر آپ اس عزم پر استقلال سے جم جائیں تو پھر قوم کا فرض ہے کہ آپ کو دل کھول کر مدد دے اور آپ کو کام کرنے کا پورا موقع دے۔ اور پھر دیکھیے کہ نتیجے کتنے نمایاں ہوتے ہیں فقط۔

اس تقریر کے ختم ہونے پر پہلے سے کچھ زیادہ شوق اور بیچینی کے آثار جلسہ میں پیدا ہو گئے ہر شخص کے ہاتھ میں جلسہ کا نظام تھا اور صدر نشین کی طرف نگاہیں تھیں کیونکہ یہ وقت آجکے جلسہ کے صدر نشین مولانا شبلی نعمانی کی تقریر کا تھا اور آپ اہل العلوم کی ضرورت پر بیان فرمانے والے تھے۔ مولانا مدوح کھڑے ہوئے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس میں چند عنوانات لکھے ہوئے تھے حسب عادت مولانا مدوح نے یہ تقریر پہلے سے تلمیذ بنین فرمائی تھی اور بعد جلسہ کے بھی تلمیذ بنین فرما سکے اور انکو یہ پسند نہیں ہے کہ دوران تقریر میں جو حصہ اسکا فیہ تحریر میں لایا گیا ہو شائع کیا جائے۔

تجویز چندہ دارالعلوم

مولانا شبلی صاحب نعمانی کی تقریر کے بعد جناب الحاج عبدالقدوس بادشاہ صاحب نے تحریک فرمائی کہ دارالعلوم کے لیے چندہ کیا جائے۔ مولانا عبدالسبحان صاحب اداخان بہار عبدالعزیز بادشاہ صاحب نے اسکی تائید فرمائی اسکے بعد مولوی شاہ ابوالخیر صاحب قصبحی غازی پور سی کھڑے ہوئے اور آپ نے دارالعلوم کی ضرورت اور اسکی امداد و اعانت کے فضائل اس جوش و دہش سے بیان کیے جو سننے کے متعلق تھے مگر افسوس ہے کہ یہ کوششیں بے سود ثابت ہوئیں اور نقد کی صورت میں بہت کم چندہ آیا جو بنونے کے برابر ہے اسوقت کے چندہ میں سب سے بڑی رقم ہمارے ناظم حسین الزندہ خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب کی تھی آپ نے پچاس روپیہ عنایت فرمائے تھے۔ اسی اثنا میں مولوی شبلی صاحب نعمانی نے یہ تحریک بھی پیش کی کہ دارالعلوم میں ایک کمرہ صرف علمائے چندہ سے تعمیر کیا جائے۔ آپ نے اسکو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو یہ بدگمانی ہے کہ علما و مدرسین سے لینے کے عادی ہیں خود دینا نہیں جانتے۔ ملا عبدالقیوم صاحب اس تجویز کی تائید فرمائی اور سب نے اس سے اتفاق ظاہر کیا اور اسی وقت موجودہ خطرا میں مندرجہ ذیل بزرگوں نے چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

فہرست چندہ موعود برائے تفسیر دارالعلوم

۱	جناب مولوی علی بن حق صاحب دہلوی۔	۵	جناب ملا عبدالقیوم صاحب	۱۰
۲	جناب مولوی شبلی صاحب نعمانی۔	۶	جناب مولوی عبدالرب صاحب	۱۱
۳	جناب مولوی سیح الزاخان صاحب		خواہر زادہ ملا صاحب۔	
۴	جناب مولوی ضیاء الدین صاحب	۷	از جناب جناب مولوی عبدالقادر	۱۲
	مدرس۔		صاحب صوبہ دار گلبرگ۔	

۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب	۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی
	ہوشیار پوری۔	۱۴	جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب
۹	جناب احمد محی الدین صاحب خان بہادر		فصیحی غازی پوری۔
	رئیس مدراس۔	۱۵	جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب
۱۰	جناب مولوی علی احمد صاحب		چشتی صابری جمہوری۔
	مذاقی بدایونی۔	۱۶	جناب مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب
۱۱	جناب مولوی غوث سید صاحب		نخری نقوی مدراس۔
	مددگار پرائیوٹ سکریٹری سرگودھا	۱۷	جناب مولوی صدر الدین صاحب
۱۲	جناب مولوی شاہ محمد سلیمان		جگرالوی۔
	صاحب چشتی قادری نقد۔		

اسکے بعد جناب محمد ابراہیم خان صاحب سوداگر پانچ بنگلور نے حسب سندر جہ ذیل نظم سنائی

قصید جناب مولوی محمد ابراہیم خان صاحب پانچ بنگلور

خدا ہر دم بڑھا دے اقتدار ندوۃ العلما	رہے ارشاد اور توفیق یار ندوۃ العلما
مسلمانوں کی عظمت اور مسلمانوں کی سہولتی	شمار ندوۃ العلما دثار ندوۃ العلما
شریر النفس کج طبعوں کو آپ ہی دکھ بتایا	فلک آساز میں پر ہے حصار ندوۃ العلما
بہت کچھ کہہ سنا یا صاحبوں نے بھائیو! تمکو	ذرا چلیے کہ دیکھ آئین ہبسا رندوۃ العلما
بریلی۔ لکھنؤ۔ کلکتہ۔ امرتسر۔ وغیرہ نے	لگایا اپنی آنکھوں میں غبار ندوۃ العلما
جہاں تک خطہ مدراس کو نازش ہوڑیا ہے	کہ جیسے سایہ افکن ہین خیار ندوۃ العلما
تنافس اور حسد کا حرف بیجا محو کرنے کو	ہے کذلک خاصہ زیبانگار ندوۃ العلما
ہر غایت صلیح کس اصلاح کل ہو مدعا ان کا	ہے مسلک اہل دین کا اختیار ندوۃ العلما

ہمیں کیا ہو چھتے ہو چل کے دیکھو آپ جلوس میں
مسلمانوں! کرو تائید اغراض مقاصد میں
نہیں زیبا تعصب باہمی دین مقدس میں
مسلمانوں کی سہروردی کے یہ پاکیزہ جلسہ میں
مقدس انکی مجلس ہے شمولیت ہر مستحسن
مبارکباد اسے چشم تنہا دولت و صلت
وثیقہ ورثہ پیغمبران کا انکو حاصل ہے
موافق ہیں کتاب سنت و طرز صحابہ سے
اکامان شریعت اور شیخان طریقت کے
سکندر ظلمت ظلمات میں ناسخ رہا حیران
ہے زیبا گر ہو یا انداز اطلس جرج طلس کا
حذا کا برگزیدہ اور رسول اللہ کا مقبول
میرے سخت رسا پر رشک ہو ضوان جنت کو
آلہی طوبی و سدہ کی عظمت اسکو حاصل ہو
آلہی کامیابی پر نصیب و فد اسلامی

ہو کیسی رحمت اور برکت شہار ندوۃ العلما
کہ ہے اسلام پر دار و مدار ندوۃ العلما
ہے عین مقصد اسلام کا یہ ندوۃ العلما
کرو با صدق دل قدر و وقار ندوۃ العلما
ذرہ دیکھو تو حسن کار و بار ندوۃ العلما
کہ محادثت سے شجوا انتقاد ندوۃ العلما
ہے خلق سرور عالم شہار ندوۃ العلما
جمع قول و فعل و کار و بار ندوۃ العلما
ہیں تبعیت یہ ولدادہ خیال ندوۃ العلما
کہ ہے یان آبجیوان آبشار ندوۃ العلما
ہے لایق ہوں دُرِ انجم شہار ندوۃ العلما
بلا شک ہے جو ہو گا دوستدار ندوۃ العلما
جو دیکھی میں نے اسی وصف بہار ندوۃ العلما
پھلے پھولے جہان میں شاخسار ندوۃ العلما
رہیں شادان ہمیشہ دوستدار ندوۃ العلما

قطعہ تاریخ العقاد و اجلاس ندوۃ العلما

بشہر احمد بہار اس شدہ	جلسہ اقدس ندوۃ تجویر
ہاتھ سال قدموش گفتا	ندوۃ اعظمیہ علماء سے عزیز
اسکے بعد مولوی نظام الدین صاحب نظامی نے مسند جو ذیل نظم پیش کی۔	
نظم جناب مولوی نظام الدین صاحب نظامی	
بے سبب نا اتفاقی کا ہوا دنیا میں گھر	بے محل جناب کے آتے ہیں نہ احباب

بے قرینہ ہوئی ہیں آپس میں بیٹھیں	بے طلب جاتے ہیں ایسی محفلوں میں دوڑ کر
ایک قرآن ایک قبلہ ایک پیغمبر موجب بیٹھنا ہر بات پر اثر کر یہ طرفہ ہر غضب	
بھائیوں کا دل دکھانا کر کے طعنے دنا ہی بے قرینہ نکتہ چینی بے محل اسپر نہی	یہ ہمارا ہے تفسن یہ ہماری دل لگی ایسی باتوں سے کہیں نہ جھتی بھی ہر دل لگی
چاہیے رہنا ہمیں ہو کر جہان میں با صفا کر کے دستور العمل دع ماکدہ رخصتا صفا	
یا لڑائی کی جو ٹھہرا لو تو کیا اسکی سبیل سب کو سنوانے کے بھی ہو سکتے ہیں جھڑپیں	سمنے مانا لائیں گے دعویٰ یہ استحکام دلیل یہ اگر ممکن نہیں تو کس قدر ہونگے ذلیل
گالیان کچھ شنگے یا کچھ انگو دیکر رہ گئے خلق بول اٹھے گی تمہارا پنا سا لیکر رہ گئے	
اشتعالک سے اگر اسپر بھی کچھ آتی نہ تاب پھر دیکھو ان کے غضب جری سوالات و جواب	پھر عدالت کا ہے منظر اور قانونی کتاب اسے خدا دنیا میں ہر لے دیکھے یہ اپنا حساب
نزدہت ملت کو گنگا میں ڈبو بیٹھے ہیں ہم جو عرب کی سعی کیا اُسکو کھو بیٹھے ہیں ہم	
آفرین نندہ پاہی صل علیٰ اسے مر جا یہ دلوان کو اورد ماغون کو بڑی دیگا جلا	عزم اس نے کر لیا ہے قوم کی صلاح کا قوت روحانیت کے حق میں ہر جائے غذا
خیر مقدم لوگ کرنے کو کھڑے تیار ہیں سرفروشی کے لیے حاضر سرباز اڑ ہیں	
کون ہے وہ آج جو نندہ کو کہتا ہے بڑا اس سے راضی ہو خدا اسکے معاون مصطفیٰ	یہ خبر ہے تو بھلا دنیا میں ہے کوئی بھلا اتفاق قوم کی ناس سے ہوئی اچھی بنا

ہونچے منزل پر تباہی کا گلہ جاتا رہا خاک اڑتی رگٹی اور قافلہ جاتا رہا	
آنکھیں کھل جائیں گی سب کی ہاتھ ہی اک ہلک برق تابندہ کو خود شرمائے گی جسکی جھلک	دیکھیے آئندہ کیا دکھلائی ہر قسمت چمک لے اڑے گی آسمان تک زور بازو کی لٹک
غلغلہ ڈالے گا یہ چاروں طرف اسلام کا حشر تک سکتہ چلے گا دین حق کے نام کا	
اور مسلمانوں کے لڑکوں کا رہے ہمیں جو ہم یوں جھاک دینی دکھائیں جیسے گردن پر بھم	کیا بڑا ہے گر کوئی قائم کرے دارالعلوم پاکے سب تعلیم مکملین بالخصوص و بالعموم
آپ سمجھے ہیں کہ بے دینی کا یہ سامان ہر پوچھیے ایمان کی ہم سے تو یہ ایمان ہر	
کامیابی ہوگی حاصل آج کل حسبِ مراد بڑھ گیا عیسائیوں کا آجکل جوشِ فساد	کوئی اسلامی مشن کا کیجیے گر انصاف چاہیے اُسکے لیے تعلیم کا مخزن زیاد
ہر طرف تبلیث کا بھتا ہے فوٹا دیکھیے اُڑ رہا عیسائیت کا ہر پھر پرا دیکھیے	
ہم سبھی تو دیکھیں اولوالعزموں نے ہم کتنے دیے سیکڑوں بیٹھے ہیں جلسہ میں کفرِ خالی لیے	چاہیے اُسکے لیے حد سے زیادہ زور دے کام دہ ہرگز نہیں زورِ قلم سے جو کیے
پاؤں سے جو کام ہوگا وہ نہ ہوگا ہاتھ سے ہاتھ سے جو بات ہوگی وہ نہ ہوگی بات سے	
دیکھا ہے آپ کو اعزازِ خلاق و سیم لو خطابِ الکریم ابن الکریم ابن الکریم	لو اٹھو زور رکھنے والو دوہیاں زور ہو کر سیم آپ کے دینے سے ہی بنیادِ مذہبِ مستقیم
کو بڑیوں کے مولِ جنت کہتی ہر حضرات لو	

یہ مقولہ ٹھیک ہے اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو	
دیکھ کر خود عقل انسانی ہونے جاتی ہر رنگ حاضرین بزم کیا کیا آپ نے دیکھے ہیں رنگ	بے گنہ لوگوں سے یہ اللہ اکبر غم جنگ قاضیہ کا قاضیہ بھی اس جگہ ہوتا ہر رنگ
ہر مقرر کی زبان جادو کلامی دیکھیے اور ادا بندی میں نظم نظامی دیکھیے	
اسکے بعد جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب برادر جناب مولوی احمد حسین صاحب ایم اے ستمہ پیشی حضور نظام دکن دام اقبالہ نے حسب سندر جہ ذیل نظم پڑھ کر سنائی۔	
نظم جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب متخلص بادشاہ بزرگشاہ مولوی احمد حسین صاحب ایم اے بی ایچ پیشی سکرٹری حضور نظام دکن دام اقبالہ	
حوصلہ کیا ہر زبان کیا ہر سلیقہ کیا ہر عمدہ تر اس سے کوئی نعمت عظمیٰ کیا ہر جلوہ شان الہی ہر ہے یہ جلسہ کیا ہر شوق کتا ہر کہ اب میرا تقاضا کیا ہر میں یہ کتا ہوں کرتونے ابھی دیکھا کیا ہر جتنا تو فخر کرے آج یہ بیجا کیا ہر اسکے اب فضل کمالات کا کتا کیا ہے نہ سنیں انکی تو بچہ دین کا دعویٰ کیا ہر گر نہ ہوا انکی تمنا تو منت کیا ہے کیسے بچہ اسکے سواندہ کا منشا کیا ہر ہم اگر لاکھ بھی سرنگین تو رہا کیا ہے	شایق ہجو ادا کرنے کا یا را کیا ہے جلسہ ندوہ علماء جو دکھایا اس نے عالم خواہیں ہوں یا بہنیں بیدار مٹی دل یہ کتا ہر سرت سے میں ہو رہا آج آنکھ کھتی ہر مجھے خوب ملی ولت دید واہ کیا نیر الضیاء ہر اس شہر و راس کیسے کیسے علماء تھیں ہیں رونق افزا دین الہی ہر ہی دین کے ہیں اہ غا قدر انکی نہ کریں قدر کریں ہم کسکی یکدلی گیمتی قوم میں پیدا ہو جائے یکدلی جہت ہو ممکن نہیں قومی صلاح

دردِ ندرہ سے تعلق ہی ہمارا کیا ہو ہم نے گرا سکو خدا سمجھا تو سمجھا کیا ہے	کھینچ لائی ہے یہاں اخوتِ اسلام کو ہم نہ ندرہ سے جدا ہیں نہ ہر وہ خدا
قطرہ بکریست کہ از حجرِ خدا نیکم ہمہ بحرِ قطرہ بخندید کہ ما نیکم ہمہ	
قوم کو خوابِ لغافل سے جگایا تو نے چشمِ عالم کو چکا چوند بنا یا تو نے اندھنوں کو بینِ یاد دلایا تو نے قوم کے دل کو ہر یک دقتِ ہلایا تو نے کیا یہ اعجازِ سخن اپنا دکھایا تو نے واسطے قوم کے خوب اسکوٹیا یا تو نے کہو مفتونِ یہاں اپنا بنا یا تو نے انکو کس نرمی سے سمجھایا یا تو نے خلق کا اُسکے نمونہ یہ دکھایا تو نے کیسے یہ بیاہم اعزازِ جو یا تو نے قومی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تو نے نفع کیا انکو اگر لاکھ سنایا تو نے جب قدر حق تھا جتانے کا جتایا تو نے اور کیا چاہیے گرا سکو سچا یا تو نے	جلوہ اس ندرہ جوانِ نون کھایا تو نے لمحہ رحمتِ حق کو یا محبِ مسم آیا بھول بیٹھے تھے جو ہم قوم کی الفت ہوتی تیرے پُر جوش ہو غلط کا اثر کیا کیسے کوئی حیران کوئی ششدر ہو کوئی ہنڈو لعل و گوہر سے نہیں کم یہ تری محلوت گل پہ پھل ہے فدا شمع پہ پروانہ تنہا پیش آتے تھے درشتی سے محتاجِ چہ شانِ بین جسکے خدا نے ہر کمالِ عظیم ایسی مجلسِ عربِ بین نہ ہم بین کہ بین زود حق اسکا صلہ تجھ کو ملے گا کیا کیا سو دشمن رکھتے ہیں جو لوگ ہمیشہ تجھ سے بے نصیبی ہم اگر نفع نہ لیں ہم تجھ سے آہ کس لب وادو بار میں ہو قوم اپنی
سرِ کرم شکوہ اگر تابِ مشیدانِ داری سینہ بکھلا خرم اگر طاقتِ دیدنِ داری	
کس قدر قوم کی گردن پہ ہر تیرا احسان	مرحبا مرچبا اسے ندرہ علما سے زہا

گو یا بیاسون کے لیے ملکی آب حیران تو ہر گریہ و محرم ہیں مثال بستان تو اگر روح جو ہم صورت جسم بجان ہم اگر در دہین تو اسکا ہر بیشک دمان کام خورشید کا ہر ذرہ نوازی بر آن ہر منزل پہ منزل پہن ہر آن در زمان دہ بہ انکا ہر عجب انکا زمانہ میں عیان کس طرح دین میں کار ہے دنیا میں نشان کس سلمان کو پیارا نہیں بن ایمان وقت یہ کم ہر بہت ملین ہیں صد امان صوفیوں ایسی نظر آئین گو بھر ہر کمان بھر کمان ایسے بزرگوں کی زیارت گمان ہم کمان بھر یہ کمان خوف خدا کا سان کیدن نہ یہ شعر ہے صبح و سار در زبان	تیرے آنے سے ہوئی ہلکوت رسی ترد تازہ ہو تیرے نفیس سے دل و دماغ مرض جہل و تعصب کا سبھا تو ہے ہم اگر زخم ہیں تو اسکے لیے ہر مرہم تو اگر صورت خورشید ہے ہم ہیں ذرات غیر قوموں کو ترقی پہ ترقی جو نصیب علم میں بل میں اور دین کی اشاعت میں اب بھی فحلت جو کرین ہم تو خدا ہی جانے کون کتا ہر ضرورت نہیں اس وقت تری و اہمیت کہ ترجیح دہی رنگا ہے قیام آہ کتب کھینچے ہم ایسا مبارک حلبہ بھر کمان آہ یہ پرجوش موثر و عظیم کمان یہ شوق کمان بھر یہ مذاق دینی بادشاہ سے یہ حسرت نہ بیشکی ہرگز
---	---

حیف در چشم زدن صحبت یا ر آفرشد
روے گل سیر عیدیم بہار آفرشد

تجویز شکر یہ نیز ہائے نفع صاحب بجا و لپوڑ ام اقبالہ

جناب خلیفہ بادشاہ صاحب جہد و تقویٰ نے فرمایا کہ آج جناب مولوی محمد الدین صاحب
بی اے چیف سکریٹری بجا و لپوڑ کا تار آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ہائے نفع نے اس میں

لکھا ہے کہ ہزائیس نے ازراہ کرم مبلغ تین سو روپیہ سالانہ کی امداد دارالعلوم کے لیے منظور فرمائی ہے لہذا ہم سب مسلمانوں کو جناب مدوح کی توجہ و عنایت کا شکر گزار ہونا چاہیے اور جناب مدوح کے لیے دعا سے خیر کرنی چاہیے۔ رسولی سید عبدالحئی صاحب مدکار نانچم ندوۃ العلماء اور رسولی شاہ ابوالخیر صاحب تصفیعی غازی پوری نے اسکی تائید کی اور فرمایا ہے نہایت جوش سے جناب مدوح کی ترقی عمر و اقبال کے لیے دعا مانگی۔

اسکے بعد جناب ملا عبد القیوم صاحب نے ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء کی طرف سے ارکان انجمن معین النذرہ مدراس کا شکریہ ادا کیا اور انجمن معین النذرہ کی جانب سے خان بہادری غلام محمود صاحب و جناب محمد انوار الدین صاحب و رسولی سید فخر الدین صاحب نے انجمن ندوۃ العلماء و صاحب کمشنر پولیس مدراس و سکریٹریان کانگریس لوکل کمیٹی اور گورنمنٹ عالیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اسکے بعد جناب احمد محی الدین خان بہادر نے استدعا کی کہ انگریزی میں کلام مجید کا قابل اطمینان ترجمہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے اسکی ضرورت ظاہر فرمائی ہوئے موجودہ تراجم انگریزی کی بے اعتباری کا مشرح طور پر ذکر فرمایا آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔

خلاصہ تقریر جناب احمد محی الدین خان بہادری و امیر پیشوا علی گڑھ

بغرض اشاعت و دعوت اسلام جو تجویز کہ آج پیشرفت ہوئی کہ مولویوں کو زبان انگریزی سکھائی جائے میری فہم ناقص میں یہ امر اربس ضروری سمجھا جاتا ہے کہ قرآن شریف کا پکا ترجمہ انگریزی اور بھی دوسری زبانوں میں کیا جانے کا انتظام کیا جائے ترجمہ ہاے موجودہ انگریزی میں سیل کا ترجمہ فی الجملہ اچھا ہے لیکن اُس میں بھی کئی مقام میں خامی اور کئی موقعون میں غلط بیانی ہے اور جو شرح کہ تحت میں لکھا ہے اُس میں بعض موصیئہ اشارے بھی ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس امر میں ایک رزلویشن پیش کر دوں ہیں

میں یہ نہیں کہوں گا کہ ابھی سے اسکا انتظام مندرجہ ذیل ہے بلکہ یہ کہوں گا کہ یہ رزولوشن
 ندوہ کے دفتر میں داخل ہو جائے اور جس وقت کہ اسباب اسکے مہیا ہو جائیں اس پر عملدرآمد
 ہو۔ فقط سبیل کے ترجمہ پر اگر آپ کا داعظ کرے گا اور اسکی سند درپیش کرنے لگے گا تو
 کہیں نہ کہیں وہ خطا پائے گا لہذا قرآن مجید کا ترجمہ اُن ملکوں کی زبانوں میں کیا جائے
 جہاں اشاعت یا دعوت اسلام کرنی مناسب نظر آئے اور اس تجویز پر جلسہ آئندہ ندوۃ
 میں غور ثانی کر کے مناسب انتظام اس مقصد کے برآنے کا کیا جائے۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے اوٹیز آئزورور نے فرمایا کہ اشنا سے راہ میں مجھے
 جناب سید عبدالمجید خان بہادر ریس کڈپہ لے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے انگریزی میں
 عقائد اسلام کی ایک کتاب ترجمہ کی ہے اور اسکے حقوق ندوۃ العلماء کو دینے کے لیے آمادہ
 ہوں۔

اسکے بعد ایک انگریزی اخبار کے مہند داڈمیر نے صدر انجمن صاحب سے درخواست
 کی کہ ندوۃ العلماء کے متعلق اُسکو اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت دیجائے۔ صدر انجمن
 صاحب نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور انھوں نے انگریزی میں ڈیڑھ گھنٹہ کامل
 تقریر کی جسکا ترجمہ شیخ عبدالقادر صاحب بی اے نے نہایت رجستگی کے ساتھ حاضرین کو
 سنایا۔ انھوں نے ڈیڑھ گھنٹہ کامل نہایت جوش اور تسلسل کے ساتھ مفاد ذیل کو ظاہر کیا
 طرز بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویائی کی مہارت کے علاوہ اپنے ملک اور انبا سے وطن
 سے محبت بھی رکھتے ہیں۔

پہلے انھوں نے اس بارش اور سیلاب کا ذکر کیا جو انقادمجلس ندوۃ العلماء سے
 چار روز پہلے اہل مدراس اور نیشنل کانگریس کو متاثر کیا تھی۔ اوٹیز صاحب نے دلچسپ گفت
 کے ساتھ کانگریس کی اُن تکلیفوں کا تذکرہ کر کے جو بارش کے سبب ہوئی تھیں کہا کہ جب
 میں نے سنا کہ کانگریس کا ندوۃ العلماء کے لیے مانگا گیا ہے تو مجھ کو تعجب آمیز نہیں

آگئی۔ اور خیال کیا کہ سمندر کے دلدل میں کس طرح جلسہ ہو سکے گا۔ مگر علما کا دربار میں قدم رکھنا ایسا مبارک ہوا کہ آسمان تم گیا۔ اور سورج نے اپنی جلد بادی تیزی سے زمین کو خشک کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آج میں آپ صاحبون کو اطمینان کے ساتھ ایک پراسن وچر آسائش مقام پر پاتا ہوں جو کل تکلیف اور بے لطفی کا گھر تھا۔

تو کیا اس عجیب بات کو آپ صاحبان کی حقانیت میں شمار کرنا لازم نہیں اور کیا اس سے یہ یمنین معلوم ہوتا کہ خدا تعالیٰ آپ کی اغراض کو پسند کرتا ہے۔

اسکے بعد اڈیٹر صاحب نے تاسف آمیز الفاظ میں ندرہ کے مخالفین کا حال بیان کیا۔ کہ وہ آج کل مدراس میں ندرہ کی نسبت عجیب خبریں مشہور کر رہے ہیں کہ اہل ندرہ مسلمانوں میں تفرقہ اور تفاق پیدا کرنے والی جماعت ہے۔ وغیرہ۔ مگر میں نے سنا ہے کہ آپ لوگ قرآن پر عمل کرتے ہیں اور قرآن ایک ایسی صاف اور صلیح کل کتاب ہے کہ جسے اسکو کبڑ لیا کبھی نفاق میں مبتلا نہیں ہوگا۔

ان امور کو بیان کر کے اڈیٹر صاحب نے مدراس کے غریب مسلمانوں کی طرف اہل ندرہ کو توجہ دلائی کہ انکے کھانے کا بھی اختتام کیجیے۔ تعلیم سے زیادہ اہم فرض انسان کے لیے خوراک بہم پہنچانا ہے۔ اسوقت آپ کی قوم کے خاص اور ممتاز لوگ جمع ہیں۔ اس ضروری بات پر غور کر کے کوئی نیک نتیجہ نکالنا چاہیے۔

غزبان کی حالت کو اڈیٹر صاحب نے ایسے موثر پیرایہ میں بیان کیا کہ لوگوں پر افسوس کی تصویر چھا گئی۔

تقریر ختم ہوتے ہی ایک مسلمان نے باخبر و پیہ غزبانڈ کے لیے دیے۔ اسکے بعد جناب ابو بکر بن شہاب حضری نے ایسے جوش اور خلوص کے ساتھ دعا فرمائی حاضرین جلسہ میں جو لوگ عربی زبان سے نا آشنا تھے انہر بھی ایک قسم کی کیفیت طاری تھی۔ ہر طرف سے آمین کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اسی دعا پر جلسہ برپا کیا گیا۔

کیفیت جلسہ والنسیران مدراس

۸۔ جنوری کو بعد نماز عصر بعدارت جناب ملا عبد القیوم صاحب محمد عبدالقادر صاحب جدی کے مکان میں اس غرض سے منعقد ہوا کہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی کو انکی حسن خدمات کے اعتراف میں جو مدراس میں کی گئیں ایک سپاس نامہ پیش کیا جائے اس پر ان علما کو جو تقریب اجلاس ندوۃ العلماء جمع پڑے تھے دعوت دی گئی غوث محی الدین صاحب فرزند ارجمند جناب خان بہادر غلام محمد صاحب صاحب نے ایک اردو ایڈریس دلکش لمجہ میں پڑھا جس کا فاضل مولوی صاحب مدوح نے جواب دیتے ہوئے طلباء اور اس کو جنکی طرف سے یہ ایڈریس پیش کیا گیا تھا جس پر اور دربار الفاظ میں ایک قیمتی نصیحت کی جس کا مخلص یہ تھا کہ وہ اپنے زمانہ تعلیم اور نیز بعد ایسی روش اختیار کریں جس سے انکے قدیم آبائی مہذب طریقوں میں کوئی فرق نہ آئے وہ اپنی ایسی انگلیوں اور خواہشوں کو جو لانی نذین جیسے انکے والدین کے دل دکھیں اور دیکھنے والوں کو جدید تعلیم سے شبہات پیدا ہوں اور وہ اسکے نتیجوں سے خوف کھا کر اسکے فوائد سے اپنی اولاد کو محروم رکھنے کی طرف مائل ہوں۔ انکی تائید میں جناب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب بی اس نے بھی اسی قسم کی تقریر کی اور نیز ان خدمات کا ذکر کیا جو مولوی صاحب شملوی نے اپنے زمانہ ملازمت میں جس سے اب وہ مستعفی ہو چکے ہیں سالانہ جاسر روپیہ علاقہ شملہ سے بطور چندہ وصول کر کے روانہ کرنے میں بجا لائے ہیں۔ اس تقریر کے اختتام پر نماز مغرب جماعت سے ادا کی گئی اور پھر چائے و بسکٹ وغیرہ سے حضار جلسہ کی سارات کی گئی بعدہ صدر جلسہ جناب ملا عبد القیوم صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کے ذریعہ سے والنسیران ندوہ کا جبکہ الفاظ میں شکریہ ادا کیا اور پھر جناب مولینا سید شاہ سلیمان صاحب بھلوارسی اور جناب مولوی سلیمان الدین صاحب

جھڑی کے دغظ ہوئے اسکے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

اعلا س کے ختم ہونے کے بعد روساے مدراس نے ارکان موجودہ کو دعوت دینے پر اصرار کیا اور باوجود انکار شدید کے جناب احمد محی الدین خان بہادر جناب النور الدین خان بہادر جناب النور الدین خان بہادر امراسے والا جامی اور جناب حکیم عبدالعزیز صاحب داماد حاجی محمد بادشاہ صاحب۔ جناب مولوی سید فخر الدین صاحب فخری نقوی جناب خان بہادر عبدالعزیز بادشاہ صاحب۔ جناب سلطان محمود صاحب مالک واڈیٹر اخبار نیر آصفی اور جناب جلال الدین صاحب واڈیٹر آفتاب دکن اور دیگر روساے مدراس نے پر تکلف دعوتیں دیں۔

گوشتواره درودت مذرة العلماء من ابتداء شهر الـ ۱۲ ماه رمضان المبارك الـ ۱۳۸۲ هـ

روز		ماه											
شماره	تاریخ	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز
۱	۱۳۸۲/۱۲/۱	یکشنبه	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۲	۱۳۸۲/۱۲/۲	دوشنبه	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳	۱۳۸۲/۱۲/۳	سه شنبه	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴	۱۳۸۲/۱۲/۴	چهارشنبه	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۵	۱۳۸۲/۱۲/۵	پنجشنبه	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۶	۱۳۸۲/۱۲/۶	شنبه	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۷	۱۳۸۲/۱۲/۷	یکشنبه	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۸	۱۳۸۲/۱۲/۸	دوشنبه	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۹	۱۳۸۲/۱۲/۹	سه شنبه	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۰	۱۳۸۲/۱۲/۱۰	چهارشنبه	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱۱	۱۳۸۲/۱۲/۱۱	پنجشنبه	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۱۲	۱۳۸۲/۱۲/۱۲	شنبه	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۳	۱۳۸۲/۱۲/۱۳	یکشنبه	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱۴	۱۳۸۲/۱۲/۱۴	دوشنبه	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۵	۱۳۸۲/۱۲/۱۵	سه شنبه	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۶	۱۳۸۲/۱۲/۱۶	چهارشنبه	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱۷	۱۳۸۲/۱۲/۱۷	پنجشنبه	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۱۸	۱۳۸۲/۱۲/۱۸	شنبه	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۹	۱۳۸۲/۱۲/۱۹	یکشنبه	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۲۰	۱۳۸۲/۱۲/۲۰	دوشنبه	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۱	۱۳۸۲/۱۲/۲۱	سه شنبه	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲۲	۱۳۸۲/۱۲/۲۲	چهارشنبه	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲

روز		ماه											
شماره	تاریخ	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز	روز
۱	۱۳۸۲/۱۲/۱	یکشنبه	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۲	۱۳۸۲/۱۲/۲	دوشنبه	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳	۱۳۸۲/۱۲/۳	سه شنبه	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴	۱۳۸۲/۱۲/۴	چهارشنبه	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۵	۱۳۸۲/۱۲/۵	پنجشنبه	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۶	۱۳۸۲/۱۲/۶	شنبه	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۷	۱۳۸۲/۱۲/۷	یکشنبه	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۸	۱۳۸۲/۱۲/۸	دوشنبه	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۹	۱۳۸۲/۱۲/۹	سه شنبه	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۰	۱۳۸۲/۱۲/۱۰	چهارشنبه	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۱۱	۱۳۸۲/۱۲/۱۱	پنجشنبه	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۱۲	۱۳۸۲/۱۲/۱۲	شنبه	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۳	۱۳۸۲/۱۲/۱۳	یکشنبه	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱۴	۱۳۸۲/۱۲/۱۴	دوشنبه	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۵	۱۳۸۲/۱۲/۱۵	سه شنبه	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۶	۱۳۸۲/۱۲/۱۶	چهارشنبه	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱۷	۱۳۸۲/۱۲/۱۷	پنجشنبه	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۱۸	۱۳۸۲/۱۲/۱۸	شنبه	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۹	۱۳۸۲/۱۲/۱۹	یکشنبه	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۲۰	۱۳۸۲/۱۲/۲۰	دوشنبه	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۱	۱۳۸۲/۱۲/۲۱	سه شنبه	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲۲	۱۳۸۲/۱۲/۲۲	چهارشنبه	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲

گوشواره آرد و هفت دارالعلوم بابت سال ششم ده من انبساط شش ماه فایده نجات سنگ رمضان المبارک ۱۳۳۱ هـ

آرد

کیفیت	ح							ن						
	نیز انکل	دانه می کلین	دانه کلین	معم	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه	زرد چوبه
۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲
	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲

بانی سنگ رمضان ۱۳۳۱ هـ

مقام بابت سال ششم ده من انبساط شش ماه فایده نجات سنگ رمضان ۱۳۳۱ هـ

نیز انکل آمدنی مع قبایح سنوات

مرحوم

مرحوم

مرحوم

نذرات

قبایح سنوات

ماتر

مرحوم

مرحوم

مرحوم

بقیہ فہرست چند ندوۃ العلماء بابت ۱۳۰۱ھ

نمبر شمار	نام نامی مع پتہ	رقم
۱	عطیہ ماہوار سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ	۱۰۱

چندہ کنیت ندوۃ العلماء بابت ۱۳۰۲ھ

نمبر شمار	نام نامی مع پتہ	رقم	نمبر شمار	نام نامی مع پتہ	رقم
۱	خان بہادر ششی محمد الطر علی صاحب	۱۰۱	۸	نواب فیروز یار جنگ بہادر	۱۰۱
۲	کا کوری ضلع لکھنؤ	۱۰۱	۹	حیدر آباد دکن	۱۰۱
۳	نواب صاحب بہادر والی ریاست	۱۰۱	۱۰	حافظ محمد سعید صاحب شری ضلع الہیہ	۱۰۱
۴	مالیر کوٹلہ	۱۰۱	۱۱	بابو صوبے خان صاحب کسریٹ	۱۰۱
۵	چندہ متفرق جامع مسجد عبیدگاہ	۱۰۱	۱۲	ایجنٹ ٹی انشین ملک حسین	۱۰۱
۶	علی گڑھ	۱۰۱	۱۳	حاجی فضل امام صاحب رئیس غلم	۱۰۱
۷	حاجی احمد اللہ شاہ صاحب	۱۰۱	۱۴	پیورہ قائم گنج	۱۰۱
۸	رئیس بہار گج	۱۰۱	۱۵	بندت بر بہالپوری صاحب سب سیر	۱۰۱
۹	متفرق از کارخانہ کرم الہی صاحب	۱۰۱	۱۶	سیانمیر ضلع لاہور	۱۰۱
۱۰	علی گڑھ	۱۰۱	۱۷	سعلوم الاسم معرفت مولوی غلام	۱۰۱
۱۱	محمد انجمن صاحب اہل ایس آسام	۱۰۱	۱۸	محمد صاحب شملوی علی گڑھ	۱۰۱
۱۲	بنگال ریلوے	۱۰۱	۱۹	بہادر الدین صاحب علی گڑھ	۱۰۱
۱۳	شیخ بیر علی صاحب گوٹہ فروش	۱۰۱	۲۰	حکیم امیر شیر خان صاحب سب سیر قائم گنج	۱۰۱
۱۴	سخلپورہ شہر شینہ	۱۰۱	۲۱	منشی عبدالکریم صاحب علی گڑھ	۱۰۱

۱۷	متفرق بلا تفصیل چھپاؤ ضلع فرخ آباد	۲۸	چودھری محمد یونس صاحب مارہہ ضلع ایٹہ
۱۸	رسالہ ازاد درمیر خان عطائی پور قائم گنج	۲۹	حاجی ساقی داد خان صاحب پنشنر رسالہ دار قائم گنج ضلع فرخ آباد
۱۹	مولوی فضل الدین صاحب دکھل لاہور	۳۰	رسالہ دار امر اودھار خان صاحب قائم گنج ضلع فرخ آباد
۲۰	دین محمد وغیرہ گوخانہ قائم گنج بالولہ فاضل حسین صاحب	۳۱	حاجی امام علی خان صاحب محکمہ قلعہ قائم گنج
۲۱	کلرک کسٹریٹ ٹی افسین ملک چین	۳۲	شیخ فضل حسین صاحب دیکل فتح گڑھ
۲۲	مولوی غنایت علی خان صاحب گوخانہ قائم گنج	۳۳	قیمت گھڑی معرفت مددگار صاحب سین حاجی شکر طاہر صاحب
۲۳	مولوی محمد رفیع الدین صاحب دکھل علی گڑھ	۳۴	صاحب البنات بھاؤ نگر حاجی عبدالقیوم صاحب نیس
۲۴	منشی بدر الدین صاحب کلرک دفتر ڈی ٹی ایس جھنڈا	۳۵	چھپاؤ ضلع فرخ آباد منشی افسیر الدین احمد صاحب
۲۵	مسٹر عبدالقادر صاحب ڈی ٹی کلرک سیٹاپور	۳۶	چھپاؤ ضلع فرخ آباد مولوی عبداللطیف صاحب رئیس
۲۶	خلیفہ نوز محمد صاحب صاحب مہاراجہ صاحب بہادر جیندہ	۳۷	دلمو ضلع راسے بریلی میان کریم صاحب علی گڑھ
۲۷	چودھری محمد طاہر صاحب مارہہ ضلع ایٹہ	۳۸	

۳۹	مرزا احمد جان بیگ صاحب	۵۰	ستری غلام محی الدین صاحب
	علی گڑھ	۵۱	محلہ کاکا ہوشیار پور
۴۰	منشی الداتا صاحب حیدر	۵۲	مولوی محمد عمر صاحب مارہ فصیح ایٹھ
	لواہری دروازہ لاہور	۵۳	سحررت حکیم عبدالسلام صاحب علی گڑھ
۴۱	چنا خان صاحب دمدہ	۵۴	منشی امیر محمد خان غلام صاحب ہی
۴۲	مولوی عبدالغفار صاحب	۵۵	نور خان قایم گنج
	محلہ ملائی بستی پوسٹ بالی گنج	۵۶	سہمی بھان یک زنجیر و جھلہ تقری
	کلکتہ	۵۷	مارہہ فصیح ایٹھ قیمتی
۴۳	مولوی سید عبدالرحمن صاحب	۵۸	عبداللطیف صاحب علی گڑھ
	بن جعفر مولانا خیلہ انحضری العلوی	۵۹	دختر نازہ شوکت علی صاحبہ مرہوم علی گڑھ
	بھاؤنگر	۶۰	ہنر برسن صاحب علی گڑھ
۴۴	سبارک شاہ خان صاحب	۶۱	مولوی جلال الدین صاحب علی گڑھ
	رئیس چند دہی	۶۲	منشی کریم بخش صاحب وکیل رجبہ
۴۵	مولانا محمد لطف اللہ صاحب	۶۳	اول رتن گڑھ
	منفی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن	۶۴	سید عابد حسین صاحبہ ستم تجارت
۴۶	مولوی محمد یقوب علی صاحب وکیل	۶۵	علاقہ سنگور
	ندوہ چندہ کنیت دو اشخاص	۶۶	ڈاکٹر احمد حسین صاحب ہاسپل
۴۷	فیض بخش صاحب علی گڑھ	۶۷	علاقہ سنگور
	سید عسکر علی شاہ صاحبہ فصیحہ	۶۸	منشی محمد ابراہیم صاحب ہاسپل
۴۸	ننگ گنج قایم گنج فصیحہ فرخ آباد	۶۹	بولیس علاقہ سنگور
۴۹	عبدالکریم صاحب علی گڑھ		

۶۴	شیخ خواجہ حسن صاحب دار فاضلہ	۱۵۱	۷۵	مولوی محمد شرافت اللہ صاحب
۶۵	چودھری عبدالغفور صاحب	۱۵۱	۷۶	دینی کلکٹر فرنگی علی فتح گڑھ
۶۶	مارہرہ ضلع ایٹہ	۱۵۱	۷۷	مولوی سید مقبول احمد صاحب
۶۷	چودھری محمد داد صاحب	۱۵۱	۷۸	پیشکار فتح گڑھ
۶۸	مارہرہ ضلع ایٹہ	۱۵۱	۷۹	سعادتمند خان صاحب مختار
۶۹	مولوی محمد شرافت صاحب	۱۵۱	۸۰	کلکٹری فتح گڑھ
۷۰	السیکٹر ریلوے کیا ماری	۱۵۱	۸۱	محمد حسین صاحب سوڈا کشمیر
۷۱	ضلع کراچی	۱۵۱	۸۲	فتح گڑھ
۷۲	محمد شیر خان صاحب اردو	۱۵۱	۸۳	منشی سعید اللہ خان صاحب
۷۳	حاجی سید خان صاحب عطائی پور	۱۵۱	۸۴	ملک عدالت کلکٹری فتح گڑھ
۷۴	قائم گنج	۱۵۱	۸۵	منشی سلامت اللہ خان صاحب
۷۵	نظیر علی خان صاحب منیجر	۱۵۱	۸۶	ناصر عدالت دیوانی فتح گڑھ
۷۶	تبورہ قائم گنج	۱۵۱	۸۷	منشی امداد اللہ خان صاحب
۷۷	حافظ محمد امیر خان صاحب	۱۵۱	۸۸	سفرم حبی فرخ آباد
۷۸	رسالدار تبورہ قائم گنج	۱۵۱	۸۹	حافظ عبدالرحیم خان صاحب
۷۹	بہادر علی خان صاحب	۱۵۱	۹۰	امان آباد
۸۰	کونپر پور قائم گنج	۱۵۱	۹۱	سپین عیسیٰ بھائی یوسف صاحب
۸۱	طالب علی خان صاحب	۱۵۱	۹۲	تاجرا الطوام بھادونگر
۸۲	جلانکا قائم گنج	۱۵۱	۹۳	سپین عبداللہ کاوا صاحب
۸۳	محمد زمان خان صاحب رئیس	۱۵۱	۹۴	تاجرا الطوام بھادونگر
۸۴	راسے پور قائم گنج	۱۵۱	۹۵	حافظ عبدالرحیم صاحب شاہ بھائی

۹۸	منشی عبد الحفیظ صاحب اور سیر	مدرس بھڑوچ	
۹۹	بگیم گنج بارہ بنکی	۸۶ حاجی رحمت اللہ حاجی قاسم	۱
۱۰۰	مولوی محمد امانت اللہ صاحب	۸۷ یمن تاجرا حمد آبا شیخ کے پول	۱
۱۰۱	بالاسے قلموہ علی گڑھ	۸۸ شیخ حسن صاحب بن شیخ محمد صاحب	۱
۱۰۲	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب	۸۹ مدرس بھڑوچ مندر	۱
۱۰۳	نکودر ضلع جالندھر	۸۹ شیدی جوہر پٹال صاحب لکھنوی	۱
۱۰۴	حافظ محمد اسماعیل صاحب دکیل	۹۰ مسجد چکے الی سورت	۱
۱۰۵	عدالت شاہ جہا پور	۹۱ مولوی سید عبدالقدیر صاحب	۱
۱۰۶	منشی محمود علی خان صاحب دہلی	ایم اسے پلا ضلع گیا	۱
۱۰۷	تھسل کالون اسکول لکھنؤ	۹۰ منشی محمد ایوب صاحب جھانڑو	۱
۱۰۸	منشی الف دین صاحب ملیڈ	ضلع فرخ آباد	۱
۱۰۹	راولپنڈی	۹۱ سماء منی صاحب جھانڑو ضلع فرخ آباد	۱
۱۱۰	منشی ساقی دہلوی صاحب پٹنہ	۹۲ حافظ محمد فضل اکرم صاحب دکیل	۱
۱۱۱	رسالدار قائم گنج فرخ آباد	رئیس بدایون	۱
۱۱۲	حافظ قطب الدین صاحب	۹۳ ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ہٹیل	۱
۱۱۳	مالک مطیع نامی لکھنؤ	اسسٹنٹ سردار شہر پکانیر	۱
۱۱۴	سردار پرشوتم سنگھ صاحب تھیلار	۹۴ شیخ عبداللہ صاحب رئیس چندوی	۱
۱۱۵	بھٹنڈا	۹۵ عابد خان صاحب چندوی	۱
۱۱۶	حافظ عبدالغفور صاحب بٹنڈا	۹۶ الہ داد خان صاحب چندوی	۱
۱۱۷	علی گڑھ	۹۷ فردا حسن صاحب رئیس رتنی	۱
۱۱۸	سید بلقدوس صاحب دہلی کلاپوری	ضلع گیا	۱

۱۰۹	چودھری الی بخش صاحب سید	۱۱۶	منشی عنایت اللہ خان صاحب
۱۱۰	پتی ہوشیار پور	۱۱۷	سبزی منڈی بریلی
۱۱۱	سید امام علی شاہ صاحب سحر	۱۱۸	مولوی محمد عبدالقیوم صاحب
۱۱۲	ہوشیار پور	۱۱۹	محلہ جھوڑ بریلی
۱۱۳	سیان عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ	۱۲۰	مولوی عبدالجبار صاحب غروڑی
۱۱۴	موضع بسوی خواجہ ہوشیار پور	۱۲۱	کھیری ضلع مظفرنگر
۱۱۵	مولوی میر علی صاحب مدرس موضع	۱۲۲	شیخ کرم الی صاحب انیکٹر
۱۱۶	پرہیزان ہوشیار پور	۱۲۳	محلہ نہر محلہ نہر
۱۱۷	شیخ محبوب بخش صاحب	۱۲۴	منشی محمود خان صاحب ضلع دار
۱۱۸	نگودر ضلع جالندھر	۱۲۵	محکمہ نہر محلہ نہر
۱۱۹	حافظ غفور الدین صاحب انیکٹر	۱۲۶	منشی نبی بخش صاحب لہوال
۱۲۰	پنشنر محلہ خواجہ قلع بریلی	۱۲۷	نظارت سو جان گدھ ریت
۱۲۱	حاجی کلب حسن صاحب محلہ کتب خانہ	۱۲۸	بیکانیر
۱۲۲	بریلی		

فہرست عطیات ندوۃ العلماء بابت ۱۳۰۲ھ

۱	مولوی حاجی انصاف حسین صاحب	۴	ناسلوم الاسم علی گدھ
۲	دکیل ایہ	۵	محمد خان صاحب چیرا سی
۳	سوفت منے خان صاحب	۶	قائم گنج ضلع فرخ آباد
۴	شمس آباد ضلع فرخ آباد	۷	غلام قادر خان صاحب
۵	سیان گلاب صاحب علی گدھ	۸	سبحان پور قائم گنج

۷	محمود صاحب علی گده	عمر	۲۳	امام صاحب بذریعہ دفعہ مسجد	
۸	سیان ملن صاحب علی گده	عمر		جالندھر	عمر
۹	سیان خدا بخش صاحب علی گده	عمر	۲۴	نشی رکن الدین صاحب مختار	
۱۰	ماسٹر طور جن صاحب علی گده	عمر		سردار شہر بیکانیر	عمر
۱۱	حاجی علی بخش صاحب علی گده	عمر	۲۵	حافظ غلام محمد صاحب بانی پتی	
۱۲	نذیر خان صاحب علی گده	عمر		الہمد بخش خانہ سنگدور	عمر
۱۳	پیر جی عزیز الدین احمد صاحب نظیر	عمر	۲۶	نشی سعید احمد صاحب مارہرہ	عمر
	جلدیری علی گده	عمر		ضلع ایٹہ	
۱۴	خدا بخش صاحب علی گده	عمر	۲۷	شیخ قمر الدین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۱۵	خواجہ محمد اسماعیل صاحب علی گده	عمر	۲۸	چودھری محمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۱۶	حکیم عبدالسلام صاحب خلف حکیم	عمر	۲۹	نشی رحم الہی صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
	عبدالرزاق صاحب علی گده	عمر	۳۰	نشی برکات احمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۱۷	عبدالاحد خان صاحب علی گده	عمر	۳۱	حکیم دلی الدین صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۱۸	چودھری غلام رسول صاحب پٹیل	عمر	۳۲	چودھری محمد صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
	اسٹنٹ ہوشیار پور	عمر	۳۳	چودھری محمد نوح الہی صاحب نعمانی	
۱۹	چودھری حاکم صاحب ہوشیار پور	عمر		مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر
۲۰	نشتی سید چراغ شاہ صاحب محلہ	عمر	۳۴	چودھری مشت حسین صاحب مارہرہ	
	مفتیان جالندھر	عمر		ضلع ایٹہ	عمر
۲۱	نشتی محمد عالم خان صاحب ناظر	عمر	۳۵	والدہ محمد زکریا صاحب مارہرہ	
	منصفی محلہ مفتیان جالندھر	عمر		ضلع ایٹہ	عمر
۲۲	شیخ عبدالوہید صاحب ڈاکٹر جہادانی جالندھر	عمر	۳۶	والدہ محمد نظیر صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	عمر

۳۷	الیهی شی حبیب احمد صاحب مارہر ضلع ایٹہ	عمر	۵۱	عبد القادر صاحب سجا پور قایم گنج	عمر
۳۸	مولوی محمد امان صاحب مارہر ضلع ایٹہ	عمر	۵۲	داود دین خاں صاحب سجا پور قایم گنج	عمر
۳۹	شرافت حسین صاحب مارہر ضلع ایٹہ	عمر	۵۳	محمد ظہیر صاحب گدھی ٹوٹھان قایم گنج	عمر
۴۰	حکیم وحید الدین صاحب مارہر ضلع ایٹہ	عمر	۵۴	رزوہ صاحب علی خان صاحب رسالدار پورہ	عمر
۴۱	چودھری حبیب احمد صاحب مارہر ضلع ایٹہ	عمر		قایم گنج	عمر
۴۲	الیهی محمد صاحب مارہر ضلع ایٹہ	عمر	۵۵	نور عالم خان صاحب پورہ قایم گنج	عمر
۴۳	حاجی احمد خان صاحب ٹیس پورہ	عمر	۵۶	سجاد خیر صاحب رسالدار پورہ قایم گنج	عمر
	قایم گنج	عمر	۵۷	حسین الدین صاحب رسالدار	عمر
۴۴	جمعدار احمد حسین خان صاحب			کونیر پور قایم گنج	عمر
	جلوئی قایم گنج	عمر	۵۸	غلام نبی خان صاحب گدھی	عمر
۴۵	احسان احمد خان صاحب سجا پور	عمر		عزت خان صاحب قایم گنج	عمر
	قایم گنج	عمر	۵۹	احمد نبی خان صاحب لال پور قایم گنج	عمر
۴۶	محمد زمان خان صاحب سجا پور	عمر	۶۰	محمد دراز خان صاحب قایم گنج	عمر
	قایم گنج	عمر	۶۱	لال محمد صاحب گودانہ قایم گنج	عمر
۴۷	عبد الغنی خان صاحب جمعدار سجا پور	عمر	۶۲	سکندر میر خان صاحب گودانہ قایم گنج	عمر
	قایم گنج	عمر	۶۳	عبدالرحمن صاحب قنہاری چوہدری	عمر
۴۸	سورین علی خان صاحب سجا پور	عمر		زیر جامع مسجد اگرہ	عمر
	قایم گنج	عمر	۶۴	علی شیر خان صاحب قایم گنج	عمر
۴۹	شمس الدین خان صاحب سجا پور قایم گنج	عمر	۶۵	حسن خان صاحب قایم گنج	عمر
۵۰	عبد الغفر خان صاحب پورہ	عمر	۶۶	نصف خان صاحب قایم گنج	عمر
	قایم گنج	عمر	۶۷	ملکو خان صاحب قایم گنج	عمر

۶۸	بابو بلا بخش صاحب فضل رحمانی	۸۳	منشی محمد علی صاحب بخش چمبرانو
۶۹	قائم گنج	۸۴	صلح فرخ آباد
۷۰	حافظ محمد فضل حق صاحب بنیر نند	۸۵	منشی فیاض الدین صاحب چمبرانو
۷۱	مال فتح گڑھ	۸۶	صلح فرخ آباد
۷۲	شیخ لطیف حسین صاحب پیشکار	۸۷	خدیایا خان صاحب چمبرانو
۷۳	جمعی فتح گڑھ	۸۸	صلح فرخ آباد
۷۴	منشی محمد صدیق صاحب پیشکار	۸۹	حافظ محمد سلیم صاحب چمبرانو
۷۵	فتح گڑھ	۹۰	صلح فرخ آباد
۷۶	شیخ بشیر الدین صاحب بتولی	۹۱	منشی عبدالغنی صاحب چمبرانو
۷۷	جامع مسجد فتح گڑھ	۹۲	صلح فرخ آباد
۷۸	شیخ احمد بخش صاحب سوار فتح گڑھ	۹۳	شیخ عبدالقدوس صاحب چمبرانو
۷۹	منشی محمد علی خان صاحب کلیل فتح گڑھ	۹۴	منشی محمد ابراهیم صاحب چمبرانو
۸۰	قاضی علی حسن صاحب کلیل فتح گڑھ	۹۵	اصغر علی خان صاحب قائم گنج
۸۱	شیخ امین الدین صاحب بخارا فتح گڑھ	۹۶	منشی الایسر سلام صاحب بنیر نند
۸۲	بابو گلزار احمد صاحب فتح گڑھ	۹۷	منشی عطاء محمد صاحب بھٹنڈا
۸۳	داروغہ محسن علی صاحب بنیر نند	۹۸	منشی عبدالکریم صاحب نقشبند نوس
۸۴	مکرم خاں نقشبند اکینٹ فتح گڑھ	۹۹	ریلوے بھٹنڈا
۸۵	شیخ عبدالقدوس بن عثمان اتھافی بھاد	۱۰۰	بابو کریم الہی صاحب بھٹنڈا
۸۶	غلام علی الدین صاحب پیشکار	۱۰۱	میان انیسر صاحب علی گڑھ
۸۷	چوہدران بھادنگر	۱۰۲	پیو خان صاحب دفعہ خان صاحب
۸۸	نیر خان صاحب درویش بھادنگر	۱۰۳	قائم گنج

۶	سیر سن قایم گنج	۱۱۳	۸	عبد الوحید صاحب علی گڑھ	۹۷
۴	محمد اسماعیل صاحب سار علی گڑھ	۱۱۴	۸	ولی محمد صاحب علی گڑھ	۹۸
۴	سیان سرفراز صاحب نگر علی گڑھ	۱۱۵	۸	محمد یحییٰ صاحب مارہر ضلع ایٹہ	۹۹
۴	رحیم بخش صاحب علی گڑھ	۱۱۶		شیخ کفایت حسین صاحب مارہر	۱۰۰
۴	منیار الدین صاحب علی گڑھ	۱۱۷	۸	ضلع ایٹہ	
۴	نور محمد صاحب علی گڑھ	۱۱۸		محمد ادیس صاحب مارہر	۱۰۱
۴	مولوی عبد الحمید صاحب رسنگور	۱۱۹	۸	ضلع ایٹہ	
۴	عبد الحفیظ صاحب مارہر ضلع ایٹہ	۱۲۰	۸	لطف الہی صاحب مارہر ضلع ایٹہ	۱۰۲
۴	محبوب خان صاحب مارہر ضلع ایٹہ	۱۲۱	۸	آکسندر خان صاحب تپورہ قایم گنج	۱۰۳
۴	سید علاء الدین صاحب مارہر ضلع ایٹہ	۱۲۲	۸	انور خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۱۰۴
۴	عبد الرحیم خالص صاحب سبھا پور قایم گنج	۱۲۳	۸	صوبے خان صاحب قایم گنج	۱۰۵
۴	فتح جنگ شان صاحب سبھا پور قایم گنج	۱۲۴	۸	نواب شیر خان صاحب قایم گنج	۱۰۶
۴	الہی نصرت علی صاحب سبھا پور قایم گنج	۱۲۵	۸	بھجوجان صاحب قایم گنج	۱۰۷
۴	صفدر علی صاحب سبھا پور قایم گنج	۱۲۶	۸	اگتو خان صاحب قایم گنج	۱۰۸
۴	ملک سید خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۱۲۷	۸	قادر اد خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۱۰۹
۴	امام علی خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۱۲۸		بابو عبد الباقی صاحب کنگلک ریوٹ	۱۱۰
۴	محمد سید صاحب گوخانہ قایم گنج	۱۲۹	۸	محبثندہ	
۴	کریم بخش خان صاحب گوخانہ قایم گنج	۱۳۰		منشی عبد الکریم صاحب امین محکمہ منہر	۱۱۱
۴	دزیر عالم خان صاحب قایم گنج	۱۳۱	۸	محبثندہ	
۴	ہزار میر خان صاحب قایم گنج	۱۳۲		حافظ عبد الکریم صاحب امام	۱۱۲
۴	امراؤ علی خان صاحب قایم گنج	۱۳۳	۶	جامع مسجد فتح گڑھ	

۱۳۴۸	میشد مخالف قاسم گنج	۴۲	۱۵۱	منشی بنیاد علی صاحب امین محکم	۴۲
۱۳۵	بدل شیر خان گویا خان قاسم گنج	۴۲		نهر بختدا	۴۲
۱۳۶	مزار احمد خان کاشانی است پور قاسم گنج	۴۲	۱۵۲	منشی عامر رضا امین محکم نهر بختدا	۴۲
۱۳۷	گور علی خان صاحب فتحگده	۴۲	۱۵۳	بابو عبد الحمید صاحب کلک دیو	۴۲
۱۳۸	شیب الدین صاحب فتحگده	۴۲		بختدا	۴۲
۱۳۹	شهاب الدین صاحب فتحگده	۴۲	۱۵۴	منشی بدر الدین صاحب کاشانی	۴۲
۱۴۰	ولی محمد صاحب فتحگده	۴۲		انجن اسلامیه بختدا	۴۲
۱۴۱	امیر او علی خان صاحب فتحگده	۴۲	۱۵۵	متفرق از ناز به ضلع ایسه	۴۲
۱۴۲	شیخ بهر صاحب فتحگده	۴۲	۱۵۶	سیان لال محمد صاحب علی گده	۴۲
۱۴۳	متفرق فتحگده	۴۲	۱۵۷	دولت شیر خان صاحب قاسم گنج	۴۲
۱۴۴	گولک جامع مسجد فتحگده	۴۲	۱۵۸	مولوی کریم بخش صاحب کلک	۴۲
۱۴۵	مرزا قدیر بیگ صاحب کلک دیو	۴۲		ریلو بختدا	۴۲
	بختدا		۱۵۹	مرزا نصیر بیگ صاحب کلک دیو	۴۲
۱۴۶	منشی غلام حسین صاحب محکم نهر	۴۲		بختدا	۴۲
	بختدا	۴۲	۱۶۰	عبد الله صاحب نهر بختدا	۴۲
۱۴۷	منشی قاسم علی صاحب امین محکم	۴۲	۱۶۱	حکیم محمد اسماعیل صاحب بختدا	۴۲
	نهر بختدا	۴۲	۱۶۲	گبیر خان صاحب قاسم گنج	۴۲
۱۴۸	منشی علاء الدین صاحب امین محکم	۴۲	۱۶۳	وزیر خان صاحب قاسم گنج	۴۲
	نهر بختدا	۴۲	۱۶۴	جمیر خان صاحب قاسم گنج	۴۲
۱۴۹	منشی میر افغان امین محکم نهر بختدا	۴۲	۱۶۵	نمقو خان صاحب قاسم گنج	۴۲
۱۵۰	منشی خلیل الرحمن صاحب امین محکم نهر بختدا	۴۲	۱۶۶	صالح محمد خان صاحب قاسم گنج	۴۲

۱۶۷	برزیرخان صاحب کوه خاندان قایم گنج	۲	۱۶۳	سیان سلا بخش صاحب علی گنده	۲
۱۶۸	درازیرخان صاحب کوه خاندان قایم گنج	۲	۱۶۴	سیان صدرالدین صاحب الکبه	
۱۶۹	درازیرخان صاحب سجان پور قایم گنج	۲		علی گنده	۲
۱۷۰	درازیرخان صاحب سجان پور		۱۶۵	غشی رحمت الله صاحب بن ملک	
	قایم گنج	۲		ریلو سے بھٹنڈا	۱
۱۷۱	سیان عبداللہ صاحب ستری		۱۶۶	حسین بخش صاحب خانسان بھٹنڈا	۱
	سنگور	۲	۱۶۷	شاه دین صاحب فٹر بھٹنڈا	۱
۱۷۲	عطار الله صاحب علی گنده	۲			

فہرست خزانہ محمیریہ بابت سال ۱۲۳۱ھ

۱	غشی محبوب الہی صاحب الہی گندہ	۳	۱	حافظ نور محمد صاحب فرخ آباد	۸
	تھانہ کوه جراح ضلع الہ آباد	۴	۲	ماتر محمد نذیر صاحب فرخ آباد	۸
۲	اخوندزادہ عبداللہ خان صاحب			مینہ اکل	۷
	سابقہ داروغہ دیوانہ صاحب کورام پور	۵			

فہرست زکوٰۃ و یتیمی بابت سال ۱۲۳۱ھ

۱	میر ارادت حسین صاحب ریشی	۳	۱	سیان احمد جان صاحب	
	آزیری بخش کتہ ضلع نوگہ			دھیری پست پست لیل کورشاہ	۷
	پوست بچہ	۴	۲	غشی امداد الله خان صاحب	
۲	حاجی ساقی داد خان صاحب بٹنڈا			مفرم محمدی فرخ آباد	۷
	رسالہ دار قایم گنج ضلع فرخ آباد	۵	۳	مشرق حافظہ نیر حسن صاحب آباد	۷

۶	خلیل الرحمن صاحب فرخ آباد	۱۰	خلیل الرحمن صاحب فرخ آباد	۱۰
۷	محمد عزیز حسن صاحب فرخ آباد	۱۱	صدره نظر موفت حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۱۱
۸	قیمت کمال قربانی موفت	۱۲	قیمت کمال قربانی موفت مولوی سلامت اللہ صاحب علی گڑھ	۱۲
۹	حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۱۳	میزان کل	۱۳

بقیہ فہرست چندہ دارالعلوم بابت ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ھ

۱	حاجی وحید الدین صاحب بیس موضع خیر پور تحصیل تانہ ضلع شاہجہان پور	۶	مولانا مہم موفت مولوی حبیب الرحمن صاحب فرخ آباد	۶
۲	نواب محمد نزل اللہ خان صاحب بیس موضع خیر پور تحصیل تانہ ضلع شاہجہان پور	۷	محمد بشیر صاحب فرخ آباد	۷
۳	سیدین حاجی شکوہ طاہر صاحب صانع النبات بھادنگر	۸	محمد عزیز حسن صاحب فرخ آباد	۸
۴	نشی محمد عمر صاحب رئیس ہارپور محافظہ فزیلاست ناگود (میں بکھیند)	۹	حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۹
۵	میزان کل	۱۰	میزان کل	۱۰

فہرست وظائف دارالعلوم بابت ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ھ

۱	امیر الامراء الاسلام خان بہادر شیخ بہار الدین صاحب سی آئی ای - وزیر پابجا گڑھ	۱
۲	خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب رئیس وائریجی محبشرٹ فیض آباد	۲

۱	قیمت آبسکین از مولوی میرزا الدین حسین	۵	۴	نور دخت پارسه معرفت حکیم
۲	قیمت آبسکین از مولوی میرزا الدین حسین	۵	۵	خورشید علی صاحب
۳	قیمت آبسکین از مولوی میرزا الدین حسین	۵	۵	میرزا ان کس
۴	قیمت آبسکین از مولوی میرزا الدین حسین	۵	۵	

کوشا و قار و حرم من مذکورہ اشعار میں انا بردارے شیخ صالح رحمۃ اللہ علیہ و فیہ السلام

[illegible]

بابی سلخ رمضان ۲۲۵۴ھ

رضایات سال ۱۳۳۵ هجری قمری
۱۳۳۵ هجری قمری

منہا لکل آمدنی مع قایا سندات

21-

55/2

162

1

مختار علی بن ابی نثار
مختار بن دهم
مختار بن دهم

آمدنی سال حال
 ۱۵/۱۰/۱۹۰۶
 بنیاد سال الف
 ۱۳/۱۲/۱۹۰۶

فہرست چندہ میزبانی و کیفیت بابت سیدہ معرفت بخش معین اللہ مدرس

نمبر شمار	اسماء گرامے	تعداد	نمبر شمار	اسماء گرامے	تعداد
۱	چندہ متفرقات معرفت حسین اللہ پور	۱۱	۱۰	جناب نواب سید نواب علی خان بہادر	۱۰
۲	جناب حاجی محمد بادشاہ صاحب کمپنی	۱۱	۱۱	جناب نواب غلام محمد غوث خان بہادر	۱۱
	ترکلیہ پری مدراس	۱۱		شادی محل ترکلیہ پری مدراس	۱۱
۳	جناب احمد موسیٰ جی سید محمد صاحب (ابراہیم)	۱۱	۱۲	جناب نواب غلام محمد غوث خان بہادر	۱۲
	سلیمان کمپنی (کوچہ جعفر ننگ بیتان پٹھ)	۱۱		احمد اسلام نور ضلع گودامری معرفت	۱۲
۴	مدراس	۱۱		حکیم سنگیان صاحب بہادر (فہرست اسماء)	۱۲
	جناب حاجی مولانا لکھنؤ صاحب کوچہ گڈانگ	۱۱		آئی نغین	۱۲
	مدراس	۱۱		جناب نواب محمد عبدالغنی خان بہادر	۱۳
۵	جناب عبدلی باسٹید صاحب کوچہ گڈانگ	۱۱		شادی محل ترکلیہ پری مدراس	۱۳
	مدراس	۱۱		جناب محمدی الدین خان بہادر (نور محمد)	۱۴
۶	جناب نامہ دین صاحب کوچہ گڈانگ	۱۱		مدراس	۱۴
	مدراس	۱۱		جناب محمد شریف حسین میان صاحب	۱۵
۷	جناب آذیل نواب سید محمد صاحب بہادر	۱۱		کوچہ بندی بیتان پٹھ مدراس	۱۵
	اڈیار مدراس	۱۱		جناب نوری غلام محمد خان بہادر صاحب	۱۶
۸	جناب لکھنؤ عبدالرحمن صاحب (حیات)	۱۱		(شیخ سرحن جنرل آفس جوبان ترکلیہ پری)	۱۶
	بادشاہ صاحب کمپنی (بیتان پٹھ مدراس)	۱۱		مدراس	۱۶
۹	جناب حاجی سید محمد صاحب انگلش دیر پور	۱۱		جناب حکیم محمد عبدالغنی صاحب کوچہ جھنڈا	۱۷
	مونٹ روڈ مدراس	۱۱			۱۷

۱۸	جناب اے۔ کے۔ اے۔ یس	۲۷	جناب محمد ابراہیم صاحب کوچہ
۱۹	حاجی عبدالحق صاحب کپنی۔ کوچہ	۲۸	گڈنگ مدراس
۲۰	گڈنگ مدراس	۲۹	جناب بی نشان صاحب پتال
۲۱	جناب حاجی انجی محمد اسحاق صاحب کپنی	۳۰	پیٹھ مدراس
۲۲	کوچہ گڈنگ مدراس	۳۱	جناب خلیف قادر بادشاہ صاحب کپنی
۲۳	حاجی محمد حاجی ابوبکر صاحب پیٹھ	۳۲	کوچہ گڈنگ مدراس
۲۴	کوچہ گڈنگ مدراس	۳۳	جناب عبد اللہ رحمن صاحب پیٹھ کوچہ
۲۵	آغا مخدوم صاحب شیرازی کوچہ	۳۴	گڈنگ مدراس
۲۶	انگیا نایک مدراس	۳۵	جناب عثمان حاجی فقیر صاحب کوچہ
۲۷	جناب باریز محمد ابراہیم صاحب کپنم	۳۶	انگیا نایک مدراس
۲۸	کولار میسور	۳۷	جناب بی بی ضیاء الدین صاحب
۲۹	جناب بانگی حاجی قادر بادشاہ صاحب	۳۸	کوچہ انگیا نایک مدراس
۳۰	کپنی پتال پیٹھ مدراس	۳۹	جناب بی بی صاحب کپنی کوچہ گڈنگ
۳۱	جناب محمد عابد حسین صاحب کلامی	۴۰	مدراس
۳۲	کوچہ کپنی برید کلان دیلور شمالی	۴۱	جناب محمد عبد اللہ رحیم صاحب کوچہ گڈنگ
۳۳	آرکٹ	۴۲	مدراس
۳۴	جناب محمد انوار الدین صاحب بہار	۴۳	جناب اکرم عثمان خان صاحب بہار
۳۵	فرحت باغ سیان مخدوم مدراس	۴۴	ایف۔ ایم۔ یو۔ سول سرجن پٹن
۳۶	جناب محمد صالح الدین صاحب بہادر فرحت	۴۵	ضلع مانجور
۳۷	باغ سیان مخدوم مدراس	۴۶	جناب منندھی امجدی الدین صاحب
		۴۷	پیٹھ و انباری ضلع سلیم

۳۷	جناب اسماعیل سیٹھ صاحب منعم تاج پور	۴۸	جناب حکیم محمد شمس الاسلام صاحب
۳۸	جناب سی عبد اللہ صاحب کپنی ۵۵	۴۹	جناب محمد صبیحہ اللہ صاحب چیدہ
۳۹	جناب عیسیٰ بھائی سیٹھ کوچہ انہین	۵۰	جناب حاجی محمد عبد اللہ صاحب کپنی
۴۰	جناب محمد یوسف صاحب کٹر کٹر پور	۵۱	جناب جی جی میان صاحب میتال ٹیٹھ
۴۱	جناب شیخ آدم صاحب براڈ ویس	۵۲	جناب سید اسماعیل صاحب میتال ٹیٹھ
۴۲	جناب ابراہیم محمد صاحب کپنی براڈ ویس	۵۳	جناب محمد بن الدین صاحب جدی
۴۳	جناب مولوی تاج حسین خان بہادر	۵۴	جناب محمد عبد القادر صاحب قادیان
۴۴	جناب سی بھاداردو کپنی بلاک ٹول	۵۵	جناب حاجی عبد اللہ صاحب ابوبکر سیٹھ
۴۵	جناب ایل دار صاحب کپنی	۵۶	جناب محمد عبد القادر صاحب اوڈیٹر پور
۴۶	جناب قاسم علی صاحب نازی کوچہ	۵۷	جناب محمد علی صاحب کٹر کٹر پور
۴۷	جناب سید کریم اللہ صاحب بدر	۵۸	جناب محمد عبد اللہ میان صاحب نقشبہ

۵۹	جناب محمد عبدالوہاب خان صاحب	۶۹	جناب سہی حسین صاحب کپنی نڈی
۶۰	سیان تھوم مدراس	۷۰	میتال پیٹھ مدراس
۶۱	جناب محمد عید خان صاحب نقشبہ غزنوی	۷۱	جناب محمد تاج الدین صاحب الی
۶۲	راے پیٹھ مدراس	۷۲	تشدی غم ضلع جنوبی ارکاٹ
۶۳	جناب حسین میان صاحب محمد قاسم صاحب	۷۳	جناب قادر بیگ صاحب ایڈیٹر مدراس
۶۴	کوچہ گڈنگ مدراس	۷۴	گھڑی سازان چوک مدراس
۶۵	جناب عبدالغنی صاحب میتال پیٹھ	۷۵	جناب محمد محی الدین صاحب سبکدوش
۶۶	مدراس	۷۶	بھی ملورم
۶۷	جناب شیخ اسماعیل صاحب خلیفہ شیخ صاحب	۷۷	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب کپنی
۶۸	مرحوم کوچہ انگلیا نایک صاحب پیٹھ مدراس	۷۸	کوچہ گڈنگ مدراس
۶۹	جناب حیدر حسین صاحب کوچہ نگلیا نایک	۷۹	از مسلمانان بگیم بانا معرفت محمد عبدالغفور
۷۰	میتال پیٹھ مدراس	۸۰	صاحب بگیم بازار مدراس
۷۱	جناب مولوی محمد پیٹھ صاحب کوچہ	۸۱	جناب سید محمد غلام دسکریہ صاحب
۷۲	گڈنگ میتال پیٹھ مدراس	۸۲	ہیڈل اسٹنٹ بالکونڈل سیم
۷۳	جناب عبدالشکو صاحب کپنی کوچہ	۸۳	جناب محمد حسین صاحب الی بی ایل
۷۴	گڈنگ میتال پیٹھ مدراس	۸۴	ہانگوش کوئل میتال پیٹھ مدراس
۷۵	جناب عبدالشکو صاحب بڑی ٹٹھ	۸۵	جناب عبدالقادر صاحب تاجر کوچہ بڑی ٹٹھ
۷۶	مدراس	۸۶	صاحب لشکر ننگور
۷۷	جناب عبدالکیم صاحب (عبدالرزاق صاحب)	۸۷	جناب سید لٹا مولوی شیخہ نظام الدین
۷۸	کپنی (بڑی ٹٹھ مدراس)	۸۸	صاحب نقوی فخری سجاد خانقاہ علیہ السلام
		۸۹	گھنٹن راؤ دنیا ز مولانا شیخہ عبدالقادر صاحب

۸۷	نقوی فخری مدراس	۸۷	مدراس
۸۹	جناب میر احمد شریف صاحب کلیل لکھوت	۸۹	جناب یوسف علی علی قادری صاحب
۹۰	حیدر آباد دکن	۹۰	کپنی کوچہ انجمن مدراس
۹۱	جناب ایم ابرہیم صاحب کپنی پونا	۹۱	مخدوم جلال شید صاحب کوچہ
۹۲	براڈوے مدراس	۹۲	انگلیان ایک مدراس
۹۳	جناب احمد حسین صاحب مہاجر	۹۳	جناب چاند شاہ صاحب پورٹ بلیر
۹۴	ترملکیر می مدراس	۹۴	جناب بنی صاحب کٹر کٹر کٹر
۹۵	جناب صبیحہ اللہ صاحب مہاجر	۹۵	جناب برہان الدین صاحب مدراس
۹۶	ترملکیر می مدراس	۹۶	جناب عبدالحکیم صاحب شریف مدراس
۹۷	جناب محمد علی الدین صاحب مہاجر ترملکیر می	۹۷	جناب محمد شرف حسین صاحب نقشہ مدراس
۹۸	مدراس	۹۸	جناب محمد عبدالحی صاحب سیان تھم مدراس
۹۹	جناب محمد موسیٰ صاحب مدراس	۹۹	جناب سید علی صاحب میکانکس کراچی
۱۰۰	جناب محمد مخدوم شریف صاحب پٹی تھم	۱۰۰	مدراس
۱۰۱	مدراس	۱۰۱	جناب محمد شرف الدین صاحب نشان نابھولم
۱۰۲	جناب نوری حکیم بی شاہ فخر الدین صاحب	۱۰۲	جناب حاجی عبدالغفور صاحب نقشہ
۱۰۳	نقوی فخری متولی سیدی شاہ القادری	۱۰۳	راسے پیچہ مدراس
۱۰۴	صاحب نقوی فخری قدس سرہ	۱۰۴	جناب پی قادر شاہ صاحب کراڑ
۱۰۵	سیان تھم مدراس	۱۰۵	لیسہ کوچہ مدراس
۱۰۶	جناب شیخ محمد الدین صاحب ۱۵-براڈوے	۱۰۶	سید غیاث الدین صاحب نیپہ خانہ
۱۰۷	مدراس	۱۰۷	پرو پیچہ مدراس
۱۰۸	جناب شیخ محمد الدین صاحب ۱۵-براڈوے	۱۰۸	جناب ایم محمد علی صاحب کوچہ جبریل پاریس

۱۰۳	راے پیٹھ مدراس	۱۱۴	جناب سید انوار حسین صاحب (نشان ناسلیم)	۱
۱۰۴	پاٹرس مدراس	۱۱۵	جناب غلام محمد حسن علی خان بہادر	۱
۱۰۵	جناب محمد ابراہیم صاحب کوچہ جنرل	۱۱۶	راے پیٹھ مدراس	۱
۱۰۶	پاٹرس مدراس	۱۱۷	جناب شیخ اسماعیل صاحب کنڑاٹل	۱
۱۰۷	جناب یم غوث بیگ صاحب کوچہ	۱۱۸	ترچا پٹی	۱
۱۰۸	جنرل پاٹرس مدراس	۱۱۹	جناب عبدالکرم صاحب پی کنڑاٹل	۱
۱۰۹	جناب عبدالرحیم خان صاحب کوچہ	۱۲۰	آف نارتنگلور	۱
۱۱۰	جنرل پاٹرس مدراس	۱۲۱	جناب محمد غوث صاحب پی کنڑاٹل	۱
۱۱۱	جناب حاجی عمر صاحب معرفت آرمدار	۱۲۲	وانبائی ضلع سلیم	۱
۱۱۲	صاحب میٹال پیٹھ مدراس	۱۲۳	جناب احمد حسین صاحب تاجوڑم	۱
۱۱۳	جناب عبدالنبی خان صاحب میٹال پیٹھ	۱۲۴	ترکلیگیری مدراس	۱
۱۱۴	مدراس	۱۲۵	جناب حاجی محمد قاسم صاحب بیدا	۱
۱۱۵	جناب بن عبدالکریم صاحب اڈیار مدراس	۱۲۶	ستولی سیدی بعلو پیٹھ مدراس	۱
۱۱۶	جناب سید عابد علی صاحب بڑی ٹھکانا	۱۲۷	جناب حاجی محمد عثمان صاحب دھوبی	۱
۱۱۷	جناب لاجپت صاحب استار صاحب بڑی ٹھکانا	۱۲۸	پیٹھ مدراس	۱
۱۱۸	مدراس	۱۲۹	جناب مولوی سید لطیف حسین صاحب	۱
۱۱۹	جناب دلک محمد غوث صاحب مہم میٹال	۱۳۰	احمدنگ	۱
۱۲۰	پیٹھ مدراس	۱۳۱	جناب عزیز الدین صاحب ابوساکنی	۱
۱۲۱	جناب غلام محمد خان بہادر راے پیٹھ	۱۳۲	جناب مولوی مظفر الدین صاحب	۱
۱۲۲	مدراس	۱۳۳	مدگلا نغم پیٹھ خانہ حیدر آباد دکن	۱

۱۳۵	جناب محمد حسن صاحب تاج جرم فرنگی کنده	۱۴۰	برسور شولہ مدراس	۱۴۱
	(موت) چنگل پٹہ ضلع	۱۴۱	جناب سید رسول صاحب آجینٹ	۱۴۲
۱۳۶	جناب یحییٰ شیخ داؤد صاحب اکثر مدرس	۱۴۲	رجنٹ مدراس	۱۴۳
۱۳۷	جناب عبدالرحمن شریف صاحب پیشتر	۱۴۳	جناب محمد ابراہیم صاحب صوبیدار	۱۴۴
	صوبیدار برسور شولہ مدراس	۱۴۴	جناب قادر خان صاحب برکٹ مدرس	۱۴۵
۱۳۸	جناب سلطان محمود صاحب بیگم ناز مدراس	۱۴۵	جناب حکیم حسین صاحب برسور باکس مدراس	۱۴۶
۱۳۹	جناب شیخ علی صاحب فیض سے پٹہ مدراس	۱۴۶	جناب مفتی محمد شریف صاحب برسور شولہ	۱۴۷
۱۴۰	جناب انجینی محمد ابراہیم صاحب پیٹر ٹوری	۱۴۷	مدرس	۱۴۸
۱۴۱	جناب علی گوہر صاحب کوٹ	۱۴۸	جناب فقیر احمد صاحب صوبیدار	۱۴۹
۱۴۲	جناب عبدالرحمن شریف صاحب پیشتر	۱۴۹	برسور شولہ مدراس	۱۵۰
	صوبیدار یحییٰ برسور مدراس	۱۵۰	جناب محمد یعقوب صاحب بلوہ خدا	۱۵۱
۱۴۳	جناب حاجی شیخ آدم صاحب نیپالنگری	۱۵۱	برسور شولہ مدراس	۱۵۲
	کوٹور ضلع	۱۵۲	جناب محمد یوسف صاحب علاقہ دار	۱۵۳
۱۴۴	جناب محمد عبد الباقی صاحب بڑی ٹھہ مدراس	۱۵۳	پولیس برسور شولہ مدراس	۱۵۴
۱۴۵	جناب دننا علی بقادر صاحب سال ٹھہ مدراس	۱۵۴	جناب خواجہ حسین صاحب تاجراہوئی	۱۵۵
۱۴۶	جناب عبد الوہاب خان صاحب تاج جرم مدراس	۱۵۵	ضلع لمباری	۱۵۶
۱۴۷	جناب آر علی بقادر صاحب تاج جرم برسور	۱۵۶	جناب عبد الجلیل صاحب برسور شولہ مدراس	۱۵۷
	شولہ مدراس	۱۵۷	جناب عبد الحفیظ صاحب برسور شولہ مدراس	۱۵۸
۱۴۸	جناب سلیمان خان صاحب بیدار یحییٰ	۱۵۸	جناب مولفہ الدین صاحب مدراس	۱۵۹
	سردار بہادر برسور شولہ مدراس	۱۵۹	جناب علی بقادر صاحب غشا برسور شولہ	۱۶۰
۱۴۹	جناب محمد عبد الباقی صاحب پیشتر صوبیدار	۱۶۰	مدرس	۱۶۱

۱۵۳	جناب عبدالرحیم صاحب برہنہ شولہ مدراس	۱۶۵	جناب سکندر خان صاحب منیشر
۱۵۴	جناب برہنہ خان صاحب علاقہ دار	۱۶۶	صوبیدار مدراس
۱۵۵	مدراس ریلوے مدراس	۱۶۷	جناب محمد عبدالرحمن صاحب کنٹرولر
۱۵۶	جناب محمد شکر اللہ صاحب تاجر مدراس	۱۶۸	مدراس
۱۵۷	جناب شیخ دادا صاحب صوبیدار	۱۶۹	جناب عبدالوہاب خان صاحب
۱۵۸	برہنہ شولہ مدراس	۱۷۰	برہنہ شولہ مدراس
۱۵۹	جناب عبدالکریم صاحب برہنہ شولہ مدراس	۱۷۱	جناب شیخ عبداللہ صاحب کنٹرولر
۱۶۰	شولہ مدراس	۱۷۲	جناب شیخ احمد صاحب کوچنگنگ
۱۶۱	جناب محمد نذیر حسین صاحب محبوب گیلج	۱۷۳	مدراس
۱۶۲	سکندر آباد دکن	۱۷۴	جناب محمد عبدالوہاب صاحب
۱۶۳	جناب یامین صاحب برہنہ شولہ مدراس	۱۷۵	کوچنگنگ مدراس
۱۶۴	جناب شیخ احمد حسین صاحب مدراس	۱۷۶	جناب غلام محی الدین خان صاحب
۱۶۵	۸۸ رجمنٹ مدراس	۱۷۷	(نشان نامعلوم)
۱۶۶	جناب محمد شیخ حسین صاحب تاجر	۱۷۸	جناب محمد عبدالباقی خان صاحب
۱۶۷	چرم برہنہ شولہ مدراس	۱۷۹	حسینی علم حیدر آباد دکن
۱۶۸	جناب محمد قاسم صاحب ترڈو توری	۱۸۰	جناب کریم بخش خان صاحب پنجابی تاجر
۱۶۹	ردو مدراس	۱۸۱	چرم مدراس
۱۷۰	جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب تاجر	۱۸۲	جناب عبدالعزیز صاحب پانگری
۱۷۱	دھوبی پٹیہ مدراس	۱۸۳	تنالی فلاح کشنا
۱۷۲	جناب سید بادشاہ صاحب حوالہ	۱۸۴	جناب سید احمد کبیر صاحب دفتر
۱۷۳	۸۸ رجمنٹ مدراس	۱۸۵	ضلع کورٹ جنگل پٹیہ

۱۶۶	جناب محمد حسین صاحب ترکھیری	۱۸۶	ترکھیری مدراس
۱۶۷	مدراس	۱۸۷	جناب سید دیوان عبدالرزاق
۱۶۸	جناب محمد غلام الدین صاحب	۱۸۸	صاحب زمیندار اڈل پیٹھ ملک پور
۱۶۹	راسے پیٹھ مدراس	۱۸۹	جناب جمن علی صاحب تحصیلدار سیو
۱۷۰	جناب محمد عبدالغفور صاحب کچن	۱۹۰	جناب شیخ احمد صاحب صوبیدار میجر
۱۷۱	دائرہ راسے پیٹھ مدراس	۱۹۱	سر داربادر دیو ضلع شمالی آراکٹ
۱۷۲	جناب سید مرتضیٰ حسین صاحب	۱۹۲	جناب محمد عابد حسین صاحب کلاری کوچہ
۱۷۳	نقشہ راسے پیٹھ مدراس	۱۹۳	لیجے سید کلان دیو ضلع شمالی آراکٹ
۱۷۴	جناب سید قدرت اللہ صاحب	۱۹۴	جناب میر ضیاء الدین صاحب
۱۷۵	جام بازار ترکھیری مدراس	۱۹۵	سیلا پور مدراس
۱۷۶	جناب غلام دستگیر صاحب ترکھیری	۱۹۶	جناب عبدالرحیم صاحب آسبور
۱۷۷	مدراس	۱۹۷	شمالی آراکٹ ضلع
۱۷۸	جناب مولوی محمد غوث صاحب	۱۹۸	جناب عبدالغلام صاحب پٹیل سنٹ
۱۷۹	سید مدگار پوٹ سکریٹری دارالہمام	۱۹۹	ترکھیری اور جنگل پیٹھ ضلع
۱۸۰	حیدر آباد دکن	۲۰۰	جناب محمد عبدالرحیم صاحب بی لے
۱۸۱	جناب محمد ظفر اللہ صاحب	۲۰۱	بی ایل دھوبی پیٹھ مدراس
۱۸۲	ترکھیری مدراس	۲۰۲	جناب سید سلطان صاحب صوبیدار
۱۸۳	جناب احمد علی خان صاحب پانڈیچری	۲۰۳	سیجر مدراس
۱۸۴	جناب پولو احمد حسین صاحب کٹر کٹر	۲۰۴	جناب منشی شیخ حیدر صاحب
۱۸۵	بلہاری	۲۰۵	دھوبی پیٹھ مدراس
۱۸۶	سرفت جناب حاجی علی بڈر صاحب	۲۰۶	جناب غلام رسول صاحب گھڑی ساز

۱۹۸	جناب عبدالغفور صاحب	۱۷۱	دھوبی پیٹھ مدراس
۱۹۹	کا رخاندہ سی عبداللہ صاحب	۱۷۲	کینی ۵۵ - انڈین کوچہ مدراس
۲۰۰	جناب محمد عثمان صاحب فرزند	۱۷۳	برہان الدین صاحب
۲۰۱	جناب مولوی سید حیات الحسن	۱۷۴	جناب محمد عزیز مرزا صاحب
۲۰۲	صاحب ناظم دیوانی حیدر آباد دکن	۱۷۵	جناب مولوی سید حیات الحسن
۲۰۳	جناب مولوی محمد عبداللہ جمیلہ	۱۷۶	جناب مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب
۲۰۴	دکیل حیدر آباد دکن	۱۷۷	اُستاد فارسی دھار وار
۲۰۵	جناب خواجہ جفان صاحب	۱۷۸	جناب محمد عبدالستار صاحب نلور
۲۰۶	جناب شیخ عبدالعلی صاحب	۱۷۹	حاجی رحمت اللہ
۲۰۷	جناب محمد یوسف خان صاحب	۱۸۰	جناب سید محمد قاسم صاحب
۲۰۸	جناب ملک محمد محبوب علی خان صاحب	۱۸۱	۳۲ پطرس روڈ رے پیٹھ مدراس
۲۰۹	مستقیم کرد گیری حیدر آباد دکن	۱۸۲	جناب عبدالوہاب صاحب پیار پیٹھ
۲۱۰	جناب حکیم محمد یوسف صاحب	۱۸۳	ضلع شمالی ارکاٹ
۲۱۱	جناب عبدالرحیم صاحب تاجر	۱۸۴	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب
۲۱۲	کتاب مدراس	۱۸۵	پیارم پیٹھ ضلع شمالی ارکاٹ
۲۱۳	جناب بی بی سلیمان صاحب	۱۸۶	جناب وادگیری محمد ابراہیم صاحب
۲۱۴		۱۸۷	دھار وار ضلع سلیم
۲۱۵		۱۸۸	جناب حسن غنی غنیہ لکھنوی صاحب
۲۱۶		۱۸۹	
۲۱۷		۱۹۰	
۲۱۸		۱۹۱	
۲۱۹		۱۹۲	
۲۲۰		۱۹۳	
۲۲۱		۱۹۴	
۲۲۲		۱۹۵	
۲۲۳		۱۹۶	
۲۲۴		۱۹۷	
۲۲۵		۱۹۸	
۲۲۶		۱۹۹	
۲۲۷		۲۰۰	
۲۲۸		۲۰۱	
۲۲۹		۲۰۲	
۲۳۰		۲۰۳	
۲۳۱		۲۰۴	
۲۳۲		۲۰۵	
۲۳۳		۲۰۶	
۲۳۴		۲۰۷	
۲۳۵		۲۰۸	
۲۳۶		۲۰۹	
۲۳۷		۲۱۰	
۲۳۸		۲۱۱	
۲۳۹		۲۱۲	
۲۴۰		۲۱۳	
۲۴۱		۲۱۴	
۲۴۲		۲۱۵	
۲۴۳		۲۱۶	
۲۴۴		۲۱۷	
۲۴۵		۲۱۸	
۲۴۶		۲۱۹	
۲۴۷		۲۲۰	
۲۴۸		۲۲۱	
۲۴۹		۲۲۲	
۲۵۰		۲۲۳	
۲۵۱		۲۲۴	
۲۵۲		۲۲۵	
۲۵۳		۲۲۶	
۲۵۴		۲۲۷	
۲۵۵		۲۲۸	
۲۵۶		۲۲۹	
۲۵۷		۲۳۰	
۲۵۸		۲۳۱	
۲۵۹		۲۳۲	
۲۶۰		۲۳۳	
۲۶۱		۲۳۴	
۲۶۲		۲۳۵	
۲۶۳		۲۳۶	
۲۶۴		۲۳۷	
۲۶۵		۲۳۸	
۲۶۶		۲۳۹	
۲۶۷		۲۴۰	
۲۶۸		۲۴۱	
۲۶۹		۲۴۲	
۲۷۰		۲۴۳	
۲۷۱		۲۴۴	
۲۷۲		۲۴۵	
۲۷۳		۲۴۶	
۲۷۴		۲۴۷	
۲۷۵		۲۴۸	
۲۷۶		۲۴۹	
۲۷۷		۲۵۰	
۲۷۸		۲۵۱	
۲۷۹		۲۵۲	
۲۸۰		۲۵۳	
۲۸۱		۲۵۴	
۲۸۲		۲۵۵	
۲۸۳		۲۵۶	
۲۸۴		۲۵۷	
۲۸۵		۲۵۸	
۲۸۶		۲۵۹	
۲۸۷		۲۶۰	
۲۸۸		۲۶۱	
۲۸۹		۲۶۲	
۲۹۰		۲۶۳	
۲۹۱		۲۶۴	
۲۹۲		۲۶۵	
۲۹۳		۲۶۶	
۲۹۴		۲۶۷	
۲۹۵		۲۶۸	
۲۹۶		۲۶۹	
۲۹۷		۲۷۰	
۲۹۸		۲۷۱	
۲۹۹		۲۷۲	
۳۰۰		۲۷۳	
۳۰۱		۲۷۴	
۳۰۲		۲۷۵	
۳۰۳		۲۷۶	
۳۰۴		۲۷۷	
۳۰۵		۲۷۸	
۳۰۶		۲۷۹	
۳۰۷		۲۸۰	
۳۰۸		۲۸۱	
۳۰۹		۲۸۲	
۳۱۰		۲۸۳	
۳۱۱		۲۸۴	
۳۱۲		۲۸۵	
۳۱۳		۲۸۶	
۳۱۴		۲۸۷	
۳۱۵		۲۸۸	
۳۱۶		۲۸۹	
۳۱۷		۲۹۰	
۳۱۸		۲۹۱	
۳۱۹		۲۹۲	
۳۲۰		۲۹۳	
۳۲۱		۲۹۴	
۳۲۲		۲۹۵	
۳۲۳		۲۹۶	
۳۲۴		۲۹۷	
۳۲۵		۲۹۸	
۳۲۶		۲۹۹	
۳۲۷		۳۰۰	
۳۲۸		۳۰۱	
۳۲۹		۳۰۲	
۳۳۰		۳۰۳	
۳۳۱		۳۰۴	
۳۳۲		۳۰۵	
۳۳۳		۳۰۶	
۳۳۴		۳۰۷	
۳۳۵		۳۰۸	
۳۳۶		۳۰۹	
۳۳۷		۳۱۰	
۳۳۸		۳۱۱	
۳۳۹		۳۱۲	
۳۴۰		۳۱۳	
۳۴۱		۳۱۴	
۳۴۲		۳۱۵	
۳۴۳		۳۱۶	
۳۴۴		۳۱۷	
۳۴۵		۳۱۸	
۳۴۶		۳۱۹	
۳۴۷		۳۲۰	
۳۴۸		۳۲۱	
۳۴۹		۳۲۲	
۳۵۰		۳۲۳	
۳۵۱		۳۲۴	
۳۵۲		۳۲۵	
۳۵۳		۳۲۶	
۳۵۴		۳۲۷	
۳۵۵		۳۲۸	
۳۵۶		۳۲۹	
۳۵۷		۳۳۰	
۳۵۸		۳۳۱	
۳۵۹		۳۳۲	
۳۶۰		۳۳۳	
۳۶۱		۳۳۴	
۳۶۲		۳۳۵	
۳۶۳		۳۳۶	
۳۶۴		۳۳۷	
۳۶۵		۳۳۸	
۳۶۶		۳۳۹	
۳۶۷		۳۴۰	
۳۶۸		۳۴۱	
۳۶۹		۳۴۲	
۳۷۰		۳۴۳	
۳۷۱		۳۴۴	
۳۷۲		۳۴۵	
۳۷۳		۳۴۶	
۳۷۴		۳۴۷	
۳۷۵		۳۴۸	
۳۷۶		۳۴۹	
۳۷۷		۳۵۰	
۳۷۸		۳۵۱	
۳۷۹		۳۵۲	
۳۸۰		۳۵۳	
۳۸۱		۳۵۴	
۳۸۲		۳۵۵	
۳۸۳		۳۵۶	
۳۸۴		۳۵۷	
۳۸۵		۳۵۸	
۳۸۶		۳۵۹	
۳۸۷		۳۶۰	
۳۸۸		۳۶۱	
۳۸۹		۳۶۲	
۳۹۰		۳۶۳	
۳۹۱		۳۶۴	
۳۹۲		۳۶۵	
۳۹۳		۳۶۶	
۳۹۴		۳۶۷	
۳۹۵		۳۶۸	
۳۹۶		۳۶۹	
۳۹۷		۳۷۰	
۳۹۸		۳۷۱	
۳۹۹		۳۷۲	
۴۰۰		۳۷۳	
۴۰۱		۳۷۴	
۴۰۲		۳۷۵	
۴۰۳		۳۷۶	
۴۰۴		۳۷۷	
۴۰۵		۳۷۸	
۴۰۶		۳۷۹	
۴۰۷		۳۸۰	
۴۰۸		۳۸۱	
۴۰۹		۳۸۲	
۴۱۰		۳۸۳	
۴۱۱		۳۸۴	
۴۱۲		۳۸۵	
۴۱۳		۳۸۶	
۴۱۴		۳۸۷	
۴۱۵		۳۸۸	
۴۱۶		۳۸۹	
۴۱۷		۳۹۰	
۴۱۸		۳۹۱	
۴۱۹		۳۹۲	
۴۲۰		۳۹۳	
۴۲۱		۳۹۴	
۴۲۲		۳۹۵	
۴۲۳		۳۹۶	
۴۲۴		۳۹۷	
۴۲۵		۳۹۸	
۴۲۶		۳۹۹	
۴۲۷		۴۰۰	
۴۲۸		۴۰۱	
۴۲۹		۴۰۲	
۴۳۰		۴۰۳	
۴۳۱		۴۰۴	
۴۳۲		۴۰۵	
۴۳۳		۴۰۶	
۴۳۴		۴۰۷	
۴۳۵		۴۰۸	
۴۳۶		۴۰۹	
۴۳۷		۴۱۰	
۴۳۸		۴۱۱	
۴۳۹		۴۱۲	
۴۴۰		۴۱۳	
۴۴۱		۴۱۴	
۴۴۲		۴۱۵	
۴۴۳		۴۱۶	
۴۴۴		۴۱۷	
۴۴۵		۴۱۸	
۴۴۶		۴۱۹	
۴۴۷		۴۲۰	
۴۴۸		۴۲۱	
۴۴۹		۴۲۲	
۴۵۰		۴۲۳	
۴۵۱		۴۲۴	
۴۵۲		۴۲۵	
۴۵۳		۴۲۶	
۴۵۴		۴۲۷	
۴۵۵		۴۲۸	
۴۵۶		۴۲۹	
۴۵۷		۴۳۰	
۴۵۸		۴۳۱	
۴۵۹		۴۳۲	
۴۶۰		۴۳۳	
۴۶۱		۴۳۴	
۴۶۲		۴۳۵	
۴۶۳		۴۳۶	
۴۶۴		۴۳۷	
۴۶۵		۴۳۸	
۴۶۶		۴۳۹	
۴۶۷		۴۴۰	
۴۶۸		۴۴۱	
۴۶۹		۴۴۲	
۴۷۰		۴۴۳	
۴۷۱		۴۴۴	
۴۷۲		۴۴۵	
۴۷۳		۴۴۶	
۴۷۴		۴۴۷	
۴۷۵		۴۴۸	
۴۷۶		۴۴۹	
۴۷۷		۴۵۰	
۴۷۸		۴۵۱	
۴۷۹		۴۵۲	
۴۸۰		۴۵۳	
۴۸۱		۴۵۴	
۴۸۲		۴۵۵	
۴۸۳		۴۵۶	
۴۸۴		۴۵۷	
۴۸۵		۴۵۸	
۴۸۶		۴۵۹	
۴۸۷		۴۶۰	
۴۸۸		۴۶۱	
۴۸۹		۴۶۲	
۴۹۰		۴۶۳	
۴۹۱		۴۶۴	
۴۹۲		۴۶۵	
۴۹۳		۴۶۶	
۴۹۴		۴۶۷	
۴۹۵		۴۶۸	
۴۹۶		۴۶۹	
۴۹۷		۴۷۰	
۴۹۸		۴۷۱	
۴۹۹		۴۷۲	
۵۰۰		۴۷۳	
۵۰۱		۴۷۴	
۵۰۲		۴۷۵	
۵۰۳		۴۷۶	
۵۰۴		۴۷۷	
۵۰۵		۴۷۸	
۵۰۶		۴۷۹	
۵۰۷		۴۸۰	
۵۰۸		۴۸۱	
۵۰۹		۴۸۲	
۵۱۰		۴۸۳	
۵۱۱		۴۸۴	
۵۱۲		۴۸۵	
۵۱۳		۴۸۶	
۵۱۴		۴۸۷	
۵۱۵		۴۸۸	
۵۱۶		۴۸۹	
۵۱۷		۴۹۰	
۵۱۸		۴۹۱	
۵۱۹		۴۹۲	
۵۲۰		۴۹۳	
۵۲۱		۴۹۴	
۵۲۲		۴۹۵	
۵۲۳		۴۹۶	
۵۲۴		۴۹۷	
۵۲۵		۴۹۸	
۵۲۶		۴۹۹	
۵۲۷		۵۰۰	
۵۲۸		۵۰۱	
۵۲۹		۵۰۲	
۵۳۰			

۲۲۹	جناب پیر عبد الرحمن صاحب	۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم
۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۰	جناب حاجی باگنی باچھا صاحب کپنی
۲۳۰	جناب باچھا سیان صاحب	۱۷	سپل و شرم ضلع شمالی اراکٹ
۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۱	جناب علیکار عبد القادر صاحب
۲۳۱	جناب نظر مازین الخا بدین صاحب	۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم
۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۲	جناب جے لال بادشاہ صاحب
۲۳۲	جناب بشیل عبد الرسول صاحب	۱۷	(جے چند سیان صاحب کپنی)
۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۳	دامنباڑی ضلع سلیم
۲۳۳	جناب کاکی حاجی غلام محی الدین	۱۷	جناب ایس حاجی عبد اللہ صاحب
۱۷	صاحب دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۴	کپنی بڑی ٹھہ مدراس
۲۳۴	جناب دیو کا ر عبد العزیز صاحب	۱۷	جناب سی عبد اللہ صاحب
۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۵	بڑی ٹھہ مدراس
۲۳۵	جناب علی جے باچھا سیان صاحب	۱۷	جناب بزم عبد الرحمن صاحب حضرت
۱۷	(عبد المجید صاحب کپنی) دامنباڑی	۲۳۶	بادشاہ صاحب کپنی) دامنباڑی ضلع سلیم
۲۳۶	ضلع سلیم	۱۷	جناب جے حاجی محمد عثمان صاحب
۲۳۷	جناب حاجی داؤد خان صاحب	۱۷	(عبد الرحمن صاحب کپنی) دامنباڑی
۱۷	کپنی دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۸	ضلع سلیم
۲۳۸	جناب محمد عبد اللہ صاحب نازی	۱۷	جناب ایس ٹیپو صاحب و عبد القادر صاحب
۱۷	دامنباڑی ضلع سلیم	۲۳۹	کپنی دامنباڑی ضلع سلیم
۲۳۹	جناب بزم قادر بادشاہ صاحب کپنی	۱۷	جناب الیسر ابد الیم صاحب کپنی
۱۷	ہلی کنڈہ ضلع شمالی اراکٹ	۲۴۰	دامنباڑی ضلع سلیم

۲۳۹	جناب مستان عبدالوہاب صاحب	۱	کل دشارم	۱
۲۴۰	جناب پیارم پیٹھ فسلع شمالی ارکاٹ	۱	۲۵۰ جناب حاجی بدر الدین صاحب	۱
۲۴۱	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب	۱	۲۵۱ جناب جھٹانی محمد قاسم صاحب پیارم پیٹھ	۱
۲۴۲	جناب آر۔ ٹی۔ ایف باجیا ساہنہا	۱	۲۵۲ جناب سید تاج الدین صاحب	۱
۲۴۳	کپنی سیل دشارم فسلع شمالی ارکاٹ	۱	۲۵۳ جناب محمد عبدالرحمن صاحب جہاد	۱
۲۴۴	جناب نظر بابو صاحب کپنی	۱	۲۵۴ شاطر سیلا پور مدراس	۱
۲۴۵	دانبازی فسلع سلیم	۱	۲۵۵ جناب محمد عبدالقادر صاحب	۱
۲۴۶	جناب حسن غنی حاجی عبدالرحمن صاحب	۱	۲۵۶ میل پور مدراس	۱
۲۴۷	کپنی دانبازی فسلع سلیم	۱	۲۵۷ جناب مرزا ابوالحسن صاحب کادوانی	۱
۲۴۸	جناب کیمپٹ۔ غلام محمد الدین صاحب	۱	۲۵۸ دراپنم	۱
۲۴۹	کپنی دانبازی فسلع سلیم	۱	۲۵۹ جناب مرزا محمد بیگ صاحب	۱
۲۵۰	جناب مادہ کا عبد العزیز صاحب کادوانی	۱	۲۶۰ ادونی	۱
۲۵۱	صاحب کپنی دانبازی فسلع سلیم	۱	۲۶۱ جناب عبدالرب صاحب فرست	۱
۲۵۲	جناب پی۔ این۔ آر محمد غنی صاحب	۱	۲۶۲ سولا صاحب مدراس	۱
۲۵۳	کپنی دانبازی فسلع سلیم	۱	۲۶۳ جناب سید خواجہ محمد الدین صاحب	۱
۲۵۴	جناب سی۔ اے۔ عبدالحکیم صاحب	۱	۲۶۴ نزال پیٹھ مدراس	۱
۲۵۵	سیل دشارم	۱	۲۶۵ جناب عبدالکریم صاحب بڑی	۱
۲۵۶	جناب سی۔ اے۔ عبدالمطیف صاحب	۱	۲۶۶ شہم مدراس	۱
۲۵۷	کل دشارم	۱	۲۶۷ جناب محمد انور الدین خان صاحب	۱
۲۵۸	جناب سی۔ اے۔ عبدالشکور صاحب	۱	۱۶۰	

۱۶۱	استنٹ	۱۶۱	راس پیٹھ مدراس
۱۶۲	جناب شیخ داؤد صاحب عطار	۱۶۲	جناب سید محمد صاحب حیدر آباد کون
۱۶۳	میتانیت اسٹریٹ نمبر ۱۱ مدراس	۱۶۳	جناب عبدالواسط صاحب نمبر ۱۱
۱۶۴	جناب مہر بخش صاحب رنجیٹ لو	۱۶۴	برسور روڈ مدراس
۱۶۵	انگلیا ایک اسٹریٹ مدراس	۱۶۵	جناب سید محمد صاحب رضوی
۱۶۶	جناب ساہوکار شیخ محمد صاحب	۱۶۶	تاج پور چہ لشکر ننگور
۱۶۷	تاج پور چہ پورنگ پیٹھ	۱۶۷	جناب محمد یوسف صاحب نمبر ۱۱
۱۶۸	جناب محمد عنایت اللہ حسین صاحب	۱۶۸	کوچہ گڈنگ مدراس
۱۶۹	پورنگ پیٹھ	۱۶۹	جناب نادر شاہ صاحب نمبر ۱۱
۱۷۰	جناب ڈاھد بادشاہ صاحب	۱۷۰	کوچہ گڈنگ مدراس
۱۷۱	پورنگ پیٹھ	۱۷۱	جناب محمد حسین صاحب مینجر
۱۷۲	جناب منشی محمد بہان الدین	۱۷۲	جناب محمد عبدالقادر صاحب نمبر ۱۱
۱۷۳	صاحب پورنگ پیٹھ	۱۷۳	سیلا پور مدراس
۱۷۴	جناب عبدالقادر صاحب پورنگ پیٹھ	۱۷۴	جناب محمد دارش علی صاحب نمبر ۱۱
۱۷۵	جناب شیخ میرن صاحب بجٹ	۱۷۵	سیلا پور مدراس
۱۷۶	عبدالقادر صاحب پورنگ پیٹھ	۱۷۶	جناب عبدالجلیل صاحب پھیلڈ ننگور
۱۷۷	جناب ستونی محمد صاحب پورنگ پیٹھ	۱۷۷	جناب عبدالکریم صاحب ڈسٹرکٹ
۱۷۸	جناب پرواز خان صاحب	۱۷۸	آفس ٹراؤنکور
۱۷۹	پورنگ پیٹھ	۱۷۹	جناب عبدالنجمان صاحب ڈسٹرکٹ
۱۸۰	جناب مولوی رسول خان	۱۸۰	آفس ٹراؤنکور
۱۸۱	صاحب جھادنی ننگور	۱۸۱	جناب محمد عبدالحی صاحب ہاسٹیل

۲۸۴	جناب مولوی عبدالصمد صاحب	۲۹۷	جناب محمد عبدالقدیر صاحب کڈاپا
۲۸۵	تاجر پارچہ بنگلور	۲۹۸	جناب سید عبدالقادر صاحب کڈاپا
۲۸۶	جناب عبدالکریم صاحب سٹیٹ	۲۹۹	جناب محمد عبداللطیف صاحب کڈاپا
۲۸۷	پروپرائیٹرز کمیشن بازار بنگلور	۳۰۰	جناب سید شاہ محمد صاحب
۲۸۸	جناب مولانا مولوی سید حسین		قادر سی سکریٹری محمد بن ابراہیم
۲۸۹	صاحب جہاد فی بنگلور		ایشن کڈاپا
۲۹۰	جناب غم علی خان جہاد فی بنگلور	۳۰۱	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب
۲۹۱	جناب عبدالقدوس صاحب جہاد فی بنگلور		کڈاپا
۲۹۲	جناب سید عبدالرزاق صاحب	۳۰۲	جناب محمد عبدالرؤف میان
۲۹۳	جہاد فی بنگلور		صاحب کڈاپا
۲۹۴	جناب بی احمد صاحب جہاد فی بنگلور	۳۰۳	جناب ساهوکار قادر محمدی الدین
۲۹۵	جناب مولانا مولوی عبدالشفیع صاحب		صاحب پریزیڈنٹ محمد بن
۲۹۶	جہاد فی بنگلور		المیوسی ایشن کڈاپا
۲۹۷	جناب محمد یوسف صاحب پسر	۳۰۴	جناب ساهوکار سید میان
۲۹۸	محمد قاسم صاحب مرحوم بنگلور		صاحب کڈاپا
۲۹۹	جناب عبدالرحیم صاحب پسر	۳۰۵	جناب عبدالغفور میان صاحب
۳۰۰	صاحب مرحوم بنگلور		تاجر جرم کڈاپا
۳۰۱	جناب سید شمس تبریز صاحب کڈاپا	۳۰۶	جناب قادر خان صاحب
۳۰۲	جناب سید فیض حسین صاحب مجید		یوسف صاحب کڈاپا
۳۰۳	مسجد مجید کڈاپا	۳۰۷	جناب سید حسین صاحب
۳۰۴	خان بہار محمد مجید صاحب کڈاپا		پروڈوٹور

۳۰۸	جناب عبدالغنی صاحب	۱	غوث صاحب ترچنپلی	۱
۳۰۹	جناب عبدالرحیم صاحب	۱	جناب ڈاکٹر حاجی خواجہ حسین صاحب	۳۱۹
۳۱۰	صراف کڈاپا	۱	یونگا پلی	۱
۳۱۱	جناب عبدالکریم صاحب امبور	۱	جناب ریحتمین علی صاحب	۳۲۰
۳۱۱	جناب کے محمد حسین صاحب	۱	انعام دار ترچنپلی	۱
۳۱۲	ملنگ عبدالرحمن صاحب	۱	جناب حمزہ خان صاحب دیار	۳۲۱
۳۱۳	کینپی مدراس	۱	ممبراء کرناٹک ترچنپلی	۱
۳۱۴	جناب سید رحیم الدین صاحب	۱	جناب غلام رسول صاحب سیل	۳۲۲
۳۱۵	یونگا پلی	۱	سارڈ ترچنپلی	۱
۳۱۶	جناب مولوی محمد قاسم صاحب	۱	جناب محمد نور الدین صاحب	۳۲۳
۳۱۷	یونگا پلی	۱	گماشتہ حاجی محمد حضرت صاحب	۱
۳۱۸	جناب سید تقی صاحب	۱	ترچنپلی	۱
۳۱۹	پروپکٹر محمد ن سکول ترچنپلی	۱	جناب عبدالکریم صاحب تھادی	۳۲۴
۳۲۰	جناب سید شاہ غلام محی الدین	۱	ترچنپلی	۱
۳۲۱	صاحب شتاسی ترچنپلی	۱	جناب محمد ہایت اللہ صاحب	۳۲۵
۳۲۲	جناب سید ضیاء الدین سید محمد	۱	مدرس اسلامیہ سکول ترچنپلی	۱
۳۲۳	صاحب ترچنپلی	۱	جناب محمد حسین صاحب انعام دار	۳۲۶
۳۲۴	جناب حاجی محمد حضرت صاحب	۱	ترچنپلی	۱
۳۲۵	تاجر ترچنپلی	۱	جناب عارف خان صاحب	۳۲۷
۳۲۶	جناب مولوی حافظ سلام محمد	۱	صوبہ دار بہادر ترچنپلی	۱
			جناب عبدالغنی صاحب سکول شہر	۳۲۸

۱۴۸	جناب سید رسول صاحب	۳۴۶	جناب محمد سلیمان صاحب نیلور
۱۴۹	سب رجسٹرار ترچنپلی	۳۴۷	جناب محمد بران الدین صاحب
۳۴۸	جناب محمد لغیر الدین صاحب	۳۴۸	جام بازار مدراس
۳۴۹	سوداگر ترچنپلی	۳۴۹	جناب محمد ضیاء الدین صاحب
۳۵۰	جناب سید شاہ حیدر صاحب	۳۵۰	افساری سپرنٹنڈنٹ نیلور
۳۵۱	جناب خواجہ سید عزیز اللہ صاحب	۳۵۱	جناب محمد اسماعیل صاحب بی بی
۳۵۲	سوداگر ترچنپلی	۳۵۲	نیلور
۳۵۳	جناب محمد حسین صاحب ٹھیکدار	۳۵۳	جناب سید قاسم صاحب بواگر
۳۵۴	ترچنپلی	۳۵۴	چرم حیدر آباد
۳۵۵	جناب محمد عبد الغفار صاحب	۳۵۵	جناب سید یوسف صاحب بواگر
۳۵۶	سوداگر نیلور	۳۵۶	چرم حیدر آباد
۳۵۷	جناب محمد تار صاحب نیلور	۳۵۷	جناب محمد عثمان صاحب سوداگر
۳۵۸	جناب محمد قرقان صاحب نیلور	۳۵۸	چرم حیدر آباد
۳۵۹	جناب محمد طاهر صاحب نیلور	۳۵۹	جناب حافظ عبد الحمی صاحب
۳۶۰	جناب محمد شریف صاحب عطار	۳۶۰	سوداگر چرم حیدر آباد
۳۶۱	نیلور	۳۶۱	جناب ردشام دار صاحب کپنی
۳۶۲	جناب عبد الرؤف خان صاحب نیلور	۳۶۲	سوداگر چرم حیدر آباد
۳۶۳	جناب مولوی فقیر محمد صاحب نیلور	۳۶۳	جناب محمد عمر صاحب سوداگر چرم
۳۶۴	جناب سوری نظام الدین صاحب	۳۶۴	حیدر آباد
۳۶۵	عطار نیلور	۳۶۵	جناب بنگلور اسد صاحب بواگر
		۳۶۶	چرم سکندر آباد دکن

۳۵۳	جناب بی مار صاحب سوداگر حرم سکندر آباد دکن	۳۶۴	جناب بی پاجا صاحب قاسم صاحب سکندر آباد
۳۵۴	جناب ایم حیدر صاحب سواگر حرم سکندر آباد دکن	۳۶۵	جناب پیر نواز خان صاحب بوزنگ ٹیم
۳۵۵	جناب بی اسد صاحب سوداگر حرم سکندر آباد دکن	۳۶۶	جناب جعفر خان صاحب صوبیدار حرم
۳۵۶	جناب جہانا حسین صاحب حیدر آباد دکن	۳۶۷	جناب محمد قاسم صاحب صوبیدار
۳۵۷	جناب کرنل بابا سیان صاحب حیدر آباد دکن	۳۶۸	جناب محمد اطوم صاحب پستہ والی
۳۵۸	جناب بنگل گرس عمر صاحب داؤد صاحب حیدر آباد دکن	۳۶۹	جناب عبد الکریم صاحب پسر
۳۵۹	جناب کرنل منو سیان صاحب حیدر آباد دکن	۳۷۰	جناب محمد رفیع الدین صاحب سواگر
۳۶۰	جناب عبد الغنی صاحب بیگم بازار حیدر آباد دکن	۳۷۱	جناب ابابلی عبد الوہاب صاحب
۳۶۱	جناب جوہری عبد الغنی صاحب حیدر آباد	۳۷۲	جناب گرامی عبد العزیز صاحب
۳۶۲	جناب مدر صاحب احمد صاحب ٹھیکہ دار سکندر آباد	۳۷۳	جناب امین عبد الوہاب صاحب
۳۶۳	جناب باداسیان صاحب حیدر آباد	۳۷۴	جناب سید عبد الغفور صاحب علیجا صاحب

۳۸۸	جناب آبی۔ آر۔ عبدالحکیم صاحب	۱	شہریت نمبر ۳۸۸ مدراس
۳۸۹	نمبر ۳۸۹ بڑی ٹیچر مدراس	۱	جناب محمد سراج الدین صاحب
۳۹۰	جناب ڈی محمد یوسف صاحب	۱	نمبر ۳۹۰ ٹیچر مدراس
۳۹۱	بڑی ٹیچر منڈی مدراس	۱	جناب عبدالحکیم صاحب دادا
۳۹۲	جناب ہاشم صاحب رنگون	۱	گارتون چولے مدراس
۳۹۳	جناب ابوبکر آدم صاحب سوداگر	۱	جناب عبدالشاکر صاحب نمبر ۳۹۳
۳۹۴	کوچہ گڈنگ مدراس	۱	فورٹ اسٹریٹ دانمباری
۳۹۵	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب	۱	جناب محمد عثمان صاحب مدرس مدرسہ
۳۹۶	گھنٹی مسجد و اگر کوچہ گڈنگ مدراس	۱	انگن و دانمباری
۳۹۷	جناب عبدالرشید صاحب کوچہ	۱	جناب سید امین الدین صاحب
۳۹۸	گڈنگ مدراس	۱	صوبہ دار میجر حیدر آباد
۳۹۹	جناب عبدالرحیم صاحب نمبر ۳۹۹	۱	جناب خطیب عبدالواحد صاحب
۴۰۰	انگنا نایک اسٹریٹ مدراس	۱	گڈنگ کلی نمبر ۴۰۰ مدراس
۴۰۱	جناب محمد چراغ الدین صاحب	۱	جناب میر محمد غوث صاحب فوجی
۴۰۲	ستھانی ٹیچر مدراس	۱	تاجر پارچہ بنگلور
۴۰۳	جناب محمد قادر حسین صاحب بدلی	۱	جناب محمد عبدالاحد صاحب سیلاب
۴۰۴	مسجد مدراس	۱	سیان تھوم مدراس
۴۰۵	جناب حامد محمدی الدین صاحب	۱	جناب محمد عنایت اللہ صاحب
۴۰۶	مدرس ہارس اسکول مدراس	۱	فورٹ و دانمباری
۴۰۷	جناب محمد اسماعیل صاحب ۱۶ مارکولیا	۱	جناب عبدالرسول صاحب
۴۰۸	اسٹریٹ مدراس	۱	فورٹ و دانمباری

۱۴۱	سکرٹری انجمن ناگوٹ	۱۴۱	کٹر الشریح بالاپور
۱۴۲	جناب مولوی خواجہ لغیر الدین	۱۴۲	جناب سید محی الدین صاحب
۱۴۳	صاحب مستم انجمن ناگوٹ	۱۴۳	منہد دستانی سکول ماسٹر
۱۴۴	جناب قادر نواز خان صاحب	۱۴۴	چک بالاپور
۱۴۵	سوداگر ناگوٹ	۱۴۵	جناب شیخ حسین صاحب عرف
۱۴۶	جناب پاچا میان صاحب	۱۴۶	بابا میان صاحب سوداگر شمیم
۱۴۷	ٹھیکہ دار ناگوٹ	۱۴۷	چک بالاپور
۱۴۸	جناب مولوی غلام دستگیر صاحب	۱۴۸	جناب شیخ حسین صاحب تاجر
۱۴۹	توسط عبداللہ خان صاحب	۱۴۹	پارچہ چک بالاپور
۱۵۰	ناگوٹ	۱۵۰	جناب مرزا بیگ صاحب سوداگر
۱۵۱	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب	۱۵۱	چک بالاپور
۱۵۲	۲۶ عبدالبکریم صاحب شریٹ ناگوٹ	۱۵۲	جناب ساہوکار محمد حنیف صاحب
۱۵۳	جناب اتضاع حسین صاحب	۱۵۳	ٹریڈر (دراختی) انجمن
۱۵۴	۲۶ عبدالاکرم صاحب شریٹ ناگوٹ	۱۵۴	ناگوٹ
۱۵۵	جناب محمد سلطان محی الدین صاحب	۱۵۵	جناب ساہوکار عبدالستار صاحب
۱۵۶	۲۶ عبدالبکریم صاحب شریٹ ناگوٹ	۱۵۶	نائب صدر ایم پی مین ناگوٹ
۱۵۷	جناب امین ایم ابن جی محمد یعقوب	۱۵۷	جناب باوا محمد صاحب صدر
۱۵۸	صاحب سلیم	۱۵۸	ناگوٹ
۱۵۹	جناب ایم۔ جی عبدالغفور صاحب	۱۵۹	جناب متادریس پیر بادشاہ صاحب
۱۶۰	سلیم	۱۶۰	ممبر شریٹ بورڈ ناگوٹ
۱۶۱	جناب مولوی حاجی صدیق حسین	۱۶۱	جناب وکیل سید عبداللطیف صاحب

۴۵۰	جناب چنداسیان صاحب سلیم	۴۳۹	صاحب مدرس مدرسہ انبوه حیدر آباد
۴۵۱	جناب مولوی سید ابوالواص صفا	۴۴۰	جناب مولوی حاجی عبدالقادر صفا
۴۵۲	جناب محمد اسحاق صاحب ہاسپٹل	۴۴۱	ٹیمپررری حیدر آباد دکن
۴۵۳	اسٹنٹ درجہ اول گوداوی	۴۴۲	جناب مولوی غلام محمد صاحب ٹیمپر
۴۵۴	جناب عبدالحفیظ خان صاحب	۴۴۳	حیدر آباد دکن
۴۵۵	تحفیکہ دار گھنٹہ کل	۴۴۴	جناب عزیز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن
۴۵۶	جناب محمد علی صاحب خلف	۴۴۵	جناب حاجی محمد غوث صاحب
۴۵۷	نجشی الملک بہادر ترنگٹھیری	۴۴۶	حیدر آباد دکن
۴۵۸	مدیر اس	۴۴۷	جناب محمد عظیم صاحب سیال
۴۵۹	جناب قاضی ناصر الدین احمد صفا	۴۴۸	حیدر آباد دکن
۴۶۰	حیدر ترنگٹھیری مدراس	۴۴۹	جناب عبدالحفیظ صاحب بی۔
۴۶۱	جناب حکیم محمد عبدالباق صفا	۴۵۰	اے سلیم
۴۶۲	ترنگٹھیری مدراس	۴۵۱	جناب سید اسماعیل صاحب ہیدرکوک
۴۶۳	جناب حکیم محمد احمد اللہ بادشاہ	۴۵۲	ڈسٹرکٹ کورٹ سلیم
۴۶۴	صاحب ترنگٹھیری مدراس	۴۵۳	جناب محمد شریف صاحب
۴۶۵	جناب محمد قدرت اللہ صاحب	۴۵۴	ٹون خواجہ سلیم
۴۶۶	ڈاکٹر ترنگٹھیری مدراس	۴۵۵	جناب شیخ حسین صاحب ہاسپٹل
۴۶۷	جناب بی عثمان خان صاحب	۴۵۶	اسٹنٹ نیگلرٹس
۴۶۸	بہادر بیچ مجسٹریٹ بنگلور	۴۵۷	جناب محمد عزت اللہ صاحب مدراس
۴۶۹	جناب محمد یعقوب صاحب	۴۵۸	معرفت جناب غلام محمد صاحب
		۴۵۹	خان بہادر بہاول پور

۴۶۱	جناب دی عبدالرزاق صاحب	۴۶۱	سوداگر پارجہ ترملکیر می مدراس
۴۶۲	جناب عبداللہ خان صاحب	۴۶۲	جناب سید میران صاحب بن
۴۶۳	جناب محمد اسحاق صاحب سلمت دیلور	۴۶۳	سید ابوبکر صاحب مہبتہ کل
۴۶۴	جناب شال شیخ فخرید صاحب	۴۶۴	جناب اکری محی الدین صاحب
۴۶۵	جناب امیر صاحب تیکو بیٹہ فام	۴۶۵	جناب عبدالرحمن صاحب مہبتہ کل
۴۶۶	جناب فخر الدین محل باج صاحب	۴۶۶	جناب سید محی الدین سید مرین
۴۶۷	جناب کے عبدالرحمن صاحب دیلور	۴۶۷	جناب سید محی الدین صاحب مہبتہ کل
۴۶۸	جناب اسے الیس عبدالسی صاحب	۴۶۸	جناب یوسف جی عمر الیاس
۴۶۹	جناب الیس علیا بوباب صاحب	۴۶۹	جناب کوچا بندور
۴۷۰	جناب محمد آدم صاحب کور پاجری	۴۷۰	جناب محمد اکرام عمر صاحب بن قانی
۴۷۱	جناب داوا واد رسول خان صاحب	۴۷۱	جانبی محی الدین صاحب بندور
		۴۷۲	جناب شاہ بنو محمد صاحب بن
		۴۷۳	ابوبکر صاحب مہبتہ کل
		۴۷۴	جناب مروار محمد صاحب عبدالقادر
		۴۷۵	صاحب بندور
		۴۷۶	جناب سی کو صاحب بن ایم
		۴۷۷	کون قادر صاحب کن نور
		۴۷۸	جناب فدا محمد میران صاحب
		۴۷۹	مہبتہ کل
		۴۸۰	جناب محمد اکرم سیدی علیشاہ صاحب
		۴۸۱	بن عبدالقادر صاحب بندور

۴۸۲	جناب قاسم جی محی الدین صاحب	۴۹۳	جناب مصطفی صاحب نیلور	۱
۴۸۳	بن حسین صاحب بھٹکل	۴۹۴	جناب عبدالکریم صاحب بھٹکل	۱
۴۸۴	جناب سید محمد صاحب بن حسین		نیلور	۱
	صاحب بھٹکل	۴۹۵	جناب آغا اسد اللہ صاحب سکریٹری	۱
۴۸۵	جناب بی احمد بن کے قادر		انجمن حمایت اسلام نیلور	۱
	صاحب کٹانور	۴۹۶	جناب فشی محمد محمود صاحب شریف صاحب	۱
۴۸۶	جناب ارم حسین صاحب ٹریل		اسسٹنٹ سکریٹری انجمن حمایت	۱
	سٹریٹ نیگلور		اسلام نیلور	۱
۴۸۷	جناب کے عبدالقادر بن احمد	۴۹۷	جناب حسین احمد صاحب	۱
	صاحب موکنی		محمد کلیم نیلور	۱
۴۸۸	جناب بی ایس عبدالقادر صاحب	۴۹۸	جناب محمد ابرہیم عرف دادا اریا	۱
	سیتال بیٹھ مدراس		صاحب نیلور	۱
۴۸۹	جناب قاسم خان منارائی پیارم	۴۹۹	جناب حکیم مرزا غازی بیگ صاحب	۱
	مدراس		نیلور	۱
۴۹۰	جناب علی شریف خان صاحب	۵۰۰	جناب رتھو بیان صاحب نیلور	۱
	رائی پیارم مدراس	۵۰۱	جناب سید احمد صاحب حفیظ نیلور	۱
۴۹۱	جناب سید عبدالقادر صاحب	۵۰۲	جناب علی خان صاحب نیلور	۱
	نرملکیرمی مدراس	۵۰۳	جناب عبدالرحیم خان صاحب نیلور	۱
۴۹۲	جناب محمد خواجہ خان صاحب	۵۰۴	جناب مولوی سید علی موسیٰ رضی	۱
	بی اسے تھنڈا مدراس		خان صاحب سکول انٹرمدیٹ	۱
۴۹۳	جناب نواب رؤف الملک نیلور		کریمہ نیلور	۱

۵۰۵	جناب سید عبدالقادر صاحب نیلور	۱	۲۶- اینڈرن اسٹریٹ مدراس	۱
۵۰۶	جناب محمد چوگا کی شاہ صاحب نیلور	۱	۵۱۸ جناب علی محمد حیدر حاجی الوب صاحب	۱
۵۰۷	جناب سید حسین شاہ صاحب نیلور	۱	نمبر ۱۸۱- مونٹ روڈ مدراس	۱
۵۰۸	جناب محمد عبدالباقر صاحب تاجریم	۱	۵۱۹ جناب فرید الدین صاحب عرف	۱
	سکسٹرنگلور	۱	صاحب محفوظ خان کا باغ گیٹ	۱
۵۰۹	جناب محمد عطاء اللہ صاحب بونگلر	۱	اسٹریٹ مدراس	۱
	چرم سکسٹرنگلور	۱	۵۲۰ جناب دھایا والا می بندے علی صاحب	۱
۵۱۰	جناب جنم محمد عبداللطیف صاحب	۱	تتمبر چنی اسٹریٹ مدراس	۱
	سکسٹرنگلور	۱	۵۲۱ جناب پرودھری اسماعیل صاحب	۱
۵۱۱	جناب محمد عبدالعزیز صاحب بی	۱	تتمبر چنی اسٹریٹ مدراس	۱
	کریک ڈمی پی ڈبلو چپاک مدراس	۱	۵۲۲ جناب خطور الدین احمد صاحب	۱
۵۱۲	جناب حکیم محمد عبدالقادر صاحب	۱	فرزیم باڑی	۱
	محمد خادم حسین صاحب	۱	۵۲۳ جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب	۱
۵۱۳	جناب محمد اعظم صاحب ٹھیکہ دار	۱	گوندہ بسوز فرزیم باڑی	۱
	بارکس روڈ نمبر ۱۲ بسوز مدراس	۱	۵۲۴ جناب محمد قاسم صاحب بیوپاری	۱
۵۱۴	جناب خیر الدین صاحب انداز خان	۱	پیارم پیٹھ	۱
۵۱۵	جناب حکیم عباس حسین صاحب	۱	۵۲۵ جناب ناہی صاحب بیگم ڈسٹرکٹ انچور	۱
	بیدری بیگم بازار مدراس	۱	۵۲۶ جناب مولوی سید شاہ علاء الدین	۱
۵۱۶	جناب غلام احمد صاحب ٹھیکہ دار	۱	خان صاحب چنورچی ہا پٹنل	۱
	(میسور) بالا گھاٹ	۱	۵۲۷ جناب حسین الدین صاحب عرف	۱
۵۱۷	جناب یعقوب حسین صاحب منڈیہ	۱	بابا میان صاحب نیلور	۱

۵۲۸	جناب حیدر صاحب سوار کرتیم جینیا بیٹھ	۱	۵۲۸	جناب محمد غنی صاحب عبد السلام	۱
۵۲۹	جناب محمد عبد القدوس صاحب	۱	۵۲۹	پرامم بیٹھ	۱
۵۳۰	سرفراز حیدر صاحب جینیا بیٹھ	۱	۵۳۰	جناب تنہور صاحب جوہا پرامم بیٹھ	۱
۵۳۱	جناب محمد عبد العزیز صاحب معرفت	۱	۵۳۱	جناب محمد علی عبد القادر صاحب پرامم بیٹھ	۱
۵۳۲	حیدر صاحب جینیا بیٹھ	۱	۵۳۲	جناب عبد الرزاق صاحب پرامم بیٹھ	۱
۵۳۳	جناب محمد عبد العزیز خان صاحب	۱	۵۳۳	جناب ماروسی شورم عبد الستار صاحب	۱
۵۳۴	ہاسٹیل اسٹنٹ والا جانا بار	۱	۵۳۴	پرامم بیٹھ	۱
۵۳۵	جناب سید فخر الدین بادشاہ صاحب	۱	۵۳۵	جناب چٹانی بدر الدین صاحب	۱
۵۳۶	اوڈل بیٹھ	۱	۵۳۶	پرامم بیٹھ	۱
۵۳۷	جناب ڈی ایم عبد الغفور صاحب	۱	۵۳۷	جناب مولوی عبداللہ صاحب	۱
۵۳۸	بی اسے دھارا پورم	۱	۵۳۸	شمشوری پرامم بیٹھ	۱
۵۳۹	جناب سید کریم اللہ صاحب ہسٹل	۱	۵۳۹	جناب امی حاجی محمد یعقوب صاحب پرامم بیٹھ	۱
۵۴۰	اسٹنٹ ناگور	۱	۵۴۰	جناب مولانا بشیر الدین صاحب پرامم بیٹھ	۱
۵۴۱	جناب مومن عبدالنواب صاحب	۱	۵۴۱	جناب ستان حیدرہ میان صاحب	۱
۵۴۲	چٹوارگی ہسٹل	۱	۵۴۲	پرامم بیٹھ	۱
۵۴۳	جناب مومن کبیلہ قبیلہ صاحب چٹوارگی	۱	۵۴۳	جناب ابوالکبر حاجی عبد القدیر صاحب	۱
۵۴۴	ہسٹل	۱	۵۴۴	پرامم بیٹھ	۱
۵۴۵	جناب الی حاجی ابراہیم صاحب	۱	۵۴۵	جناب بیلیو میر شیخ میران صاحب	۱
۵۴۶	ایند سن پرامم بیٹھ	۱	۵۴۶	پرامم بیٹھ	۱
۵۴۷	جناب پیر علاء الدین صاحب پرامم بیٹھ	۱	۵۴۷	جناب کرا عبد الحکیم صاحب پرامم بیٹھ	۱
۵۴۸	جناب ستان عبد الحیدر صاحب پرامم بیٹھ	۱	۵۴۸	جناب بادو یعقوب صاحب پرامم بیٹھ	۱

۵۵۴	جناب ادیب پاری عبد الرحیم صاحب	۱	صاحب بہادر مدراس	۱
	پر اہم بیٹہ	۱	۵۶۵ جناب میر بخشی علی صاحب کشمیری	۱
۵۵۵	جناب بالو میران محمد جمیل صاحب		مدراس	۲
	پر اہم بیٹہ	۱	۵۶۶ جناب سلطان محی الدین صاحب	۱
۵۵۶	جناب ایسے قادی صاحب		۵۶۷ جناب دیگانی حلیم شریف مدراس	۱
	مدراس	۱	۵۶۸ جناب عبد القادر صاحب جدی	۱
۵۵۷	جناب ششی عبد المجید صاحب سکندر شاہ		۵۶۹ جناب محمد محی الدین صاحب ہاجر	۱
	ایم بی مونٹ مدراس	۱	نمبر ۶ حلیم شریف مدراس	۱
۵۵۸	جناب محمد عبد العزیز خان صاحب		۵۷۰ جناب عباس علی خان صاحب	۱
	خلف جمال خان صاحب صوبہ	۱	براس روڈ مدراس	۱
۵۵۹	جناب نذیر الدین صاحب		۵۷۱ جناب محمد زیدہ صاحب ہاجر	۱
	کوڈ اتھورم	۱	دیگانی حلیم شریف مدراس	۱
۵۶۰	جناب غلام محی الدین صاحب		۵۷۲ جناب سید احمد صاحب فغانی	۱
	مدراس	۱	ممبر انجمن اصلاح حیدر آباد دکن	۱
۵۶۱	جناب محمد حسین صاحب اس		۵۷۳ جناب محمد عبد الصمد صاحب چیدہ	۱
۵۶۲	جناب نور محمد صاحب ساجد مین		۵۷۴ جناب دیگانی حلیم شریف مدراس	۱
	بازار مدراس	۱	۵۷۵ جناب سید محمد حسین صاحب قادری	۱
۵۶۳	جناب قادر محی الدین صاحب		حیدر آباد دکن	۱
	راستہ بیٹہ مدراس	۱	۵۷۶ جناب سید مصطفی صاحب جھنور	۱
۵۶۴	جناب مرزا غلام زین العابدین		سرشتہ دار نیلور	۱

۵۷۵	جناب غلام علی موسی رضا صاحب	۵۸۵	جناب سی ایس سلطان احمد
۵۷۶	جناب حاجی محمد حبیب اللہ صاحب	۵۸۶	جناب بی محمد صاحب تاجر بارہہ
۵۷۷	جناب یحییٰ حبیب الرحمن صاحب	۵۸۷	جناب منظور صاحب تاجر بارہہ
۵۷۸	جناب فونی خان صاحب عازی	۵۸۸	جناب محمد عبدالرزاق صاحب
۵۷۹	جناب ڈاکٹر حیدر حسین صاحب	۵۸۹	جناب بی پاجا صاحب تاجر
۵۸۰	جناب شیخ محمد صاحب سوداگر	۵۹۰	جناب زین العابدین صاحب
۵۸۱	جناب مولوی عبدالقادر صاحب	۵۹۱	جناب بی بابو صاحب پن رانی
۵۸۲	جناب عبدالکریم صاحب	۵۹۲	جناب سی پاجا صاحب
۵۸۳	جناب اہم ایم سلطان احمد صاحب	۵۹۳	جناب سید امیان صاحب سوداگر
۵۸۴	جناب ابراہیم صاحب اینڈ کمپنی	۵۹۴	جناب سنگرام بابو صاحب پن رانی
۵۸۵	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے	۵۹۵	جناب نانائے صاحب اینڈ کمپنی
۵۸۶	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے	۵۹۶	جناب دی کے محمد منظور صاحب
۵۸۷	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۸۸	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۸۹	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۰	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۱	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۲	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۳	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۴	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۵	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		
۵۹۶	جناب اسے۔ ایس۔ ایم کے		

۶۰۷	جناب احمد محی الدین صاحب	۶۰۷	میر اندھ سوداگر بن رانی انگا جٹی
۶۰۸	راے پیٹھ مدراس	۶۰۸	بلجام بن رانی
۶۰۹	جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب	۶۰۹	جناب محمد ابراہیم صاحب مرکن
۶۱۰	راے پیٹھ مدراس	۶۱۰	تاج رحیم بن رانی انگا جٹی بلجام
۶۱۱	جناب ڈاکٹر خواجہ لطف الدین	۶۱۱	بن رانی
۶۱۲	صاحب راے پیٹھ مدراس	۶۱۲	جناب یحیٰ محمد امان سوکھا صاحب
۶۱۳	جناب سید محمد شرف الدین صاحب	۶۱۳	تاج تبا کو بن رانی
۶۱۴	راے پیٹھ مدراس	۶۱۴	جناب علی حسین صاحب لیلہ
۶۱۵	جناب محمد امان صاحب کلرک	۶۱۵	اسپیکٹر سید ایشہ
۶۱۶	مدراس	۶۱۶	جناب محمد حسین صاحب رائے
۶۱۷	جناب محمد عبدالرزاق صاحب	۶۱۷	پیٹھ مدراس
۶۱۸	کلرک مدراس	۶۱۸	جناب محمد عبد السلام صاحب
۶۱۹	جناب محمد عبدالرحمن صاحب	۶۱۹	۵۲ والا جاہ روڈ مدراس
۶۲۰	کلرک مدراس	۶۲۰	جناب غلام رفیق بیگ صاحب
۶۲۱	جناب محی الدین بیگ صاحب	۶۲۱	لونی بیگم شریف مدراس
۶۲۲	مدراس	۶۲۲	جناب قحطام صاحب رائے پیٹھ
۶۲۳	جناب سید غلام غوثی صاحب	۶۲۳	مدراس
۶۲۴	مدراس	۶۲۴	جناب کا جافان صاحب مدراس
۶۲۵	جناب سید شاہ عبد اللطیف صاحب	۶۲۵	جناب محمد عتیق صاحب بد پیٹھ
۶۲۶	شواتام مدراس	۶۲۶	مدراس
۶۲۷	جناب سید قادر بادشاہ صاحب	۶۲۷	جناب انصار صاحب رائے پیٹھ مدراس

۶۱۸	جناب سید شہ غلام جیلانی صاحب	۶۳۰	جناب عبدالرؤف صاحب سوداگر
۶۱۹	ستوری دلو راتجور	۶۳۱	ترچیا پٹی
۶۲۰	جناب سید شہ محمد سراج الدین	۶۳۲	جناب سید عبدالرحمن صاحب الکر ترچیا پٹی
۶۲۱	جناب عزیز الدین خان صاحب	۶۳۳	جناب محمد علی صاحب الکر ترچیا پٹی
۶۲۲	عرف لال خان صاحب سید ابوبکر	۶۳۴	جناب سید اکبر صاحب دھڑا کوٹھ ترچیا پٹی
۶۲۳	جناب محمد حبیب اللہ صاحب کھکھلا	۶۳۵	جناب عظیم الحید صاحب پشتر محمدار
۶۲۴	جناب چندہ میان صاحب مجبٹ	۶۳۶	ترچیا پٹی
۶۲۵	ترچیا پٹی	۶۳۷	جناب عبدالعزیز صاحب سبکپشتر
۶۲۶	جناب محمد عثمان صاحب سوداگر	۶۳۸	گورنٹ ٹیلی گراف ترچیا پٹی
۶۲۷	ترچیا پٹی	۶۳۹	جناب میر حیدر حسین صاحب دفتر بدو
۶۲۸	جناب محمد یوسف صاحب پشتر سید	۶۴۰	میسور
۶۲۹	کونسل ترچیا پٹی	۶۴۱	جناب سید ابوبکر بن شاہ صاحب
۶۳۰	جناب محمد یوسف صاحب رنجیت ترچیا پٹی	۶۴۲	حیدر آباد
۶۳۱	جناب بیچ حید صاحب جبرار ترچیا پٹی	۶۴۳	جناب صالح بن محمد صاحب حیدر آباد
۶۳۲	جناب غلام احمد صاحب خوشگوار ترچیا پٹی	۶۴۴	جناب عبدالرحمن خان صاحب کھکھلا
۶۳۳	جناب سید زین العابدین صاحب	۶۴۵	جناب ابرہیم صاحب مدراس
۶۳۴	رنجیت ترچیا پٹی	۶۴۶	جناب محمد علی صاحب مدراس
۶۳۵	جناب حاجی سید علی شکر صاحب	۶۴۷	جناب تھاپر سید صاحب مدراس
۶۳۶	سوداگر ترچیا پٹی	۶۴۸	جناب تھاپر سید صاحب مدراس

۱۷۵	جناب حسرت اللہ صاحب سید محمد	۱۷۵	جناب پانا بک اسٹریٹ مدراس
۱۷۶	صاحب حیدر آباد	۱۷۶	جناب ملک محمد سید صاحب ۹۷ انکائی
۱۷۷	جناب محبوب خان صاحب کڈوناڈے	۱۷۷	جناب علی محمد سید صاحب ۱۰۱ انکائی
۱۷۸	اسٹریٹ مدراس	۱۷۸	جناب حاجی محمد قاسم صاحب دیلور
۱۷۹	جناب عبد الکریم صاحب ۱۶ کڈوناڈے	۱۷۹	جناب محمد عبد الجلیل صاحب سوگر دیلور
۱۸۰	ٹانڈے اسٹریٹ چولا مدراس	۱۸۰	جناب محمد باقر شریف صاحب
۱۸۱	جناب سید محمد صاحب مدراس	۱۸۱	بی اے دیلور
۱۸۲	جناب نجل حسین صاحب امیر محل مدراس	۱۸۲	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب دیلور
۱۸۳	جناب عبد الستار صاحب سید محمد سوگر	۱۸۳	جناب بی عبد الغفور صاحب دیلور
۱۸۴	دیوراج سونکر سٹریٹ مدراس	۱۸۴	جناب حسین خان صاحب دیلور
۱۸۵	جناب محمد علی صاحب چپاک مدراس	۱۸۵	سیجر دیلور
۱۸۶	جناب محمد خان صاحب دریا چپاک مدراس	۱۸۶	جناب عبدالرزاق صاحب دیلور
۱۸۷	جناب شیخ فرید صاحب دھوبی	۱۸۷	سیجر دیلور
۱۸۸	پیشہ مدراس	۱۸۸	جناب سید محمد غوث صاحب دیلور
۱۸۹	جناب شیخ مان صاحب دھوبی پیشہ	۱۸۹	جناب سید شاہ مودود صاحب دیلور
۱۹۰	مدراس	۱۹۰	قادر دیلور
۱۹۱	جناب محمد قاسم صاحب بازار	۱۹۱	جناب سید شاہ مرشد صاحب دیلور
۱۹۲	مدرسہ سید ایشیہ مدراس	۱۹۲	قادر دیلور
۱۹۳	جناب عبدالقادر صاحب بازار	۱۹۳	جناب عبدالستار صاحب دیلور
۱۹۴	مدرسہ سید ایشیہ مدراس	۱۹۴	مرحمت دیلور
۱۹۵	جناب محمد حسین صاحب نمبر ۱۳		

جناب میرزا و تهر صاحب شانی خوشی	۶۹۷	جناب قادی محمدی الدین صاحب	۶۰۴
جناب محمد امین الدین صاحب	۶۹۸	صوبہ دار دیلور	۶۰۵
سرفراز حضرت حیدر حسین صاحب		جناب منشی عبدالرحمن صاحب	۶۰۸
مداس	۶۹۹	سوداگر دیلور	۶۰۹
جناب باقر علی خان صاحب		جناب حاجی قادی حسین صاحب	۶۱۰
حیدر م یور		صوبہ دار دیلور	۶۱۱
جناب ملا عبدالقیوم صاحب	۶۹۹	جناب اغلم خان صاحب	۶۱۲
حیدر آباد دکن		صوبہ دار دیلور	۶۱۳
جناب مولوی عبدالمنعم صاحب	۷۰۰	جناب شیخ محمدی الدین صاحب	۶۱۴
خلف ملا عبدالقیوم صاحب حیدر آباد دکن		صوبہ دار سحر دیلور	۶۱۵
جناب مولوی عبدالباسط صاحب	۷۰۱	جناب حکیم محمد عبدالقیوم صاحب	۶۱۶
خلف ملا عبدالقیوم صاحب حیدر آباد دکن		پرائم پیٹھ	۶۱۷
جناب مولوی عبدالعزیز صاحب بنگلور	۷۰۲	جناب محمد میران حسین صاحب	۶۱۸
جناب نانا عبدالعزیز صاحب تاجر	۷۰۳	سیتال پیٹھ مدراس	۶۱۹
پارچہ دیلور		جناب سید اسماعیل صاحب	۶۲۰
جناب جاکم لورا عبدالرحمن صاحب	۷۰۴	حیدر آباد دکن	۶۲۱
دیلور		جناب امین الدین صاحب جاگیردار	۶۲۲
جناب احمد حسین صاحب دیلور	۷۰۵	حیدر آباد دکن	۶۲۳
جناب خطی اللہ خان صاحب	۷۰۶	جناب نواب ظہیر الدین احمد خان	۶۲۴
صوبہ دار دیلور		صاحب تعلقات دوم کریم نگر ضلع	۶۲۵
		الگندل	۶۲۶

۱۷	جناب حاجی محمد فیض اللہ بادشاہ صاحب	۲۷	محمد حسین صاحب مقام حضرت لکھنؤ
۱۸	جناب محمد سعید بادشاہ صاحب	۲۸	جناب شیخ عثمان صاحب ہاسٹل اسٹنٹ
۱۹	جناب حکیم عبدالقادر صاحب	۲۹	ریلوے راجپندی
۲۰	جناب بوکر علی محمد صاحب پرام پٹیہ	۳۰	جناب ٹی محمد یوسف خان صاحب
۳۱	جناب ایس این بادشاہ صاحب ڈاکٹر	۳۱	اسٹنٹ انچارج ایم بولانس
۳۲	جناب محمد بادشاہ صاحب نرکس	۳۲	اسٹنٹ ادن پرائیوٹ ڈیوٹی
۳۳	روڈ بریسور مدراس	۳۳	ایچ پور بار
۳۴	جناب محی الدین باپے صاحب	۳۴	جناب عبدالغفور صاحب شیخ امام
۳۵	بارکس روڈ بریسور مدراس	۳۵	صاحب ہاسٹل اسٹنٹ
۳۶	جناب منشا فی غلام حسین صاحب	۳۶	راجپندی
۳۷	کرنل ڈسٹرکٹ بونگا پٹی	۳۷	جناب امیرن صاحب امبور
۳۸	جناب سر غلام محی الدین صاحب	۳۸	جناب محمد عثمان صاحب تہسید انجی
۳۹	کڈ ایا	۳۹	محمد اسحاق صاحب کوچہ گڈنگ مدراس
۴۰	جناب اندو خان صاحب نیلور	۴۰	جناب محمد قاسم حسین صاحب سید شہزاد
۴۱	جناب عبدالغفور خان صاحب نیلور	۴۱	ٹھنڈ وائی
۴۲	جناب عبداللہ خان صاحب نیلور	۴۲	جناب سید عبدالغفور صاحب کبکول
۴۳	میزن کل	۴۳	ماسٹر دیور
۴۴	فہرست تقدیرہ ندوۃ العلماء	۴۴	جناب محمد عبدالمجید صاحب ہاسٹل
۴۵	عام بمقام مدراس	۴۵	اسٹنٹ راجپندی
۴۶	جناب محی الدین احمد صاحب مدراس	۴۶	

۲	جناب مولوی شاہ غلام الدین	۴	جناب موسیٰ حاجی سیٹھ اسماعیل صاحب
۳	صاحب جھجری	۵	اکیا ب ملک لور رہا
۴	جناب عبدالکرم صاحب نیلور	۶	جناب آذیل خانیہ سید محمد حسین صاحب
۵	سورفت جناب غلام حسین بندہ	۷	ممبر کونسل ریاست پٹیالہ
۶	مدیر اس	۸	چندہ آشتی من متفرق نواز ذریعہ طاعت
۷	جناب مندر می محی الدین بادشاہ	۹	عید گاہ ناہجہ
۸	صاحب دامباری	۱۰	جناب معلوم الاسم صاحب لکڑی
۹	سورفت جناب غلام سنگر صاحب	۱۱	میرٹھ
۱۰	دیشی و انشیر مدراس	۱۲	جناب نواب احمد محی الدین خان صاحب
۱۱	سورفت جناب ارتضاع علی خان	۱۳	بہادر مدراس
۱۲	صاحب و انشیر مدراس	۱۴	جناب شاہ علی گوہر صاحب بندر نعیم
۱۳	نامعلوم الاسم مدراس	۱۵	سنی آذر از بلجی
میزان کل		۱۶	جناب شمس الدین صاحب ایل آس
۱۴		۱۷	بنگلہ اسکو ہارنگو
۱۵		۱۸	جناب ڈاکٹر حاجی محمد کریم اللہ صاحب
۱۶		۱۹	ریاست پٹیالہ
۱۷		۲۰	جناب کریم الدین و علیم الدین صاحب
۱۸		۲۱	سوداگران صد بازار میرٹھ
۱۹		۲۲	جناب ہزار بھاؤ علی صاحب ریاست پٹیالہ
۲۰		۲۳	جناب سید زفر محی الدین صاحب
۲۱		۲۴	سجاد نشین بٹالہ ضلع گورداس پور
۲۲		۲۵	جناب مولوی شاہ غلام الدین
۲۳		۲۶	صاحب جھجری
۲۴		۲۷	جناب عبدالکرم صاحب نیلور
۲۵		۲۸	سورفت جناب غلام حسین بندہ
۲۶		۲۹	مدیر اس
۲۷		۳۰	جناب مندر می محی الدین بادشاہ
۲۸		۳۱	صاحب دامباری
۲۹		۳۲	سورفت جناب غلام سنگر صاحب
۳۰		۳۳	دیشی و انشیر مدراس
۳۱		۳۴	سورفت جناب ارتضاع علی خان
۳۲		۳۵	صاحب و انشیر مدراس
۳۳		۳۶	نامعلوم الاسم مدراس
۳۴		۳۷	میزان کل
۳۵		۳۸	۱۴
۳۶		۳۹	۱۵
۳۷		۴۰	۱۶
۳۸		۴۱	۱۷
۳۹		۴۲	۱۸
۴۰		۴۳	۱۹
۴۱		۴۴	۲۰
۴۲		۴۵	۲۱
۴۳		۴۶	۲۲
۴۴		۴۷	۲۳
۴۵		۴۸	۲۴
۴۶		۴۹	۲۵
۴۷		۵۰	۲۶
۴۸		۵۱	۲۷
۴۹		۵۲	۲۸
۵۰		۵۳	۲۹
۵۱		۵۴	۳۰
۵۲		۵۵	۳۱
۵۳		۵۶	۳۲
۵۴		۵۷	۳۳
۵۵		۵۸	۳۴
۵۶		۵۹	۳۵
۵۷		۶۰	۳۶
۵۸		۶۱	۳۷
۵۹		۶۲	۳۸
۶۰		۶۳	۳۹
۶۱		۶۴	۴۰
۶۲		۶۵	۴۱
۶۳		۶۶	۴۲
۶۴		۶۷	۴۳
۶۵		۶۸	۴۴
۶۶		۶۹	۴۵
۶۷		۷۰	۴۶
۶۸		۷۱	۴۷
۶۹		۷۲	۴۸
۷۰		۷۳	۴۹
۷۱		۷۴	۵۰
۷۲		۷۵	۵۱
۷۳		۷۶	۵۲
۷۴		۷۷	۵۳
۷۵		۷۸	۵۴
۷۶		۷۹	۵۵
۷۷		۸۰	۵۶
۷۸		۸۱	۵۷
۷۹		۸۲	۵۸
۸۰		۸۳	۵۹
۸۱		۸۴	۶۰
۸۲		۸۵	۶۱
۸۳		۸۶	۶۲
۸۴		۸۷	۶۳
۸۵		۸۸	۶۴
۸۶		۸۹	۶۵
۸۷		۹۰	۶۶
۸۸		۹۱	۶۷
۸۹		۹۲	۶۸
۹۰		۹۳	۶۹
۹۱		۹۴	۷۰
۹۲		۹۵	۷۱
۹۳		۹۶	۷۲
۹۴		۹۷	۷۳
۹۵		۹۸	۷۴
۹۶		۹۹	۷۵
۹۷		۱۰۰	۷۶

۱۵	جناب عباد ربان غلام فرید خان	۲۵	جناب حاجی شکوہا سہرین صانع
۱۶	صاحب رئیس بٹالہ ضلع گورداسپور	۲۶	النبات کارخانہ شکر سازی
۱۷	جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ	۲۷	بھجواؤ ٹنگر
۱۸	خان صاحب اکسٹرا سسٹنٹ	۲۸	جناب قاضی عبدالرحمن صاحب
۱۹	کشنر ضلع گورداس پور	۲۹	کلرک آف دی ڈویژن جج کوٹ
۲۰	چندہ متفرق جامع مسجد	۳۰	پشاور
۲۱	ریاست پٹیالہ	۳۱	جناب مولوی سید عبداللطیف صاحب
۲۲	جناب ربیان حبیب اللہ صاحب	۳۲	رئیس وٹو ضلع رے بریلی
۲۳	خلعت پیر محمد صاحب پیر کوہ عام	۳۳	جناب الکر فیض محمد خان صاحب
۲۴	خیزانی کام ضلع کرناٹ	۳۴	ٹیکر کل افسر ناٹجہ
۲۵	جناب مولوی قاضی محمد سلیمان	۳۵	جناب سید فیض محمد علی صاحب
۲۶	خان صاحب سپرنٹنڈنٹ مہاراجا	۳۶	بٹالہ ضلع گورداس پور
۲۷	ریاست پٹیالہ	۳۷	جناب منشی برکت علی صاحب
۲۸	جناب عبد الرحیم صاحب کوہین	۳۸	بی آے منصف بٹالہ ضلع گورداسپور
۲۹	وصول متفرق از بٹالہ ضلع گورداسپور	۳۹	جناب منشی غلام جیلانی صاحب
۳۰	جناب ڈاکٹر محمود الاسلام صاحب	۴۰	رئیس منصف بٹالہ ضلع گورداسپور
۳۱	از ریاست پٹیالہ	۴۱	جناب سید غلام بھیک صاحب بی آے
۳۲	جناب چودھری سردار محمد خان	۴۲	نیزنگ وکیل انبالہ
۳۳	صاحب الٹو منٹ جنرل ریاست پٹیالہ	۴۳	جناب مرزا اعجاز حسین صاحب
۳۴	جناب خورشید علی صاحب و شیر محمد خان	۴۴	بی آے وکیل انبالہ
۳۵	صاحب ٹھیکہ دار ریاست پٹیالہ	۴۵	میر افضل علی صاحب رشتہ دار انبالہ

۳۵	جناب قاضی محمد خلیل صاحب	۴۵	جناب بھغیاز احمد صاحب کاکڑ خیرنگر
۳۶	رئیس بریلی	۴۶	دواڑہ محکمہ کاشتکاری میرٹھ
۳۷	جناب سرفراز علی صاحب لی	۴۷	جناب حاجی محمود بالہی صاحب
۳۸	رئیس منخلیو فیض آباد	۴۸	سوداگر صدر بازار میرٹھ
۳۹	جناب عبد الواحد صاحب دار	۴۹	جناب منشی محمد اسحاق صاحب
۴۰	جاکل گور سکندر آباد دکن	۵۰	قانون گو گنگا پور ضلع بنارس
۴۱	جناب عبد ازیم صاحب کوہین	۵۱	جناب مولوی عبد اللہ صاحب
۴۲	جناب پیدلوی اکرام الدین صاحب	۵۲	جلیتگر بلی
۴۳	دریں مدرسہ جبرال	۵۳	جناب منشی شیر علی خان صاحب
۴۴	شیخ رحیم بخش صاحب اکسرا	۵۴	انسپیکٹر شاہجہانپور
۴۵	اسٹنٹ کمشنر گورداسپور	۵۵	جنابین آدم بی نور محمد صاحب
۴۶	جناب شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم	۵۶	تاجر بیرون رو پوری دواڑہ
۴۷	پیشدار پور	۵۷	بھاؤ نگر
۴۸	جناب مولوی اکرام حسین صاحب	۵۸	کارخانہ میر محمود صاحب بنالہ
۴۹	سوفی پراسی پوسٹ ٹھوٹی بار	۵۹	ضلع گورداس پور
۵۰	ضلع گورکھ پور	۶۰	جناب حکیم عبد الرحیم صاحب
۵۱	جناب مولوی سید عبد الرحمن صاحب	۶۱	ناجیہ
۵۲	بن جعفر ہوا خیل عرب شیخ کا	۶۲	جناب اکبر کفایت اللہ خان
۵۳	رومنہ بھاؤ نگر	۶۳	صاحب نگر و ضلع جالندھر
۵۴	جناب شیخ عبد اللہ صاحب	۶۴	جناب بابو یعقوب خان صاحب
۵۵	ٹھیکہ دار بازار لال کرتی میرٹھ	۶۵	وکیل عدالت گورداس پور

۵۵	جناب شیخ فیض بخش صاحب	۶۶	جناب مولوی لؤاب ظہیر الدین
۵۶	تعمیلدار گورداس پور	۶۷	احمد خان صاحب اتحادہ اہل سنت
۵۷	جناب مولوی حکیم عبدالغنی صاحب	۶۸	حیدر آباد دکن
۵۸	لکھنؤ	۶۹	جناب مولوی سید علی حسن صاحب
۵۹	جناب مولوی حکیم محمد ذکریا صاحب	۷۰	نظامی دہلی
۶۰	الور	۷۱	جناب مولوی عبدالغفور صاحب
۶۱	جناب عبداللطیف صاحب	۷۲	درجہ اول حیدر آباد دکن
۶۲	دعبد الرحمن صاحب کوچین	۷۳	جناب مولوی عزیز حسن صاحب
۶۳	جناب طاهر محمد اسحاق صاحب	۷۴	دکھل حیدر آباد دکن
۶۴	کوچین	۷۵	جناب مولینا شمس العلی شاہ
۶۵	جناب عبدالقادر اسحاق صاحب	۷۶	رکن الدین صاحب قادری
۶۶	کوچین	۷۷	سجادہ نشین دلیور
۶۷	جناب حسن حاجی موسیٰ صاحب	۷۸	جناب مولوی حکیم محمد الدین صاحب
۶۸	کوچین	۷۹	مدرسہ لطیفہ دلیور
۶۹	جناب حاجی اسماعیل صاحب	۸۰	جناب مولوی فضل اکرم صاحب
۷۰	کوچین	۸۱	دکھل بسوبلی ضلع بدایون
۷۱	جناب حاجی صالح محمد یونس صاحب	۸۲	جناب شیخ عبدالقادر صاحب
۷۲	کوچین	۸۳	آبی اتے لاہور
۷۳	جناب عمر عبداللہ صاحب کوچین	۸۴	چخان بہادر بکت علی خان صاحب
۷۴	جناب عبداللہ بن مسکین عبد الرحیم	۸۵	لاہور
۷۵	صاحب کوچین	۸۶	جناب مولوی محمد دستگیر صاحب تعمیل

۱۵۱	کمره گنج دنیا امرت سر	۱۵۱	یادگیر ضلع حیدرآباد دکن
۱۵۲	جناب بالونظام الدین صاحب	۱۵۲	جناب خانزادہ سعید اکبر خان صاحب
۱۵۳	موری گنج امرت سر	۱۵۳	تحصیلدار بس بیلہ کراچی
۱۵۴	جناب میراشراف صاحب سوگڑ	۱۵۴	جناب مولوی حافظ محمد علی صاحب
۱۵۵	موری گنج امرت سر	۱۵۵	صاحب عمر لوری
۱۵۶	جناب شیخ دوست محمد صاحب	۱۵۶	جناب منشی محمد آسین صاحب کراچی
۱۵۷	سوداگر موری گنج امرت سر	۱۵۷	سیوہارہ ضلع ججنور
۱۵۸	جناب شیخ علی محمد صاحب سوگڑ	۱۵۸	جناب مولوی غلام محی الدین
۱۵۹	موری گنج امرت سر	۱۵۹	صاحب مدرس اول ایم بی
۱۶۰	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوگڑ	۱۶۰	سکول نورپور ضلع کانگرہ
۱۶۱	موری گنج امرت سر	۱۶۱	جناب مولوی وحید الدین صاحب
۱۶۲	جناب میان نور محمد صاحب	۱۶۲	رئیس چوکھندی سسرلم
۱۶۳	امرت سر	۱۶۳	جناب خواجہ غلام سلیم صاحب
۱۶۴	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب	۱۶۴	رئیس کمرہ الہود الیہ امرت سر
۱۶۵	چیف میڈیکل آفیسر ریاست نابھہ	۱۶۵	جناب شیخ غلام صادق صاحب
۱۶۶	جناب منشی امداد حسین صاحب کرائس	۱۶۶	آنریری مجسٹریٹ امرت سر
۱۶۷	اساس ضلع گیا	۱۶۷	جناب میان نظام الدین صاحب
۱۶۸	جناب منشی عبدالرحمن خان صاحب	۱۶۸	تھیکہ دار امرت سر
۱۶۹	رئیس لیجن بور ضلع بارہ بکی	۱۶۹	جناب ملک احمد اللہ صاحب
۱۷۰	جناب منشی عبدالفتح خان صاحب	۱۷۰	سوداگر پوشیدہ محال بانڈا امرت سر
۱۷۱	ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھانہ وردواں	۱۷۱	جناب بابو علی بخش صاحب سوگڑ

۱۰۶	جناب فضل غفور الدین صاحب	۱۰۶	ضلع امرت سر
۱۰۷	ڈیٹی انسپکٹر عقب کوٹوالی بریلی	۹۶	جناب مولوی محمد شفقت اللہ صاحب
۱۰۸	جناب منشی عنایت اللہ خان	۱۰۷	بدایونی بریلی
۱۰۹	صاحب سبزی منڈی بریلی	۹۷	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۱۰	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب	۱۰۸	ٹھیکہ دار بنالہ ضلع گورداسپور
۱۱۱	رئیس محلہ گھوڑ بریلی	۹۸	خامچہ محبوب علی صاحب سب جٹپور
۱۱۲	جناب مولوی محمد اشرف صاحب	۱۰۹	بنالہ ضلع گورداسپور
۱۱۳	انسپکٹر کیا ماری کراچی	۹۹	جانبستری محمد صدیق صاحب
۱۱۴	جناب رفیع الدین خان صاحب	۱۱۰	بنالہ ضلع گورداسپور
۱۱۵	ڈیٹی کلکٹر بریلی	۱۰۰	جامعہ علی بخش صاحب بنالہ ضلع گورداسپور
۱۱۶	جناب علی احمد صاحب بہاولپور	۱۰۱	چاکر محمد یعقوب صاحب ہستم شفا خانہ
۱۱۷	ریلوے بریلی	۱۰۲	آبرتی ایڈور ضلع گوداوری
۱۱۸	جناب بقول الرحمن صاحب	۱۰۳	جناب محمد اعظم صاحب پردیسر
۱۱۹	ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	۱۰۴	ایڈور ضلع گوداوری
۱۲۰	جناب نبی احمد خان صاحب	۱۰۵	جناب ایس اے احمد صاحب
۱۲۱	نقشہ نویس ریلوے بریلی	۱۰۶	اوڈنگ آباد دکن
۱۲۲	جناب منشی محمد نعیم اللہ خان	۱۰۷	جناب شیخ راحت علی صاحب محلہ
۱۲۳	صاحب اور سیر بریلی	۱۰۸	چھوٹی چھپوڑہ بڑودہ
۱۲۴	جناب سید فخر الحسن صاحب پٹنل	۱۰۹	جناب حاجی کلب حسین صاحب
۱۲۵	اسسٹنٹ سردار شہر علاقہ بیکانیر	۱۱۰	محلہ کٹنی نہ بریلی
۱۲۶	جناب بوجھت اللہ صاحب گورداسپور		

۱۸۱	جناب حافظ سکندر صاحب امام مسجد	۱۹۲	نامعلوم الاسم
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۲	جناب محمد علی بخش صاحب نمبردار	۱۹۳	جناب مولانا سید عبد القادر قطب شاہ
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۳	جناب مولوی فضل احمد صاحب	۱۹۴	صاحبیام جامع مسجد بازار کلاں
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۴	جناب مثنیٰ کریم بخش صاحب بنالہ	۱۹۵	جناب حافظ احمد حسین صاحب
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۵	جناب قاضی غلام مصطفیٰ صاحب	۱۹۶	جناب شیخ نظیر احمد جی صاحب فی
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۶	جناب حکیم غلام باری صاحب کلرک دفتر	۱۹۷	مستقل مسجد چنبی میرٹھ شہر
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۷	جناب شیخ غلام رسول صاحب	۱۹۸	جناب مثنیٰ امانت حسین صاحب
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۸	جناب مثنیٰ غلام قادر صاحب	۱۹۹	جناب عبد السلام خان صاحب محلہ
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۸۹	جناب مولوی بیر بخش صاحب	۲۰۰	جناب تنویر خان صاحب جواہر جامع مسجد
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۹۰	جناب مثنیٰ محمد خان صاحب پوری	۲۰۱	جناب عبد الحکیم صاحب پلید ناچہ
عمر	عمر	عمر	عمر
۱۹۱	جناب الطاف حسین صاحب فیاضی فلیغ بازار کلاں	۲۰۲	جناب میاں جی نادر علی صاحب عیدہ ناچہ
عمر	عمر	عمر	عمر
		۲۰۳	مورثت جناب عبد الحکیم صاحب ناچہ
		عمر	عمر
		۲۰۴	ایضاً
		عمر	عمر

۲۰۶	جناب عالم علی گلو صاحب بنال	۱۲	۲۱۹	جناب محمد حسین صاحب بنال	۴
۲۰۷	جناب النور جو صاحب بنال	۸	۲۲۰	جناب نعمت اللہ صاحب بنال	۴
۲۰۸	جناب نسی مولانا بخش صاحب بنال	۸	۲۲۱	جناب عمر بخش صاحب بنال	۴
۲۰۹	جناب اکبر بخش صاحب بنال علی بنال	۸	۲۲۲	جناب شمس بن صاحب بنال	۴
۲۱۰	جناب محمد صدیق صاحب بنال	۸	۲۲۳	جناب کا مدار خان صاحب بنال	۴
۲۱۱	جناب حافظ خدا بخش صاحب بنال	۸	۲۲۴	جناب مولوی ولی داد خان صاحب بنال	۴
۲۱۲	جناب حافظ الہی بخش صاحب بنال ضلع گورداس پور	۸	۲۲۵	جناب محمد حنیف خان صاحب بنال	۴
۲۱۳	جناب عمر دین صاحب بنال پوری	۸	۲۲۶	جناب عبد اللہ صاحب بنال	۴
۲۱۴	جناب نسی سر صاحب عالم صاحب بنال	۸	۲۲۷	جناب علی بخش صاحب بنال	۴
۲۱۵	جناب شیخ حسین صاحب بنال	۸	۲۲۸	جناب بیان غلام قادر صاحب بنال	۴
۲۱۶	جناب فضل الہی صاحب بنال	۸	۲۲۹	جناب پنا صاحب بنال	۴
۲۱۷	جناب عبد المجید صاحب بنال	۸	۲۳۰	جناب محمد ہاشم صاحب بنال	۴
۲۱۸	جناب امام الدین صاحب بنال	۶	۲۳۱	جناب حافظ قادر بخش صاحب بنال	۴
			۲۳۲	جناب نور احمد صاحب بنال	۴
			۲۳۳	جناب معلوم الاسم صاحب بنال	۴
			۲۳۴	جناب مرزا عظیم صاحب بنال	۴
			۲۳۵	جناب نسی محمد چراغ صاحب بنال	۴
				پولیس گورداس پور	۴

۲۳۶	جناب شیخ نصر علی صاحب اردلی شار بنیاد	۲۵۱	جناب شیخ فضل الهی صاحب خرداگ
۲	گورداس پور	۲	گورداس پور
۲۳۷	جناب شیخ محمد حسین صاحب محمد	۲۵۲	جناب عبدالرزاق صاحب مملک شاه
۲	شاه بهلول سهار پور	۲	شاه بهلول سهار پور
۲۳۸	جناب الله رنج صاحب مملک شاه	۲۵۳	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مملک
۲	شاه بهلول سهار پور	۲	شاه بهلول سهار پور
۲۳۹	جناب کرم الهی صاحب بناد	۲۵۴	جناب محمد خان صاحب مملک شاه
۲	جناب شیخ میر محمد صاحب بناد	۲	شاه بهلول سهار پور
۲۴۰	جناب غلام حیدر صاحب دوزش	۲۵۵	جناب شیخ زین صاحب بناد
۲	ماسر بناد	۲۵۶	جناب درویش صاحب بناد
۲۴۱	جناب نبی بخش صاحب قلمی گراناد	۲۵۷	جناب نبی بخش صاحب قلمی گراناد
۲	جناب میر برکت علی صاحب اناد	۲۵۸	جناب معلوم الاسلام صاحب ثانی اناد
۲۴۲	جناب چراغ الدین صاحب رز پور اناد	بزرگ علما و کتب و کتب مکر علی	
۲۴۳	جناب دیا صاحب تصاب اناد	فهرست عطیات مذکور	
۲۴۴	جناب ولی محمد صاحب رز پور اناد	۲۵۹	جناب محمد علی صاحب رز پور اناد
۲۴۵	سرفت جناب سید غلام بهیک صاحب	۲۶۰	وکیل متفرق رز پور اناد
۲	جناب شاه دین صاحب رنگر بناد	۲	جناب علی محمد صاحب سپاهی بناد
۲۴۶	جناب شیخ الله دنا صاحب عروقی میر	۲	گورداس پور
۲	گورداس پور	۲	گورداس پور

۲	تاجران پشوی مٹھ مدراس	۱۵	الحی طلبہ متوجہ خان صاحب دیوردراس
۳	ستفرق چندہ دارالعلوم اہلیان بنگلور	۱۶	جناب محمد عابد حسین صاحب دیوردراس
	سرفت سید محمد غوث صاحب رفوی	۱۷	جناب میرا داد حسین صاحب دیوردراس
	تاجراجہ بنگلور (فرست نہیں آئی)	۱۸	جناب کٹھن کٹھن صاحب دیوردراس
۴	جناب شمس شیر حسین صاحب تعلقدار	۱۹	جناب لوی محمد حبیب صاحب سکری
	گدیا شمس بارہ بنگلی	۲۰	سوشل دیوردراس
۵	جناب حاجی عبدالقدوس بابا شاہ	۲۱	جناب سکین عبدالرحیم صاحب بکری
	صاحب بابت مدیہ عبدالرسول	۲۲	جناب حاجی شیخ صاحب حسین صاحب
۶	جناب حاجی عبدالشکور صاحب تاجوردراس	۲۳	تعلقدار گوریا صاحب کٹھن
۷	جناب انجمی محمد اسحاق صاحب تاجوردراس	۲۴	جناب عبدالقادر صاحب چیدیس دیوردراس
۸	جناب انجمی محمد عبداللطیف صاحب تاجوردراس	۲۵	جناب عبداللطیف وغیرہ صاحب
۹	جناب غلیب محمد ابرار صاحب تاجوردراس	۲۶	تاجر کوہین
۱۰	چند ستفرق نسبی جناب عبدالکریم	۲۷	قیمت کتب صاحب اسل عظیمیولنا
	محمد یوسف محمد عبدالقادر عرف قادر دینا	۲۸	شاہ محمد سلیم صاحب
	صاحبان محلہ شونا مدراس	۲۹	مزدوران کوہین ملک ملیبار
۱۱	جناب خان بہادر دیوردراس غلام محمد صاحب	۳۰	جناب حکیم محمد غیاث الدین صاحب دیوردراس
	مہاجر ناظم حسین اندوہ مدراس	۳۱	مستقیم سحری ربا کچ پورہ کرناٹ
۱۲	جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب تاجوردراس	۳۲	جناب شمس احمد الدین صاحب تحصیلدار
۱۳	جناب اندوہ حاجی محمد عبدالشکور صاحب	۳۳	ٹوچی دیلی وزیرستان شمالی
	تاجوردراس	۳۴	جناب سلوی حکمت اللہ صاحب دیوردراس
۱۴	جناب ہادیہ دیوبند محمد عابد حسین صاحب	۳۵	جناب مولوی محمد سلطان حسین صاحب دیوردراس

۲۸	کیتان عبدالعزیز خان صاحب	۴۲	جناب مولوی تسلیم احمد صاحب	۱
۲۹	سوار بهادر دلیور	۴۳	جناب فقط قدرت الله صاحب	۱
۳۰	چند مستورات عصمت بهار	۴۴	جناب حاجی رحمت حسین صاحب	۱
۳۱	جناب حبیب خاں صاحب	۴۵	جناب حکیم محمد شریف صاحب	۱
۳۲	جناب عبدالرحمن صاحب	۴۶	جناب قاضی عبدالغنی صاحب	۱
۳۳	بازی دلیور مدراس	۴۷	جناب حاجی پهلوی صاحب	۱
۳۴	جناب دائر جمال الدین صاحب	۴۸	جناب حبیب حسین صاحب	۱
۳۵	جناب حکیم سیرف علی صاحب	۴۹	جناب شیخ شهبازی صاحب	۱
۳۶	جامعت کلی حبیب صاحب	۵۰	جناب حکیم عبدالعزیز صاحب	۱۳
۳۷	جناب منشی عبدالکریم خان صاحب	۵۱	جناب قاری خان صاحب	۸
۳۸	جناب عبدالعزیز صاحب	۵۲	جناب علی بیگ خان صاحب	۸
۳۹	سگی اندین صاحب	۵۳	ساز دلیور مدراس	۸
۴۰	جناب صوبه دائر محمد صاحب	۵۴	جناب محمد حسین صاحب	۸
۴۱	مدراس	۵۵	جناب زین العابدین صاحب	۸
۴۲	جناب حکیم بخش صاحب	۵۶	مدراس	۸
۴۳	جناب منشی عبدالجلیل صاحب	۵۷	جناب منشی عبدالسلام صاحب	۸
۴۴	انعام الدین صاحب	۵۸	مدراس	۸
۴۵	جناب عبدالرحمن صاحب	۵۹	جناب رسول خان صاحب	۸
۴۶	جناب مولوی فضل حق صاحب	۶۰	دلیور مدراس	۸
۴۷	پتھر دکن	۶۱	جناب سید محمود صاحب	۸
۴۸	جناب منشی حسین صاحب	۶۲	دلیور مدراس	۴

۵۸	جناب شیخ عبداللہ صاحب	۶۹	سماۃ بختاوری بیگم صاحبہ دیوبند	۴۷
۵۹	جناب محمود خان صاحب	۷۰	جناب محمد عبدالرزاق صاحب تاجر	۴۸
۶۰	جناب قادر شریف صاحب	۷۱	جناب محمد عبدالرحمن صاحب تاجر	۴۹
۶۱	جناب محمد قاسم صاحب تاجر	۷۲	جناب سید ابراہیم صاحب دیوبند	۵۰
۶۲	جناب عبدالغفور صاحب ادنیٰ	۷۳	جناب سید عبداللہ صاحب	۵۱
۶۳	جناب عبدالسلام صاحب	۷۴	جناب سید سلطان خان صاحب	۵۲
۶۴	جناب مالک محمد صاحب دیوبند	۷۵	جناب سید سلطان خان صاحب	۵۳
۶۵	جناب عبدالرحیم صاحب حوٹلا	۷۶	جناب کھائی محمد قاسم صاحب	۵۴
۶۶	جناب محمد اسحاق صاحب	۷۷	جناب قادر بادشاہ صاحب	۵۵
۶۷	جناب عبدالستار صاحب دیوبند	۷۸	جناب محمد یعقوب صاحب پیش نام	۵۶
۶۸	جناب محمد امیر اللہ صاحب فرزند محمد	۷۹	جناب سراج الدین صاحب	۵۷
۶۹	جناب حبیب صاحب دیوبند	۸۰	جناب عبدالواحد صاحب دیوبند	۵۸
		۸۱	جناب محمد خان صاحب دیوبند	۵۹

۸۲	جناب محمد اکبر صاحب قصاب و بیور مدراس	۳۲	۴	حضرت حاجی ساقی دادخان صاحب جناب حسین الدین خان صاحب رسالدار قائم گنج	۴	۵۷
۸۳	جناب عزیز خان صاحب دیور مدراس	۳۱	۸	جناب مولوی عبدالمصطفی وکیل میران کل	۸	۵۸
	جناب سید برهم صاحب گاریبان و بیور مدراس	۳۰		فهرست چند دهنندگان سر دیور معلوم		
	فهرست چند دهنندگان مد وظائف دارالعلوم					
۱	سرکار عالی ریاست بجا و دیور ملک		۱	جناب بشی کرم علی خان صاحب قرق امین بلاری ضلع مراد آباد	۱	۵۹
۲	توسط شریفیات ریاست امیر الامراء الاسلام جناب شیخ محمد باقر صاحبان بجا و دیور ملک	۳۰	۲	جناب مولوی حسنت علی صاحب وکیل مراد آباد	۲	۶۰
۳	جناب مولوی عبدالباری صاحب تعلیم باری تاجر جم کلکتہ	۲۹	۳	جناب انعام علی صاحب وکیل مراد آباد جناب حافظ فضل احمد صاحب زمیندار	۳	۶۱
۴	جناب مولوی حکیم محمد سید علی صاحب جائنت مجسٹریٹ ضلع پٹنہ	۲۸	۴	بکولہ ضلع مراد آباد جناب دائر علیم اللہ صاحب بلاری	۴	۶۲
۵	حمید آباد دکن بد فعات المخانہ سعاد خان صاحب قائم گنج ضلع فرخ آباد حضرت حاجی ساقی دادخان	۲۷	۵	جناب بلاری ضلع مراد آباد جناب شیخ قدرت اللہ صاحب بلاری	۵	۶۳
۶	صاحب رسالدار الہیہ عبد الرحمن صاحب مدرعوم قائم گنج	۲۶	۶	جناب مولوی قاضی لطافت حسین صاحب وکیل بلاری	۶	۶۴
			۷	جناب شیخ حفیظ اللہ صاحب بلاری جناب نجی حسین بخش صاحب بلاری	۷	۶۵
			۸		۸	۶۶
			۹		۹	۶۷
			۱۰		۱۰	۶۸

فہرست چندہ دہندگان تعلیم عربی
دارالعلوم

۱	جناب مولوی سید حسن صاحب دیکین جی	۱	مراو آباد
۲	جناب حکیم حکمت اللہ صاحب	۲	ادانفرش مراو آباد
۳	جناب مولوی محمد یعقوب علی صاحب	۳	دیکین جی مراو آباد
۴	والدہ رسالہ دارامراو بہادر خانقاہ	۴	قائم گنج
۵	جناب نواب وقار الملک مولوی	۵	مشتاق حسین صاحب علی گڑھ
۶	جناب شیخ علی بقدری شاہی حیدرہ	۶	امر وہہ
۷	جناب سید سخاوت علی صاحب	۷	طالب العلم مراو آباد

بیزان کل

فہرست چندہ دہندگان تعمیر دارالعلوم

۱	جناب نواب ظہیر الدین احمد خان	۱	صہر آباد و گن
	صاحب تعلقہ دارالکندل علاقہ		

۲	جناب مولوی حکیم محمد علی الدین صاحب	۲	بیزان کل
۳	جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب	۳	چشتی قادری بھلواری

فہرست کرایہ داران مکاناؤں دکاناں
جائداد دارالعلوم

۱	پنڈت جانی شاد صاحب سبک پور	۱	کرایہ دار مکان و صیتی
۲	بابو بانکے لال صاحب کرایہ دار	۲	سکان و صیتی
۳	ایجنٹ شاخ الآباد تنک کرایہ	۳	سکان و صیتی
۴	شیو بربر شاد صاحب ایم لے کرایہ	۴	گوبال لال صاحب کرایہ دار مکان و صیتی
۵	الہی بخش بڑوٹا کرایہ دار دکان	۵	سکند حسین کرایہ دار دکان
۶	محمد علی کرایہ دار دکان	۶	محمد علی کرایہ دار دکان
۷	رمضان علی حجام کرایہ دار دکان	۷	حمید خان کرایہ دار زمین

احاطه بیست و گمانات	۱۰	حفیظ الدین صاحب تعلق حافظ
میزان کل	۱۱	عزیز الدین صاحب صدر بازار میرٹھ
فہرست چندہ زکوٰۃ بابت ۱۲۹۲ھ		
۱ جناب شیخ خدابخش صاحب ڈاکٹر شیخ	۱۰	جناب شیخ کریم الہی صاحب جھانڈا
گورداس پور	۱۱	گورداس پور
۲ جناب حافظ فصیح الدین صاحب	۱۱	جناب مولوی محمد اشرف صاحب
سوداگر صدر بازار میرٹھ	۱۲	ڈاکٹر کٹ اپیکٹر داس گورداس پور
۳ معرفت جناب مولوی حبیب الدین	۱۲	جناب خواجہ محمد عبدالرحمن صاحب
صاحب بذریعہ فروخت کمال قربانی	۱۳	گورداس پور
اہل اسلام قصبہ نیوتنی	۱۳	جناب مولوی جمیل الرحمن صاحب
۴ جناب حاجی ساقی قادر خان صاحب	۱۴	ریس انکم کچھڑ انڈان ضلع مراد آباد
رسالہ دارنیشہ قائم گنج ضلع فرخ آباد	۱۴	جناب منشی عبدالقادر خان صاحب
۵ جناب شیخ علی احمد صاحب دکیل عدالت	۱۵	ریس قائم گنج ضلع فرخ آباد
گورداس پور	۱۵	جناب سید عبدالباری صاحب میرٹھ
۶ جناب شیخ نبی بخش صاحب دکیل	۱۶	امر وہ ضلع مراد آباد
عدالت گورداس پور	۱۶	جناب مولوی محمد حسن صاحب شلوان
۷ متفرق چندہ بذریعہ وعظا زجام	۱۷	عدالت ڈاکٹر شیخ گورداس پور
سمجہ میرٹھ	۱۷	جناب منشی جیلہ الدین صاحب سواگر
۸ جناب ستم جو دھار جو صاحب میرٹھ	۱۸	صدر بازار میرٹھ
دعاجہ صدر بازار شملہ	۱۸	جناب حافظ محمد عزیز الدین صاحب
۹ والدہ صاحبہ دہشتیہ صاحبہ فظ	۱۹	صدر بازار میرٹھ
		جناب بی عبدالرحیم صاحب ریس

۳	جناب ذاکر شیخ کبیر الدین صاحب مستعینہ پشاور	۱	اندکوت میرٹھ
۴	جناب حافظ محبوب الہی صاحب پنجابی مقل شاهی سمعد مراد آباد	۲۰	جناب شیخ ایتیار علی صاحب پیشتر منصف محکمہ سیراگان امر دہ
۵	جناب مولوی رحیم بخش صاحب	۲۱	جناب شیخ فیاض علی صاحب رئیس شاہی چبوترہ امر دہ
میزان کل		۲۲	جناب شیخ سلیم اللہ خان صاحب نائب تعمیلدار امر دہ
فہرست چندہ خزانہ محمدیہ باب ۱۲۱		۲۳	جناب حاجی شیخ فلیح حسین صاحب تعلقہ گدای ضلع بارہ بنکی
۱	جناب سکین عبدالرحیم صاحب بن حاجی سمیل صاحب کوہین	۲۴	جناب جودھری عبدالرحیم صاحب شاہی چبوترہ امر دہ
۲	جناب محمد باگی صاحب سبکدوہ محج ضلع مراد آباد	۲۵	جناب شیخ معین الدین صاحب پلاری ضلع مراد آباد
میزان کل		۲۶	جناب شیخ یعقوب علی صاحب شاہی چبوترہ امر دہ
فہرست چندہ اشاعت الاسلام باب ۱۲۲		میزان کل	
۱	جناب شعی وجیہ الدین صاحب سوارگر صدر بازار میرٹھ	فہرست چندہ یتیمی خانہ کانپور باب ۱۲۳	
فہرست چندہ معین المذودہ شملہ باب ۱۲۴		۱	جناب محمد شفاق حسین صاحب تعمیلدار سمیل ضلع مراد آباد
۱	جناب مرزا علی اللہ بیگ صاحب بک پراونشل ڈویژن شملہ	۲	جناب منشی نور الحسن صاحب کینٹینر ہر دلی
۲	جناب بالفتح الدین صاحب سبکدوہ کلیکٹل سیکشن بک فز شملہ		

۳	جناب بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک کلاں شملہ	۱۷	جناب ابو نور حسین صاحب نقشبہ نوٹس شملہ	۱۷
۴	سوس انسٹیٹیوشن شملہ	۱۸	جناب بابو محمد حسین صاحب ریکارڈ کمپس	۱۸
۵	جناب خاجہ حبیب اللہ صاحب نوٹس شملہ	۱۹	سرگودہ خافسان شملہ	۱۹
۶	جناب ستی وریو خان صاحب روٹی کدہ شملہ	۲۰	جناب بابو محمد حسین خان صاحب پبلک دفتر شملہ	۲۰
۷	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیفہ فروٹ مارکٹ شملہ	۲۱	جناب ابو محمد شہباز صاحب کلرک کلاں نوٹس شملہ	۲۱
۸	جناب بابو عبد القادر صاحب نوٹس شملہ	۲۲	جناب ابو محمد حسین صاحب اگر اڈا نوٹس شملہ	۲۲
۹	جناب بوشما بلدین صاحب عازم قریب شملہ	۲۳	جناب منشی محمد اسماعیل صاحب آری ٹیپرس	۲۳
۱۰	جناب محمود عباس صاحب خلیفہ ملوی غلام محمد صاحب ملوی شملہ	۲۴	جناب مولوی امام الدین صاحب مدرس ایم - بی سکول شملہ	۲۴
۱۱	جناب خاجہ عبد الاحد صاحب نوٹس شملہ	۲۵	جناب سید ہاشم علی صاحب سکاٹن شملہ	۲۵
۱۲	جناب منشی محمد ساجد صاحب نوٹس شملہ	۲۶	گورنمنٹ پریس شملہ	۲۶
۱۳	جناب پرنسپل انور محمد صاحب بکچر گورنمنٹ پریس شملہ	۲۷	جناب ابو عبد الغنی صاحب ادب بریکری شملہ	۲۷
۱۴	جناب ہزار شیخ محمد صاحب سیرٹیفکیشن بکچر گورنمنٹ پریس شملہ	۲۸	جناب سید لطف علی شاہ صاحب دفتر ناگہر شملہ	۲۸
۱۵	جناب رزا شیخ محمد صاحب سیرٹیفکیشن بکچر گورنمنٹ پریس شملہ	۲۹	جناب شیخ نصیر الدین صاحب نوٹس شملہ	۲۹
۱۶	جناب بابو فضل الرحمن صاحب نقشبہ نوٹس شملہ	۳۰	جناب بابو مولیٰ عبد الغفور صاحب پریس شملہ	۳۰
			جناب بابو نور الدین صاحب کلرک یونی آفس گورنمنٹ انڈیا شملہ	۳۱

۳۱	جناب محمد بخش آقا بقیه فروش شملہ	۴۱	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملہ
۳۲	جناب بابو محمد حسن صاحب دیوبند	۴۲	آفس گورنمنٹ آف دیوبند
۳۳	جناب مولوی محمد سعید الدین صاحب	۴۳	برائونٹ سکرٹری شملہ
۳۴	جناب ڈاکٹر غلام الدین صاحب پشاور	۴۴	جناب سید سید علی شملہ
۳۵	جناب مولوی نعم الدین صاحب گورنمنٹ	۴۵	جناب سید سید علی شملہ
۳۶	جناب بابو فرید علی شاہ صاحب گورنمنٹ	۴۶	جناب سید سید علی شملہ
۳۷	جناب سید سید علی شملہ	۴۷	جناب سید سید علی شملہ
۳۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملہ	۴۸	جناب سید سید علی شملہ
۳۹	جناب میان عبدالحق صاحب خاں	۴۹	جناب سید سید علی شملہ
۴۰	جناب شیخ عبد الشکور صاحب ساکینہ شملہ	۵۰	جناب سید سید علی شملہ
میزان کل		میزان کل	
چندہ دارالعلوم		چندہ دارالعلوم	
۱	چندہ متفرق برز علیہ الفطر شملہ	۱	چندہ متفرق برز علیہ الفطر شملہ
۲	چندہ متفرق برز علیہ الفطر شملہ	۲	چندہ متفرق برز علیہ الفطر شملہ
۳	چندہ متفرق برز علیہ الفطر شملہ	۳	چندہ متفرق برز علیہ الفطر شملہ

۳	جناب مولانا نعم الدین جٹا شملہ	۱۶	جناب باجوہ صاحب شملہ
۴	مستغرق چندہ بر موقع دعوت بخاند	۱۷	جناب بشی علی احمد صاحب پبلک
۵	میرا ششم علی صاحب شملہ	۱۸	دفعہ شملہ
۶	مستغرق چندہ بر موقع دعوت میر	۱۹	جناب بشی علی احمد صاحب پبلک
۷	ہاشم علی صاحب شملہ	۲۰	شملہ
۸	سورقت جناب مولوی نعم الدین جٹا	۲۱	جناب سردار صاحب پبلک
۹	شملہ	۲۲	شملہ
۱۰	جناب بابو غلام محمد صاحب کراک	۲۳	جناب لالہ سنان صاحب پبلک
۱۱	ڈاک خانہ شملہ	۲۴	جناب سردار پرباک صاحب پبلک
۱۲	جناب مولوی غلام محمد صاحب کراک	۲۵	شملہ
۱۳	ندوہ لشکرہ نظم اگلہ صاحب شملہ	۲۶	جناب لالہ نسیان صاحب پبلک
۱۴	سورقت سید ہاشم علی صاحب شملہ	۲۷	شماہ
۱۵	جناب بشی علی احمد صاحب پبلک	۲۸	جناب بابو ہدایت صاحب کراک
۱۶	جناب بابو غلام محمد صاحب کراک	۲۹	خزانہ شملہ
۱۷	پرنس شملہ	۳۰	جناب بابو عبدالواحد صاحب
۱۸	جناب سید محمد علی صاحب کراک	۳۱	کراک رین ہاسپتال شملہ
۱۹	پرنس شملہ	۳۲	جناب بابو محمد صاحب کراک
۲۰	جناب بابو کریم بخش صاحب شملہ	۳۳	مالی امر بازار شملہ
۲۱	جناب سید یحییٰ حسین صاحب شملہ	۳۴	جناب خواجہ عبداللہ صاحب بوداگر
۲۲	جناب بشی کریم بخش صاحب پبلک	۳۵	بیل بازار شملہ
۲۳	شملہ	۳۶	جناب محمد جواد میر صاحبان کاندھار

۶۲	جناب منشی ممتاز حسین صاحب شملہ	۸	۸	جناب گامو صاحب بیغہ فروش شملہ	۸
۶۳	جناب منشی برکت علی صاحب شملہ	۸	۸	جناب قاضی گیسو صاحب شملہ	۸
۶۴	جناب گھنٹا صاحب شملہ	۸	۸	جناب بابو عبد الرشید صاحب پکاں فتر شملہ	۸
۶۵	جناب بابو عبد الحق صاحب مہر سیکشن شملہ	۸	۸	جناب محمد عثمان صاحب شملہ	۸
۶۶	جناب منشی شیر محمد خان صاحب سراجیٹ پولیس شملہ	۸	۸	جناب شیخ حیدر بخش صاحب درانی شملہ	۸
۶۷	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب سنگر شملہ	۸	۸	جناب منشی محمد علی صاحب شملہ	۶
۶۸	جناب حراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۶ شملہ	۸	۸	جناب عبدالستار صاحب کاندھل شملہ	۴
۶۹	جناب شیخ گلن صاحب شملہ	۸	۸	جناب بابو الہ بخش صاحب سیکشن نمبر ۱۱ شملہ	۴
۷۰	جناب مولوی عبدالکریم صاحب شملہ	۸	۸	جناب منشی داس علی خان صاحب ریڈنگ برانچ گورنمنٹ پریس شملہ	۴
۷۱	جناب سراج الدین صاحب شملہ	۸	۸	جناب شمس الحق صاحب شملہ	۴
۷۲	جناب خدا بخش صاحب شملہ	۸	۸	جناب محمد سحاق صاحب پکاں فتر شملہ	۴
۷۳	جناب بنو بنو صاحب نمبر ۱۱ سیکشن نمبر ۱ شملہ	۸	۸	جناب بابو فتح چند صاحب پکاں فتر شملہ	۴
۷۴	جناب عبدالرحیم صاحب سیکشن نمبر ۱ شملہ	۸	۸	جناب لالہ دولت رام صاحب پکاں فتر شملہ	۴
۷۵	جناب سعید الدین صاحب شملہ	۸	۸	جناب لالہ گوگل رام صاحب شملہ	۴
۷۶	جناب مرشد بنی صاحب شملہ	۸	۸	جناب بابو نجم الدین صاحب کمرک	۴
۷۷	جناب بکرم الہی صاحب شملہ	۸	۸	جناب کشن آفس شملہ	۴
				جناب منشی احمد حسن صاحب سراجیٹ شملہ	۴

۹۴	جناب بشی عبدالرحمن صاحب شمله	۴	۱۱۱	جناب بن محمد صاحب شمله	۴
۹۵	جناب بشی امانت علی صاحب ایم بی	۴	۱۱۲	جناب غلام حسین صاحب شمله	۴
	اسکول شمله	۴	۱۱۳	جناب بنی بخش صاحب نمبر یکشن شمله	۴
۹۶	جناب بشی عبدالرحمن صاحب شمله	۴	۱۱۴	جناب عبد الرحمن صاحب یکشن نمبر شمله	۴
۹۷	جناب لاله مجبور رام صاحب سرکس	۴	۱۱۵	جناب الہی بخش صاحب یکشن نمبر شمله	۴
	ایم بی اسکول شمله	۴	۱۱۶	جناب قطب علی صاحب یکشن نمبر شمله	۴
۹۸	جناب محمد جو صاحب دکان دار	۴	۱۱۷	جناب شجاعت حسین صاحب یکشن	۴
	بڑا بازار شمله	۴	۱۱۸	نمبر ۷ شمله	۴
۹۹	جناب مول بخش صاحب خطا شمله	۴	۱۱۹	جناب ولایت شاہ صاحب یکشن	۴
۱۰۰	جناب بشی علی الدین صاحب	۴		نمبر ۲ شمله	۴
	گھڑی ساز شمله	۴	۱۲۰	جناب ولی محمد صاحب شمله	۴
۱۰۱	جناب امام الدین صاحب پنشنر شمله	۴	۱۲۱	جناب سراج الدین صاحب شمله	۴
۱۰۲	جناب غلام محمد صاحب پٹھان شمله	۴	۱۲۲	جناب عمر الدین صاحب شمله	۴
۱۰۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب شمله	۴	۱۲۳	جناب عبد الغنی صاحب شمله	۴
۱۰۴	جناب سید اکبر علی صاحب شمله	۴	۱۲۴	جناب محمد بخش صاحب نمبر ۱۰ سر پور	۴
۱۰۵	جناب میر حسن علی صاحب شمله	۴		شمله	۴
۱۰۶	جناب عطا محمد صاحب شمله	۴	۱۲۵	جناب گلگام رام صاحب ۱۰ سر پور شمله	۴
۱۰۷	جناب بشی امیر احمد صاحب شمله	۴	۱۲۶	جناب قادر بخش صاحب سر پور شمله	۴
۱۰۸	جناب بشی ابراہیم صاحب شمله	۴	۱۲۷	جناب محمد نواز الحق صاحب فیزی شمله	۴
۱۰۹	جناب محمد بشیر الدین صاحب شمله	۴	۱۲۸	جناب عبد الغفور خان صاحب شمله	۴
۱۱۰	جناب نواز احمد صاحب شمله	۴	۱۲۹	جناب بشی غلام محی الدین صاحب نمبر ۱۰ سر پور	۴

۱۲۹	جناب ابوعلی تقی صاحب ملازم کشتی شمله	۴	۱۵۰	جناب بابو چراغ الدین صاحب	
۱۳۰	جناب ابو صلیب صاحب ملازم کشتی شمله	۴		سیکشن نمبر شمله	۲
۱۳۱	جناب محمد صاحب شمله	۴	۱۵۱	جناب منشی جمال الدین صاحب شمله	۲
۱۳۲	جناب کریم بخش صاحب شمله	۴	۱۵۲	جناب حافظ محمد شفیع صاحب شمله	۳
۱۳۳	جناب نبی بخش صاحب شمله	۴	۱۵۳	جناب منشی عبدالرحمن صاحب شمله	۲
۱۳۴	جناب ابوعلی صاحب شمله	۴	۱۵۴	جناب میرزا کریم حسین صاحب شمله	۲
۱۳۵	جناب سیوندی صاحب شمله	۴	۱۵۵	جناب منشی بشیر احمد صاحب شمله	۲
۱۳۶	جناب شیخ محمد اسحاق صاحب شمله	۴	۱۵۶	جناب منشی علاء الدین صاحب شمله	۲
۱۳۷	جناب شیخ کرار علی صاحب شمله	۴	۱۵۷	جناب منشی نور محمد صاحب نمبر شمله	۲
۱۳۸	جناب بلال سیجا رام صاحب شمله	۴	۱۵۸	جناب منشی عبدالغفور صاحب شمله	۳
۱۳۹	جناب شمس الدین صاحب شمله	۴	۱۵۹	جناب منشی عبدالرزاق صاحب شمله	۲
۱۴۰	جناب عبدالغفور صاحب سیکشن نمبر شمله	۴	۱۶۰	جناب منشی عبدالرحمن خان صاحب شمله	۲
۱۴۱	جناب محمد الدین صاحب شمله	۴	۱۶۱	جناب محبوب احمد صاحب شمله	۲
۱۴۲	جناب یاسین منیر الحسن صاحب شمله	۳	۱۶۲	جناب مولانا بخش صاحب سیکشن نمبر شمله	
۱۴۳	جناب محمد شفیع صاحب شمله	۲			۲
۱۴۴	جناب فضل الدین صاحب شمله	۲	۱۶۳	جناب اوزیر بیگ صاحب شمله	۲
۱۴۵	جناب منشی جمال الدین صاحب شمله	۲	۱۶۴	جناب عبدالغفور صاحب شمله	۳
۱۴۶	جناب منشی دودا الهی صاحب شمله	۲	۱۶۵	جناب شیخ الدین صاحب شمله	۲
۱۴۷	جناب بابو کرار رام صاحب شمله	۲	۱۶۶	جناب محمد اسحاق صاحب شمله	۲
۱۴۸	جناب بیان محمد بخش صاحب شمله	۲	۱۶۷	جناب عبدالکریم صاحب سیکشن نمبر شمله	۲
۱۴۹	جناب بنار علی صاحب شمله	۲	۱۶۸	جناب رحیم غلام صاحب شمله	۲

۱۶۹	جناب کندر خان صاحب سیکشن نمبر ۱۸۷	۲	۱۸۷	جناب زاهد علی صاحب شملہ	۲
۱۷۰	جناب سید محمد خان صاحب نمبر شملہ	۲	۱۸۸	جناب گویند رام صاحب شملہ	۲
۱۷۱	جناب علی حسین خان صاحب سیکشن نمبر ۱۸۹	۲	۱۸۹	جناب محمد حسین صاحب شملہ	۲
۱۷۲	جناب جمیم الدین صاحب شملہ	۲	۱۹۰	جناب عبدالاحد صاحب شملہ	۲
۱۷۳	جناب سجاد خان صاحب سیکشن نمبر ۱۹۱	۲	۱۹۱	جناب عبدالحق صاحب شملہ	۲
۱۷۴	جناب محمد شیخ صاحب شملہ	۲	۱۹۲	جناب عبدالرحیم صاحب نمبر شملہ	۲
۱۷۵	جناب نذر محمد صاحب شملہ	۲	۱۹۳	جناب مختار الدین صاحب دفتر می	
۱۷۶	جناب آلی بخش صاحب شملہ	۲	۱۹۴	خانہ شملہ	۲
۱۷۷	جناب محمد نذیر صاحب شملہ	۲	۱۹۵	جناب الف خان صاحب شملہ	۲
۱۷۸	جناب سلوی محمد حسین صاحب سیکشن نمبر ۱۹۶	۲	۱۹۶	جناب محمد ابراہیم خان صاحب شملہ	۲
۱۷۹	جناب میر بخش صاحب سیکشن نمبر ۱۹۷	۲	۱۹۷	جناب نذیر محمد صاحب شملہ	۲
۱۸۰	جناب سراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۱۹۸	۲	۱۹۸	جناب میران بخش صاحب بیفینہ	
	شملہ		۱۹۹	فروش شملہ	۲
۱۸۱	جناب بخش علی صاحب سیکشن نمبر ۲۰۰	۲	۲۰۰	جناب عید محمد صاحب بیفینہ فروش شملہ	۲
۱۸۲	جناب شیخ کلو صاحب شملہ	۲	۲۰۱	جناب بلو صاحب بیفینہ فروش شملہ	۲
۱۸۳	جناب گوری صاحب دھڑی بوتر شملہ	۲	۲۰۲	جناب رحمت اللہ صاحب بیفینہ فروش شملہ	۲
۱۸۴	جناب کرار صاحب شملہ	۲	۲۰۳	جناب درباری صاحب بیفینہ فروش شملہ	۲
۱۸۵	جناب محمد جعفر صاحب دھڑی بوتر شملہ	۲	۲۰۴	جناب گل صاحب مارکٹ شملہ	۲
۱۸۶	جناب حبیب اللہ صاحب نمبر دھڑی بوتر شملہ	۲	۲۰۵	جناب نائل صاحب مارکٹ شملہ	۲
			۲۰۶	جناب دھوی صاحب مارکٹ شملہ	۲
			۲۰۷	جناب محمد ابراہیم خان صاحب مارکٹ شملہ	۲

۲۰۶	جناب سردار آغا سنگه صاحب چک فرستاد	۲	۲۲۱	جناب عبدالرزاق صاحب سیکشن نمبر ۱
۲۰۷	جناب مولوی میر محمد صاحب شملہ	۲	۲۲۲	جناب سید احمد صاحب سیکشن نمبر ۱
۲۰۸	جناب امام الدین صاحب شملہ	۲	۲۲۳	جناب امانت علی صاحب دسٹری بونٹ
۲۰۹	جناب سید مجید حسین صاحب شملہ	۱	۲۲۴	جناب گل خان صاحب دسٹری بونٹ
۲۱۰	جناب فضل احمد صاحب شملہ	۱	۲۲۵	جناب محمد بخش صاحب نمبر دسٹری
۲۱۱	جناب گلزار الدین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۲۲۶	جناب غازی الدین صاحب دسٹری
۲۱۲	جناب محمد حسین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۲۲۷	جناب محمد اسماعیل صاحب دسٹری
۲۱۳	جناب صادق علی صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۲۲۸	جناب پریم داس صاحب دسٹری بونٹ
۲۱۴	جناب سدن صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۲۲۹	جناب محمد حسین صاحب دسٹری
۲۱۵	جناب بقات اللہ صاحب سیکشن نمبر ۱		۲۳۰	جناب دیوان محمد صاحب دسٹری
۲۱۶	گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۲۳۱	جناب ہیر سنگه صاحب دسٹری بونٹ
۲۱۷	جناب صوفی کرم الہی صاحب سیکشن نمبر ۱			
۲۱۸	گورنمنٹ پریس شملہ	۱		
۲۱۹	جناب میان صاحب سیکشن نمبر ۵			
۲۲۰	گورنمنٹ پریس شملہ	۱		
۲۲۱	جناب شیخ رفیع حسین صاحب سیکشن نمبر ۵			
۲۲۲	جناب محمد ابراہیم صاحب سیکشن نمبر ۵			
۲۲۳	جناب نواب حسین صاحب			
۲۲۴	سیکشن نمبر ۱ شملہ			

۲۳۲	جناب شيرازي صاحب دسري بيور شملہ	۲۵۱	جناب الانجش صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۳	جناب عبداللطيف صاحب دسري	۲۵۲	جناب نظام الدين صاحب دسري بيور شملہ
	بيور شملہ	۲۵۳	جناب سندیار صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۴	جناب سید رام صاحب دسري بيور شملہ	۲۵۴	جناب آل حسن صاحب دسري بيور شملہ
	شملہ	۲۵۵	جناب جنگلات صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۵	جناب محمد سیم صاحب دسري بيور شملہ	۲۵۶	جناب سندیار احمد صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۶	جناب جعفر صاحب دسري بيور شملہ	۲۵۷	جناب غلام محمد صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۷	جناب میرالدین صاحب دسري بيور شملہ	۲۵۸	جناب محمد نذیر صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۸	جناب محمد زکریا صاحب دسري بيور شملہ	۲۵۹	جناب رمضان علی خان صاحب دسري بيور شملہ
۲۳۹	جناب علی قاسم صاحب دسري بيور شملہ		
۲۴۰	جناب المید صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۰	جناب حسن بیان صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۱	جناب بشیر احمد صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۱	جناب محمد شفیع صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۲	جناب عبدالرحیم صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۲	جناب نواب حسن صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۳	جناب عبدالقادر صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۳	جناب بیڑی صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۴	جناب بشیر الدین صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۴	جناب فتح محمد صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۵	جناب محمد سلام صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۵	جناب عبدالحق صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۶	جناب گلدار صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۶	جناب رشید حسین صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۷	جناب بلالارام صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۷	جناب غلام رسول صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۸	جناب عبدالحق صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۸	جناب کریم بخش صاحب دسري بيور شملہ
۲۴۹	جناب تقی حسین صاحب دسري بيور شملہ	۲۶۹	جناب علی بخش صاحب دسري بيور شملہ
۲۵۰	جناب محمد بخش صاحب دسري بيور شملہ	۲۷۰	جناب ملو خان صاحب دسري بيور شملہ

۲۹۰	جناب عبدالحمید خان صاحب دفتر شملہ	۸
۲۹۱	جناب رحیم بخش صاحب شملہ	۸
میزان کل		۲۹۰
فہرست چندہ مکہ معظمہ باب ۲۱ و ۲۲		۲۹۰
۱	جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب	۱
۲	جناب کاجیم علیاکرم صاحب مکہ معظمہ	۲
۳	جناب الحاج غلام داؤد صاحب مکہ معظمہ	۳
۴	جناب مولوی محمد حسن صاحب مکہ معظمہ	۴
۵	جناب نواب رستم علی صاحب مکہ معظمہ	۵
۶	جناب الحاج عبداللہ صاحب عرب مکہ معظمہ	۶
۷	جناب بخشی محمد نصیر بیگ صاحب ملکار	۷
۸	کونسلات انگریزی جده	۸
۹	جناب ممتاز علی بخش صاحب مکہ معظمہ	۹
۱۰	جناب بخشی محمد عمر صاحب مکہ معظمہ	۱۰
۱۱	جناب مولوی محمد حلیم صاحب معطوف	۱۱
۱۲	جناب شیخ فصیح اللہ صاحب مکہ معظمہ	۱۲
۱۳	جناب مولوی ابراہیم صاحب آری مکہ معظمہ	۱۳
۱۴	جناب شیخ عبدود صاحب مکہ معظمہ	۱۴
۱۵	جناب حاجی غلام رسول صاحب مکہ معظمہ	۱۵
۱۶	جناب مولوی عبدالجبار صاحب مکہ معظمہ	۱۶
۲۹۱	جناب کھٹان صاحب شملہ	۱
۲۹۲	جناب غلام ذکریا خان صاحب شملہ	۱
۲۹۳	جناب علی اشرف صاحب شملہ	۱
۲۹۴	جناب عبدالوحید صاحب شملہ	۱
۲۹۵	جناب عبدالرحمن صاحب نمبر شملہ	۱
۲۹۶	جناب محمد یوسف صاحب شملہ	۱
۲۹۷	جناب فرحت اللہ صاحب شملہ	۱
۲۹۸	جناب صدیق احمد صاحب شملہ	۱
۲۹۹	جناب برکت علیمان صاحب دفتر شملہ	۱
۳۰۰	جناب سردار خان صاحب شملہ	۱
۳۰۱	جناب مہری رام صاحب شملہ	۱
۳۰۲	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۳	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۴	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۵	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۶	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۷	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۸	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱
۳۰۹	جناب حبیب یال صاحب دوسری بزرگ روٹ	۱

۱۶	جناب شیخ ابوبکر خوارزمی صاحب مکتبہ	۱۵	جناب شیخ حبیب الرحمن صاحب مکتبہ	۸
۱۷	جناب حکیم عبدالعظیم صاحب مکتبہ	۱۶	جناب شیخ محمد رفیع صاحب مکتبہ	۸
۱۸	جناب سید محمد زفری صاحب مکتبہ	۱۷	جناب شیخ اردن صاحب مکتبہ	۸
۱۹	جناب مولوی محمد سہیل صاحب مکتبہ	۱۸	جناب سید محمد صاحب مکتبہ	۸
۲۰	جناب مولوی مظہر حسین صاحب مکتبہ	۱۹	جناب شیخ نور الہی صاحب مکتبہ	۸
۲۱	جناب حکیم محمد بشیر صاحب مکتبہ	۲۰	جناب شیخ عبدالکبیر صاحب مکتبہ	۸
۲۲	جناب اسماعیل صاحب مکتبہ	۲۱	میزان کل	۱۰
۲۳	جناب شیخ فدا محمد صاحب مکتبہ	۲۲	فہرست چندہ حیدر آباد دکن	۱۰
۲۴	جناب حکیم عبدالعظیم صاحب مکتبہ	۲۳	ملا عبد القیوم صاحب	۱۰
۲۵	جناب محمد صدیق صاحب مکتبہ	۲۴	مورث جناب مولوی غلام محمد صاحب	۱۰
۲۶	جناب سید محمد فاروقی صاحب مکتبہ	۲۵	تعلقہ ننگندہ حیدر آباد دکن	۱۰
۲۷	جناب عبداللہ خان و اسماعیل خان	۲۶	فہرست تحصیلہ دارنگل حیدر آباد	۱۰
۲۸	صاحبان مکتبہ	۲۷	جناب مولوی احمد زانخان صاحب حیدر آباد	۱۰
۲۹	جناب شیخ عبدالصمد صاحب مکتبہ	۲۸	نامعلوم الاسم	۱۰
۳۰	جناب قاری عبداللہ صاحب مدرس	۲۹	جناب فضل اللہ صاحب قاری دارنگل حیدر آباد	۱۰
۳۱	مدرس مولانہ صاحب مکتبہ	۳۰	جناب حسین بن صاحب مکتبہ	۱۰
۳۲	جناب عمر خان صاحب مکتبہ	۳۱	جناب محمد عبدالواحد صاحب حیدر آباد	۱۰
۳۳	جناب شیخ محمد عثمان صاحب مکتبہ	۳۲	جناب مولوی احمد حسین صاحب مکتبہ	۱۰
۳۴	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب مکتبہ	۳۳	جناب ڈاکٹر عثمان صاحب	۱۰
۳۵	جناب مولوی احمد صاحب مکتبہ	۳۴	جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱۰
۳۶	جناب معین بن صاحب مکتبہ	۳۵	جناب عبدالرحمن صاحب منبہدار	۱۰

۱۲	جناب سید نصیر احمد صاحب	۳۳	جناب سید محمد حسین صاحب صیفدار	ع
۱۳	جناب سید خواجہ شہاب علی صاحب مہار	۳۴	جناب غلام نبی صاحب راول کول	ع
۱۴	جناب نور محمد صاحب	۳۵	جناب مرزا احمد سید بیگ صاحب صیفدار	ع
۱۵	جناب موسیٰ شرف الدین صاحب سرشتدار	۳۶	جناب سلطان بیگ صاحب شالی صاحب لغمانی	ع
۱۶	جناب عبدالحی صاحب سرشتدار	۳۷	جناب جود العفار صاحب	ع
۱۷	جناب سید فتح الدین صاحب لاکرین	۳۸	جناب محمد اکرام اللہ صاحب	ع
۱۸	جناب محمد علی الدین صاحب وکیل	۳۹	جناب محمد عبد الرحیم صاحب	ع
۱۹	جناب سید فدا علی صاحب	۴۰	جناب مولانا صاحب	ع
۲۰	جناب سراج الدین صاحب نافر	۴۱	جناب محمد ابراہیم صاحب حیدر آباد	ع
۲۱	جناب حکیم محبوب حسین صاحب وکیل	۴۲	جناب مولوی فضل اللہ صاحب	ع
۲۲	جناب محمد عبد الرحیم صاحب قاضی	۴۳	جناب عبد الشکور صاحب	ع
۲۳	جناب محمد جمال الدین صاحب بودکن	۴۴	جناب عبدالحی صاحب	ع
۲۴	جناب سید عبد اللہ صاحب	۴۵	جناب مولوی نور الحسن صاحب	ع
۲۵	جناب مراد علی خان صاحب	۴۶	جناب محبوب علی صاحب	ع
۲۶	جناب شہاب الدین صاحب مین	۴۷	جناب مولوی علیم الدین صاحب	ع
۲۷	جناب عبد القادر صاحب پورکی	۴۸	جناب حکیم عبد الرؤف صاحب	ع
۲۸	جناب محمد عبد الحسین صاحب گراؤر		میزان سکہ حالی	ص
۲۹	جناب سید حسین صاحب صیفدار		میزان سکہ کلدار	ص
۳۰	جناب سید حیدر صاحب صیفدار			
۳۱	جناب سید شاہ بلال خان صاحب صیفدار			
۳۲	جناب سید شاہ محمد صاحب			

۳ السند

ندوة العلماء کا ماہوار علمی رسالہ

ایڈیٹر ان

شہسوار العلماء مولوی محمد شبلی نعمانی مولوی محمد حبیب الرحمن خان شہسوارانی

۱۔ یہ رسالہ ہر عربی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ اس رسالہ کی ضخامت معمولاً ۳۲ صفحے ہوتے ہیں۔

۳۔ اس سالہ کا مقصد علوم اسلامیہ کا احیاء اور علوم قدیمہ و جدیدہ کا موازنہ ہوا سکے ساتھ حسبِ میل مضامین ہوں تو ہیں

(۱) عربی زبان کی نادر الوجود کتابوں پر تقریظ و تنقید۔

(۲) مالک اسلامیہ میں آجکل جو کتابیں لکھی جا رہی ہیں ان پر تقریظ۔

(۳) اکابر سلف کی سوانح عثمان جبین زیادہ تر ان کے اجتماعات سے بحث ہوتی ہے۔

(۴) نصاب تعلیم مروجہ پر بحث۔

(۵) ندوة العلماء کے متعلق حالات۔

(۶) علمی خبریں۔

۴۔ چونکہ دقیق مضامین سے عام لوگوں کو کچھ پسین ہو سکتی ہے اس لیے ہر پرچہ میں ایک دقیق مضامین اور باقی عام فہم اور آسان ہوں تو ہیں۔

۵۔ مضمون نگار خود اپنے مضامین کے ذمہ دار ہیں ندوة العلماء کا سکا جو مجاہدہ ہیں ہے۔

۶۔ یہ رسالہ دو قسم کے کاغذ پر چھپتا ہے اولی قسم کی قیمت مع محصول ۷ روپے اور دوسرے کاغذ کی قیمت مع محصول

دو روپہ سالانہ ہے۔ نمونہ کا پرچہ قسم اول ۴ روپے قسم دوم ۳ روپے پر روانہ کیا جائے گا۔

۷۔ اس رسالہ کی آمدنی بعد وضع مصارف ندوة العلماء کے سرمایہ میں داخل ہوگی۔

۸۔ کل خط و کتابت منجر رسالہ کے نام ذیل ندوة العلماء کے پتہ سے کی جائے اور روپیہ بھی اسی پتہ سے بھیجا جائے

۹۔ جسکے پاس کسی مہینہ میں رسالہ نہ پہونچے تو اسی مہینہ میں اسکی اطلاع دینی چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

۱۰۔ جو صاحب خط لکھیں وہ اپنا نام صاف و واضح خط میں لکھیں اور قید کہ انمبر بھی ضرور درج کر دین سید عبدالحی

منہجر رسالہ

مقاصد ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء کے پانچ مقصد ہیں (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفعت
(۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور وسطے شدہ امر ہے کہ اسکو امور سیاست میں سے تعلق نہ ہوگا۔
ہر ایک مقصد کے مناسب علمی تجویزین قرار دی گئی ہیں جنکا اجرا مسلمانوں کی حالت موجودہ کے لیے
ضروری اور انکی دینی و دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے کافی ہیں اگر فضل ایزدی اس کے جاری
اور قائم رکھنے میں موید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجہ
ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی جنگ (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) اح
کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب
زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) برباد کن نزاعوں اور جھگڑوں کا موقوف ہو
اور مسلمانوں کا معاش اور معاد کی اصلاحیں مشغول ہونا

ندوۃ العلماء کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجہ ذیل ہیں

(۱) علمائے کرام جنکو ندوۃ العلماء کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریریا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد دے سکتے
وہ جہاں ہوں اور جس حال میں ہوں ندوۃ العلماء کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلماء
شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عاشرہ مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مفت
ہر شخص کی قدرت اور فیاضی پر موقوف ہو (۳) ارکان ندوۃ العلماء کے فرائض حسب مندرجہ ذیل ہیں
(الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوۃ العلماء کے مقاصد
وغراض کی انجام دہی میں پوری کوشش کرنا (۴) رواد و جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلماء کو بلا قیمت بجا
اور جلسہ عام میں تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسہ انتظامیہ
ممبری کی واسطے منتخب ہو سکیں گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلماء سے رکھتے ہوں
رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں (۵) اراکین کو وہ کتابیں جو رکنیت سے پہلے
ہو چکی ہیں پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابیں باشتنا سے واد کے نصف قیمت پر مل سکیں

